UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224448

UNIVERSAL
LIBRARY

کیفیت نظم و نسق

جامعۂ عثمانیہ

۱۳۳۲ فصلی

معتمد تنقید محاکمہ سرکار

مطبوعہ دار الطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی

رزولیوشن سرکار عالی صیغہ عدالت وکوتوالی وامور عامہ (جامعہ عثمانیہ)

نشان $\frac{۵}{۴}$ بابتہ ۱۹۳۵ سنہ عیسوی

۱۳۵۴ سنہ ہجری

۱۳۴۴ سنہ فصلی

حیدرآباد دکن

مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۷ سنہ ع

م ۲۳ خورداد ۱۳۴۶ سنہ ف

م ۱۵ صفر المظفر ۱۳۵۶ سنہ ہ

مقدمہ

تبصرہ بر کیفیت نظم ونسق جامعہ عثمانیہ بابتہ ۱۳۴۴ سنہ ف مرتبہ
نائب معین امیر جامعہ

ملاحظات

سال زیر تبصرہ میں جامعہ کو اپنے معین امیر نواب ولی الدولہ بہادر مرحوم کے انتقال پرملال کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ نواب صاحب مرحوم تقریباً ۴ سال سے جامعہ کے معین امیر تھے۔

چند ماہ تک جناب رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدری حیدر نواز جنگ بہادر عہدہ معین امیر پر فائز رہے۔ بعد ازاں جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر نے اپنے تقرر بہ خدمت صدر المہامی تعلیمات کے سلسلے میں عہدہ معین امیر جامعہ کا جائزہ حاصل فرمایا۔

ڈاکٹر اے۔ ایچ ہیکنفری صاحب عہدہ نائب معین امیریہ پر فائز رہے اور مولوی عبدالرحمن خاں صاحب صدر کلیہ جامعۂ عثمانیہ کی وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی کے بعد دفاتر صدر کلیہ و معمل کا انضمام عمل میں آیا۔ عملہ کے تبادلوں میں قابل ذکر یہ ہیں۔ ڈاکٹر حیدر علی خاں صاحب نے کرنل فرحت علی صاحب سے پرنسپلی میڈیکل کالج کا اور مولوی محمد الیاس برنی صاحب نے مولوی عنایت اللہ صاحب سے نظامت دارالترجمہ کا جائزہ حاصل کیا۔

تین اساتذہ کو یورپ جاکر اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے رخصت تعلیمی دی گئی اور کئی نئی جائدادوں کے قیام سے مختلف شعبوں کے عملہ میں اضافہ عمل میں آیا۔

تعداد طلباء و امتحانات

نتائج امتحانات جامعہ بحیثیت مجموعی اطمینان بخش رہے۔ ختم سال پر جملہ شعبہ جات جامعہ بشمول ملحقہ کلیہ جات انٹرمیڈیٹ میں طلباء کی تعداد سال ماقبل کی تعداد ۱۲۰۹ کے مقابلہ میں ۱۳۰۹ تھی۔ جامعہ کا نصب العین اقامتی ہونا چاہیئے جس میں ۸۰۰ اور ۱۰۰۰ کے درمیان طلباء شریک ہوں اور سب کے سب اڈلمینٹ میں جامعہ کے اقامت خانوں میں رہیں۔ چونکہ زیر تعمیر اقامت خانہ جات مکمل ہو چکے ہیں اور تنظیم تعلیم کی جدید اسکیم کے تحت داخلے محدود ہو جائیں گے اس لئے یہ نصب العین بغیر کسی خاص دقت کے ممکن الحصول ہونا چاہیئے۔

علمی تحقیقات۔ طلباء اور اساتذہ جامعہ کی علمی تحقیق کی مستقل رفتار کو سرکار بہ نظر امتنان ملاحظہ فرماتے ہیں۔ مجلس تحقیقات علمی کی تشکیل جدید عمل میں آئی اور مقررہ دو سالہ تحقیقی وظائف رقمی فی (صہ) ماہانہ طلباء کے تحقیقی کام کی ہمت افزائی

کے لئے قائم کئے گئے۔

جامعہ کی اقامتی زندگی

جامعہ کی اڈکمیٹ میں منتقلی کے باعث جہاں گنجایش دارالاقامت خانہ میں موجود ہے اقامتی زندگی کی بوجہ احسن تنظیم ممکن ہوسکی۔ سال زیر تبصرہ میں نایب معین امیر صاحب ۲۲۹ طلباء کو جامعہ کے اقامت خانوں میں شریک کرسکے انھیں توقع ہے کہ سال آیندہ یہ تعداد ۵۰۰ ہوجائیگی۔

سرکار اسے ایک امید افزا ابتدا تصور فرماتے ہیں اور امید فرماتے ہیں کہ ارباب جامعہ کی طرف سے طلباء کی اجتماعی زندگی کو فروغ دینے کی ممکنہ مساعی عمل میں آئینگی۔

عمومی ملاحظات

سرکار سال حال میں جامعہ کے نظم و نسق کی عام رفتار ترقی بنظر امتنان ملاحظہ فرماتے ہیں اور ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ میکنزی آنجہانی نے جو لائق قدر خدمات انجام دیں ان پر اظہار خوشنودی فرماتے ہیں۔ بدقسمتی سے ان کی عمر نے ان کی وفا نہ کی کہ نظم و نسق جامعہ کی جس قابل قدر اصلاح کی داغ بیل انھوں نے ڈالی تھی اس کی تکمیل بھی

وہ اپنی نظر سے دیکھ لیتے ہیں

(حسب الحکم)

شرحدستخط ۔ محمد اظہر حسین

۲۴ ر ۴ ۔ ۴۶ ف

منصرم معتمد سرکار عالی سررشتۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

اس کی ایک ایک کاپی بغرض اطلاع دفاتر ذیل پر مرسل ہے:-

بخدمت عالیجناب نواب صدرالمہام بہادر پیشی خداوندی

" معتمد صاحب سرکار عالی صیغۂ فینانس ۔

" " " " صیغہ سیاسیات

" پیشی عالیجناب صدر اعظم بہادر باب حکومت

" ناظم صاحب تعلیمات ملک سرکار عالی

" نائب معین امیر صاحب جامعہ عثمانیہ

" پرنسپل صاحب مڈیکل کالج جامعہ عثمانیہ

" " " انجنیرنگ کالج

" " " نظام کالج

" مسجل صاحب جامعہ عثمانیہ

" ناظم صاحب دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ

" " رصد خانہ نظامیہ

" طباعت بغرض اشاعت جریدۂ اعلامیہ

فہرست عنوانات

عام رپورٹ

عنوان	صفحہ
امیر جامعہ	۱
نائب امیر جامعہ	۱
نائب معین امیر جامعہ	۲
مسجّل	۳
یاد رفتگان	۴
تبادلے	۴
حصول تعلیم بہ علاقہ غیر	۷
قیام جائداد ہائے جدید	۸
دیگر جدید اخراجات منظورہ	۹
تحقیق علمی	۱۰
توسیعی تقاریر اور تقاریر بسلسلہ مفاد علمیہ	۱۱
اساتذہ جامعہ کی کانفرنسوں وغیرہ میں شرکت	۱۱
نتائج امتحانات	۱۲

عنوان	صفحہ
نئے داخلے	۱۴
وظائف رعایتی اور معافی فیس	۱۵
قواعد و ضوابط کی اہم تبدیلیاں	۱۵
تسویہ امتحانات جامعہ	۱۷
جلسہ ہائے تقسیم اسناد و تقسیم انعامات	۱۸
دارالترجمہ و مطبع جامعہ عثمانیہ	۲۰
دائرۃ المعارف	۲۱
رصدگاہ نظامیہ	۲۱
جامعہ کی اقامتی زندگی	۲۱
عمارات جامعہ	۲۳
فوجی تعلیم	۲۴
صحت طلباء ورزش جسمانی اور کھیل	۲۴
انجمن اتحاد طلباء	۲۶
ضبط جامعہ	۲۶
یونیورسٹی اسٹاف کلب	۲۶
انجمن ہائے امداد باہمی اراکین جامعہ	۲۷
جرمن اور فرانسیسی زبانوں کی جماعتیں	۲۸

شعبوں کی رپورٹیں

الف شعبۂ دینیات	۲۸
ب شعبۂ فنون	۲۹
ج شعبۂ سائنس	۳۹
د شعبۂ قانون	۴۶
ہ شعبۂ انجنیرنگ	۴۷
و شعبۂ تعلیم	۴۹
ز شعبۂ طب	۵۳

دیگر رپورٹیں

کتب خانہ جامعہ	۵۵
اقامت خانہ جات جامعہ	۵۶
گیمس اور اسپورٹس	۵۸
رپورٹ مڈیکل افسر صاحب	۶۲
رپورٹ انجمن اتحاد طلباء جامعہ	۶۴

ملحقہ کلیہ جات و دیگر ادارات جامعہ

(۱) کلیہ اناث جامعہ عثمانیہ	۶۵

(۲) عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج اورنگ آباد	۷۰
(۳) سٹی انٹرمیڈیٹ کالج حیدرآباد	۷۵
(۴) عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج ورنگل	۷۸
(۵) عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج گلبرگہ	۸۰
(۶) دارالترجمہ	۸۲
(۷) رصدگاہ نظامیہ	۸۶
(۸) دائرۃ المعارف	۸۹

تختہ جات

تختہ نمبر (۱) تعداد شرکاء	۹۲
تختہ نمبر (۲) فہرست مقالات وغیرہ مرتبہ اساتذہ جامعہ	۹۵
تختہ نمبر (۳) تراجم و مطبوعات وغیرہ دارالترجمہ	۱۱۱
تختہ نمبر (۴) تختہ تقاریر توسیعی و تقاریر بسلسلہ مفاد علمیہ	۱۳۲
تختہ نمبر (۵) مطبوعات دائرۃ المعارف	۱۳۶
تختہ نمبر (۶) تختہ اخراجات جامعہ بابتہ سنہ ۴۴ف	۱۳۹

جامعۂ عثمانیہ

امیر جامعہ

ہز اکسیلنسی یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یانقابہ جی۔سی۔آئی۔ای صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی سال رواں میں بھی منصب امارت جامعہ پر فایز رہے۔ اور حسب سابق اس کے معاملات میں دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے۔ صاحب معز نے سالانہ جلسۂ تقسیم نعامات و مشاعرہ کو بھی اپنی صدارت سے مفتخر فرمایا۔ اساتذہ و طلباء جامعہ کی اس حوصلہ افزائی کے لئے ارباب جامعہ ہز اکسیلنسی کے رہین منت ہیں۔

معین امیر جامعہ

نواب ولی الدولہ بہادر مرحوم نے جو ۱۳۳۰ف سے جامعہ کے معین امیر تھے، بتاریخ ۲۱ر فروردی ۱۳۴۴ف اس دنیا سے رحلت فرمائی۔ ان کی وفات حسرت آیات نے جامعہ عثمانیہ کے ایک سچے بہی خواہ کو صف ہستی سے اٹھالیا۔ مرحوم جامعہ کے حالات کے ساتھ ہمیشہ ہمدردانہ سلوک مرعی رکھتے تھے اور حتی الوسع اس کے مفاد کے لیے سعی فرماتے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نواب ولی الدولہ بہادر مرحوم کی وفات کے بعد چند ماہ کے لئے عالیجناب رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری، صدر المہام فینانس سرکار عالی، عہدہ معین امیر جامعہ پر فائز رہے۔ بعد میں محکموں کی جو تقسیم معزز ارکین باب حکومت میں ہوئی اس کی رو سے تعلیمات کی صدر المہامی بھی عالیجناب نواب مہدی یار جنگ بہادر ایم۔ اے (آکسن) صدر المہام سیاسیات کے تفویض فرمائی گئی۔ نواب صاحب ممدوح بالقابہ کو بحیثیت ماہر تعلیم کے ایک خاص امتیاز حاصل رہا ہے۔ بحیثیت صدر مہتمم تعلیمات صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ و ناظم تعلیمات ملک سرکار عالی و اولین صدر کلیہ جامعہ عثمانیہ نواب مہدی یار جنگ بہادر کو تعلیمی نظم و نسق کا عملی تجربہ حاصل ہو چکا ہے اور اس سلطنت ابد مدت کے مسائل تعلیمی پر صاحب معز کو خاص بصیرت حاصل ہے۔ جامعہ کی خوش نصیبی ہے کہ اس کی زمام انتظام ایک ایسی ممتاز ہستی کے سپرد فرمائی گئی۔

نائب معین امیر

ڈاکٹر اے۔ ایچ میکنزی ایم۔ اے۔ ڈی لٹ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی ای سال حال بھی خدمت نائب معین امیر جامعہ پر فائز رہے۔ بمتابعت فرمان خسروی مرقومہ ۴ ۲ر جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ (مطابق ۴ر اکتوبر ۱۹۳۴ء) مولوی عبد الرحمٰن خاں صاحب صدر کلیہ جامعہ عثمانیہ نے اپنی خدمت کا جائزہ ڈاکٹر میکنزی کو دیا اور دفتر صدر کلیہ جامعہ عثمانیہ و مسجل جامعہ باہم ضم کر دئے گئے تاکہ غیر ضروری مراسلت میں حرج کار نہ ہونے پائے۔

ڈاکٹر میکنزی نے آگرہ یونیورسٹی نیز جامعہ عثمانیہ میں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کے

موقع پر خطبات صدارت پڑھے۔ آگرہ یونیورسٹی نے انہیں ڈی۔ لٹ کی اعزازی ڈگری عطاء کی۔ ہز اکسلینسی وائسرائے بہادر نے انہیں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس بنگلور کے کورٹ کا ممبر منتخب فرمایا۔

ڈاکٹر میکنزی نے بہ اجازت، ۲۰ر مارچ لغایتہ ۱۵ر جون ۱۹۳۵ء تعطیلات گرما سے استفادہ کیا۔ بسلسلہ تعطیلات انہیں بہ معاوضہ تعطیلات سرما ۹ یوم کی رخصت خاص دی گئی۔ اس مدت کے اختتام پر دو ماہ کے لیئے باغراض سرکاری اس کام کے لئے متعین کئے گئے کہ انگلستان اور اسکاٹ لینڈ کی جامعات کا دورہ کرکے ان کے ارباب حل وعقد کو جامعۂ عثمانیہ کے مقاصد ومعیار تعلیم سے آگاہ کریں تاکہ جامعہ کے گرایجویٹیوں کے ساتھ بھی برطانوی جامعات میں وہی رعایات مرعی رکھے جائیں جو دوسری جامعات کے گرایجویٹیوں کے ساتھ کی جاتی ہیں۔ اس کار خاص کے اختتام پر انہیں ۲۷ر ستمبر ۱۹۳۵ء تک رخصت بلاتنخواہ دی گئی۔

پروفیسر قاضی محمد حسین صاحب کو من ابتدائے ۱۶ر جون لغایتہ ۲۷ر ستمبر ۱۹۳۵ء فرائض نائب معین امیر جامعہ کی انجام دہی کے لیئے مقرر فرمایا گیا۔ اور پروفیسر حسین علی خاں صاحب اس زمانے میں نائب صدر کے فرائض انجام دیتے رہے۔

معتمد

مولوی حمید احمد صاحب انصاری حسب سابق عہدہ معتمد جامعہ عثمانیہ پر فائز رہے انھوں نے ایک ماہ چھ یوم کی رخصت خاص حاصل کی اس زمانے میں مولوی محمد مظہر اللہ صاحب اول مددگار معتمد ان کی جگہ منصرم رہے۔

یادِ رفتگاں

نواب ولی الدولہ بہادر مرحوم معین امیر جامعہ کے انتقال پرملال سے جامعہ کو جو نقصان پہنچا اس کا ذکر سطور گزشتہ میں ہو چکا ہے۔ ایک اور سانحہ ڈاکٹر ابن حسن صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (لنڈن) منصرم پروفیسر شعبہ تاریخ کا انتقال ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم ایک نہایت قابل اور ہر دلعزیز استاد تھے۔

تبادلے

لفٹننٹ کرنل فرحت علی صاحب پرنسپل میڈیکل کالج ۴؍ اپریل ۱۹۳۵ء کو وظیفہ حسنِ خدمت پر سبکدوش ہوئے اور ان کی خدمت کا جائزہ ڈاکٹر حیدر علی خاں صاحب ایف۔ آر۔ سی۔ ایس۔ پروفیسر اناٹومی پٹنہ یونیورسٹی نے حاصل کیا۔

مولوی محمد الیاس برنی صاحب زائد پروفیسر شعبہ معاشیات کا تقرر بسلسلہ سبکدوشی مولوی محمد عنایت اللہ صاحب بی۔ اے خدمت نظامت دار الترجمہ پر عمل میں آیا۔

مولوی عبد المقتدر صاحب وظیفہ یاب ریڈر شعبہ دینیات لازم کی جگہ پر مولوی عبد الباری صاحب ریڈر شعبہ فلسفہ کا تقرر کیا گیا۔ مولوی عبد الباری صاحب کی اصلی خدمت کا انتظام ہنوز معرض التوا میں ہے۔

مسٹر رامراؤ وظیفہ یاب ریڈر کنڑی کی جگہ مسٹر ڈی۔ کے بھیم سین راؤ کا تقرر امتحاناً بیافت (۲۰۰) سکۂ عثمانیہ عمل میں آیا۔

پروفیسر علی یار خاں صاحب (شعبۂ تاریخ) کا تقرر تین سال کے لئے خدمت نظامت معلومات عامہ پر کیا گیا۔

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب صدر شعبۂ فلسفہ کو تحت قواعد مستحقہ وظیفہ پر علٰحدہ ہونے کی اجازت دی گئی لیکن موصوف نے اب تک اس اجازت سے استفادہ نہیں کیا ہے۔

مسٹر ایس۔ ڈی رام چندرن لکچرار انگریزی کے انتقال کی وجہ سے ان کی خالیہ جائداد پر مسٹر دور اسوامی ایم۔ اے۔ ایل۔ ٹی (مدراس) کا تقرر کیا گیا۔

مسٹر آر۔ سیتا نارائن بی۔ ایس سی (لندن) اور مسٹر وی۔ ایس بسرور ایم۔ ایس سی (لندن) کا تقرر عارضی طور پر علی الترتیب شعبۂ طبعیات و شعبۂ کیمیا میں کیا گیا۔

ڈاکٹر عنایت علی خاں صاحب کا تقرر بحیثیت ہمہ وقتی میڈیکل آفیسر جامعہ عثمانیہ بیافت (۳۰۰) سکہ عثمانیہ و الونس سواری (۵۰) دو سال کے لئے عمل میں آیا۔

میڈیکل کالج میں حسب ذیل تقررات کئے گئے۔

(۱) ڈاکٹر فضل کریم خاں صاحب ریڈر فارمے کولوجی بیافت ۳۰۰ (گریڈ ۳۵۰۔ ۶۰۰)

(۲) ڈاکٹر شاہ نواز ریڈر پیتھالوجی بیافت ۶۰۰ (گریڈ ۳۵۰۔ ۶۰۰)

(۳) ڈاکٹر مختار حسین صاحب لکچرار اناٹومی بیافت ۴۰۰ (گریڈ ۲۵۰۔ ۴۰۰)

(۴) ڈاکٹر نصرت علی صدیقی لکچرار پیتھالوجی (گریڈ ۲۵۰۔ ۴۰۰)

مولوی سید و ہاج الدین صاحب لکچرار اورنگ آباد کالج کا تقرر خدمت پرنسل مددگاری نائب معین امیر پر ان کی اصلی یافت (۴۰۰) معہ ڈیوٹی الونس بحساب ۲۰ فیصد اصل تنخواہ پر عمل میں آیا۔

مولوی ابوبکر خاں صاحب مہتمم مطبع جامعہ عثمانیہ اپنی خدمت پر دوبارہ مامور

کئے گئے۔

حسب ذیل اساتذہ صاحبان کا تقرر عارضی طور پر ایک سال کے لئے بحیثیت لکچرار عمل میں آیا۔

ریاضی مسٹر ڈی۔ آر۔ وینکٹا چاری ایم۔ اے۔

کیمیا مولوی شاہ محمد صاحب ایم۔ ایس سی

تاریخ مولوی سید سراج الدین صاحب ایم۔ اے

دینیات ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی (عثمانیہ) پی ایچ۔ ڈی (بان) ڈی لٹ (پیرس)

حسب ذیل اساتذہ صاحبان اپنی خدمت پر مستقل کئے گئے۔

مولوی خلیل الرحمن صاحب ایم۔ ایس سی لکچرار کیمیا۔ (۲۵۰۔۔۴۰۰)

مولوی سید احمد قادری صاحب بی۔ ایس سی (مانچسٹر) لکچرار شعبۂ طبیعیات (۲۵۰۔۔۴۰۰)

ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب۔ ریڈر شعبۂ دینیات (۳۵۰۔۔۶۰۰)

مولوی میر اسد علی صاحب معلم ورزش جسمانی (۲۵۰۔۔۴۰۰)

مولوی عطاء الرحمن صاحب زاہد لکچرار انگریزی سٹی کالج (۲۵۰۔۔۴۰۰)

سال زیر بحث میں مختلف گریڈ کے اساتذہ صاحبان کے لئے حسب ذیل نام منظور فرمائے گئے۔

گزیٹیڈ خدمت

پروفیسر (۱۰۰

پروفیسر	(۶۰۰ - ۸۰۰)
ریڈر	(۳۵۰ - ۶۰۰)
لکچرار	(۲۵۰ - ۴۰۰)

نان گزٹیڈ خدمت

(شعبہ فنون)

جونیر لکچرار	(۱۵۰ - ۲۰۰)

(شعبہ سائنس)

ڈیمانسٹریٹر	(۱۲۵ - ۲۰۰)
لیب اسسٹنٹ	(۹۰ - ۱۲۰)

حصول تعلیم بہ علاقہ غیر

جامعہ عثمانیہ کا یہ اصول ہے کہ اراکین علمہ اساتذہ کو اس کے موقع دے جائیں کہ وہ یورپ جاکر اعلیٰ تعلیم یا تحقیق کی سند حاصل کریں پچیس ہزار سکہ عثمانیہ کا ایک مستقل قرضہ فنڈ ہے جس میں سے مذکور الصدر غرض کے لئے اراکین علمہ اساتذہ کو قرض دئے جاتے ہیں۔ یورپ جاکر تعلیم حاصل کرنے کے لئے رخصت تعلیمی کی جو درخواستیں وصول ہوتی ہیں ان پر ہمیشہ ہمدردانہ توجہ کی جاتی ہے۔ سال زیر بحث میں حسب ذیل عہدداران جامعہ کو رخصت تعلیمی عطاء کی گئی۔

ڈاکٹر ایس۔ پی سہگل ریڈر اناٹومی۔ رخصت مدتی تین سال۔

مولوی محمد یونس وفاقانی لکچرار شعبۂ طبیعیات۔ رخصت مدتی دو سال مولوی نذیر احمد طاہر لکچرار شعبۂ کیمیاء۔ رخصت مدتی دو سال۔

قیام جائدادہائے جدید

سال زیر بحث کے میزانیہ کے سلسلہ میں نائب معین امیر جامعہ نے اکثر شعبہ جات تدریسی کی حالت کو بہتر بنانے کے خیال سے اضافہ عملہ کی تجویز کی تھی۔ حسب ذیل منظوریاں صادر ہوئیں۔

(۱) زاید پروفیسر شعبۂ انگریزی (۵۰۰ - ۱۰۰۰)

(۲) پروفیسر حیوانیات (۵۰۰ - ۱۰۰۰)

(۳) شعبۂ نباتیات میں ریڈر کی جائداد کو جائداد پروفیسری (۵۰۰ - ۱۰۰۰) میں تبدیل کیا گیا۔

(۴) ریڈر شعبۂ تاریخ (۲۵۰ - ۴۰۰)

(۵) پرسنل مددگار نائب معین امیر (۲۵۰ - ۴۰۰)
معہ ڈیوٹی الونس بشرح ۲۰ فیصد اصل یافت۔

(۶) لکچرار شعبۂ طبیعیات (۲۵۰ - ۴۰۰)

(۷) لکچرار شعبۂ کیمیاء (۲۵۰ - ۴۰۰)

(۸) لکچرار شعبۂ معاشیات (۲۵۰ - ۴۰۰)

(۹) لکچرار شعبۂ نباتات (۲۵۰ - ۴۰۰)

(۱۰) لکچرار شعبۂ حیوانیات (۲۵۰ - ۴۰۰)

(۱۱) عارضی جونیر لکچرار برائے انٹرمیڈیٹ کالج اورنگ آباد (۱۵۰ - ۲۰۰)

(۱۲) سائنس لکچرار برائے کلیہ اناث (دو سال کے لئے) (۲۵۰ - ۴۰۰)
ان کے علاوہ نان گزیٹیڈ عملہ میں بھی معتد بہ جائدادوں کا اضافہ کیا گیا مثلاً سینیر اور جونیر ڈیمانسٹریٹر، کتب خانہ کے فہرست نویس وغیرہ۔

دیگر جدید اخراجات منظورہ

شعبہ جات نباتیات اور حیوانیات کے لئے علی الترتیب پچاس ہزار اور چونسٹھ ہزار سکہ عثمانیہ کی رقوم بغرض خریدی فرنیچر۔ آلات عمل وغیرہ تعہد موجودہ سے منظور کی گئی ہیں منجملہ ان کے سال حال کے لئے علی الترتیب بیس ہزار اور چوبیس ہزار کا صرفہ منظور کیا گیا۔

نباتیاتی باغ لگانے کے لئے (...) کی رقم منظور کی گئی۔

اب تک امتحان بی۔ ای۔ کے نتیجہ کی بنا پر عملی تعلیم انجنیری کے لئے دو وظایف کارآموزی بشرح (۱۵۰) ماہانہ ایک سال کے لئے دیے جاتے تھے۔ اس سال عمال بن علی جامعہ عثمانیہ نے یہ تصفیہ فرمایا کہ آئندہ کے لئے (۱۵۰) ماہانہ کا ایک وظیفہ کارآموزی اور (۵۰) ماہانہ کے چھ وظایف رکھے جائیں۔

شعبہ جات فنون۔ سائنس۔ دینیات اور قانون کے لئے خریدی فرنیچر کے لئے مبلغ گیارہ ہزار سکہ عثمانیہ منظور کیے گئے۔

جرمن اورینٹل سوسائٹی کو سالانہ ایک ہزار کلدار کی علمی امداد نادر عربی کتب کی اشاعت کے لئے اس شرط پر منظور کی گئی کہ یہ مطبوعات جامعہ عثمانیہ اور سوسائٹی کی مشترکہ سرپرستی میں شائع ہونگی۔ انڈین میتھمیٹیکل سوسائٹی کے لئے سالانہ (۲۰۰) سکہ کلدار بطور امداد منظور کئے گیے۔

اورنگ آباد کالج کے لئے حسب ذیل اخراجات منظور کئے گئے۔

(الف) مبلغ ۴۲ ہزار روپے سکۂ عثمانیہ بغرض توسیع عمارات کالج۔
(ب) مبلغ ۱۰ ہزار روپے سکۂ عثمانیہ بغرض خریدی آلات سائنس۔
(ج) مبلغ ۱۵ ہزار روپے بغرض خریدی عمارت برائے اقامت خانہ۔

جامعہ کے کھیل کے میدانوں کے واسطے موٹر رولر خریدنے کے لئے مبلغ (۵۵۲۰) روپے منظور ہوئے۔

مسٹر بل پچ کو جو کرکٹ کے ایک مشہور کاونٹی کھلاڑی ہیں دو ماہ کے لئے طلبائے جامعہ کو کرکٹ سکھانے کے لئے مقرر کیا گیا۔

مجلس اعلیٰ جامعہ عثمانیہ کی تحریک پر حکومت سرکار عالی نے یہ تصفیہ فرمایا ہے کہ چونکہ جامعہ کے لئے جو رقم منظورہ سرکار ہے وہ یکمشت ہے اس لئے کرایہ مکان کی مد میں جو بچت ہو وہ بحق سرکار داخل خزانہ نہ کرلی جائے۔ بلکہ اس کی سربستہ مالیت جامعہ کے تصرف میں رہے اور تعمیر عمارات پر خرچ ہو۔

تحقیق علمی

اساتذہ و طلبائے جامعۂ عثمانیہ کی علمی تحقیق کا جس حد تک تعلق ہے، جامعہ عثمانیہ نے جامعات ہند میں اپنی جو مخصوص شان پیدا کرلی ہے وہ قایم رہی۔ علمی تحقیق کے متعلق تفصیلی اطلاع تختہ ۲ میں درج ہے۔

جامعہ کی مجلس تحقیق علمی کی طرف سے ایک رسالہ بعنوان ریسرچ جرنل آف دی عثمانیہ یونیورسٹی شائع ہوتا ہے۔ جس میں جامعہ کی علمی تحقیق کے نتائج شائع ہوتے ہیں۔ سال زیر بحث میں اس رسالہ کی دوسری جلد شائع ہوئی۔ علمی حلقوں سے اس رسالہ کے معیار کے متعلق جو اظہار رائے کیا گیا ہے وہ جامعہ کے لئے قابل فخر ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب

حسب سابق مجلس تحقیق علمی Research Board کے معتمد رہے۔ فی الحال جامعہ میں (۹) ریسرچ اسکالرز ہیں جن میں سے ہر ایک کو (۵۰) ماہانہ کا دو سالہ وظیفہ حسب ذیل مضامین کی اعلیٰ تحقیق کے لئے دیا جاتا ہے۔

ریاضی (۲ وظائف) کیمیا (۲ وظائف) طبیعیات (ایک وظیفہ) تاریخ (ایک وظیفہ) اردو (ایک وظیفہ) دینیات (ایک وظیفہ) مرہٹی (ایک وظیفہ)۔

توسیعی تقاریر اور تقاریر بسلسلہ مفاد علمیہ

سال زیر رپورٹ میں جامعہ کی نئی عمارات میں منتقلی کیوجہ سے جو اختلال کار واقع ہوا اسکی وجہ سے توسیعی تقاریر کے نظام العمل کو مختصر بنانا پڑا۔ صرف دو مقررین کی تقریریں ہوسکیں یعنی ڈاکٹر جیمس۔ ایچ۔ کزنس اور میڈم خالدہ ادیب خانم۔ ان دونوں نے علی الترتیب ۳ اور ۲ تقریریں کیں۔ اس سال کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ تعطیلات گرما میں بعض اساتذہ جامعہ نے مختلف علمی مباحث پر عامۃ الناس کے مفاد کے لئے سلسلہ وار تقریریں کیں۔ ان تقریروں کی تفصیل رپورٹ کے آخر میں تختہ چہارم میں درج ہے۔

اساتذہ جامعہ کی کانفرنسوں وغیرہ میں شرکت

سال زیر بحث میں حسب تفصیل ذیل اساتذہ صاحبان مختلف کانفرنسوں کانگریسوں وغیرہ میں بحیثیت مندوبین روانہ کئے گئے۔

بین الاقوامی کانفرنس علوم صوت لندن	ڈاکٹر اے۔ ایچ میکنزی ایم۔اے۔ ڈی۔لٹ سی۔ایس۔ای۔سی۔آئی۔ای

ورلڈ فیڈریشن آف ایجوکیشنل اسوسیشن لندن	ڈاکٹر اے۔ ایچ میکنزی ایم۔ اے۔ ڈی۔ لٹ سی۔ ایس۔ ای۔ سی۔ ائی۔ ای۔
انڈین سائنس کانگریس کلکتہ	ڈاکٹر مظفر الدین قریشی ڈاکٹر رضی الدین صدیقی پروفیسر سعید الدین ڈاکٹر سید عبد الرحمٰن ڈاکٹر سید حسین ڈاکٹر بی۔ کے۔ داس مولوی عبد الباری مولوی رحیم اللہ
انڈین اکنامکس کانفرنس پٹنہ	پروفیسر حبیب الرحمٰن
مہاراشٹرا لٹریری کانفرنس بڑودہ	مسٹر سی۔ این۔ جوشی
لٹریری کانفرنس رائچور	مسٹر ڈی۔ کے۔ بھیم سین راؤ
آل انڈیا لائبریری کانفرنس کلکتہ	مولوی یوسف الدین
آل انڈیا ہسٹاریکل کانفرنس پونہ	پروفیسر ہارون خاں شروانی
انٹرنیشنل کانگریس آف زوالوجی لسبن	ڈاکٹر بی۔ کے۔ داس

نتائج امتحانات

امتحانات منعقدہ ۱۹۳۵ء م ۱۳۴۴ف کے نتائج حسب ذیل ہیں۔

نام امتحان	تعداد شرکاء	تعداد کامیاب	فیصد
میٹریکولیشن	۸۵۷	۳۷۹	۴۴٫۲
انٹرمیڈیٹ	۴۶۰	۱۳۵	۲۹٫۳
بی۔ اے	۱۰۶	۵۴	۵۰٫۹
بی۔ایس۔سی	۵۱	۱۴	۲۷٫۴
ایم۔ اے وایم۔ایس۔سی (ابتدائی)	۲۳	۱۵	۶۵٫۲
ایم۔ اے و ایم۔ایس۔سی (آخری)	۱۱	۱۱	۱۰۰٫۰۰
ایل۔ایل۔بی۔(ابتدائی)	۶۰	۳۳	۵۵٫۰۰
ایل۔ایل۔بی (آخری)	۳۴	۱۸	۵۲٫۹
ڈپلوما ان ایجوکیشن	۱۲	۱۱	۹۱٫۶
بی۔ای حصہ اول	۲۸	۶	۲۱٫۴
بی۔ ای حصہ دوم	۱۳	۴	۳۰٫۷
ایم۔ بی۔بی۔ایس (پہلا فنی امتحان)	۲۴	۱۴	۵۸٫۳
ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (دوسرا فنی امتحان)	۱۴	۱۱	۷۷٫۸
ایم۔ بی۔ بی۔ایس (تیسرا فنی امتحان)	۱۱	۱۱	۱۰۰٫۰۰
ایم۔بی۔بی۔ایس۔(چوتھا فنی امتحان)	۹	۳	۳۳٫۳

مذکورہ بالا اعداد میں صرف وہ طلباء شریک ہیں (خواہ باقاعدہ امیدوار ہوں یا سابق اور خانگی طلبہ) جو جملہ مضامین میں شریک ہوئے تھے۔ ذیل کے تختہ سے ان امیدواروں کی تعداد معلوم ہوتی ہے جنھوں نے گروپ واری امتحان میں شریک ہوکر امتحان کی تکمیل کی۔

نام امتحان	تعداد شرکاء	تعداد کامیاب	فیصد
میٹریکیولیشن	۲۹۹	۸۶	۲۸،۹
انٹرمیڈیٹ	۱۱۰	۶۶	۶۰،۰۰
بی۔ اے	۱۵	۴	۲۶،۶
بی۔ ایس۔ سی	۳	۲	۶۶،۶

نئے داخلے

سال زیر بحث کے خاتمہ پر جملہ شعبہ جات جامعہ میں طلباء کی تعداد بمقابلہ سال گزشتہ کے (۱۲۰۹) کے (۱۳۰۹) تھی۔ اتنی زیادہ تعداد آج تک کبھی نہیں ہوئی۔ اس میں انٹرمیڈیٹ کالجوں کے سال اول اور سال دوم کی تعداد بھی شریک ہے۔ اگر صرف اضافہ تعداد ہی مقصود ہوتا اور تعلیم کی کارگزاری بڑھانے اور اس کے معیار کو بلند کرنے کے خیال سے داخلوں میں انتخابی اصول سے کام نہ لیا جاتا تو بہت آسانی سے طلباء کی تعداد (۱۵۰۰) ہو سکتی تھی۔ سال حال جو اضافہ ہوا ہے اس کا غالب حصہ سائنس کی جماعتوں میں داخلے خصوصاً حیاتیات کے گروپ کی روز افزوں طلب کا نتیجہ ہے۔ زنانہ کالج میں بھی بی۔ ایس۔ سی کی جماعتیں کھولی گئی ہیں۔ سال تعلیمی ۱۳۴۴ف تا ۱۳۴۵ف کے آغاز میں شعبہ معاشیات کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ اور بی۔ اے سال اول کی جملہ نشستیں فوراً ہی پر ہوگئیں۔ ایم۔ اے اور ایم۔ ایس سی جماعتوں کے داخلے بھی بمقابلے سالہائے ماسبق کے اچھے رہے۔ یہ امر باعث امتنان ہے کہ (۹) طلباء اعلیٰ علمی تحقیق کے کام میں مصروف ہیں۔ داخلوں کے متعلق مفصل اعداد فہرست نمبر (۱) میں درج ہیں۔

وظائف، عایتی اور معافی فیس

سال زیر بحث میں قواعد وظائف رعایتی و معافی فیس میں مزید ترمیم کی گئی۔ اس ریاست ابد قرار میں اعلیٰ تعلیم کی جو اشاعت و ترقی ہوئی ہے، اس کے مد نظر یہ محسوس کیا گیا کہ وظائف رعایتی اور معافی فیس کے بارے میں ضرورت سے زیادہ رعایت ملحوظ رکھی گئی تھی۔ مرممہ قواعد کے تحت بھی معافی داروں اور وظائف رعایتی پانے والے طلباء کی تعداد (جو ہر جماعت کی مجموعی تعداد کی ۱۴ فیصد مقرر کی گئی ہے) ہندوستان کی ہر جامعہ کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ ان وظائف انعامی کی تعداد جو نتائج امتحانات جامعہ کی بناء پر دیئے جاتے ہیں اب بھی وہی ہے جو سالہائے ماسبق میں تھی۔ جامعہ کے اقامتی پہلو کو ترقی دینے کے خیال سے مقیمین اقامت خانہ کے لئے وظائف رعایتی کی مقدار بڑھا کر مقرر کی گئی ہے۔ جیسا کہ سطور گزشتہ میں "علمی تحقیق" کے عنوان کے تحت ذکر کیا جا چکا ہے، ہر سال وظائف رعایتی و وظائف انعامی کی بچت سے وظائف دے جاتے ہیں ان میں سے ہر ایک (۷۵) روپیہ ماہانہ کا ہوتا ہے اور دو سال کی مدت تک ایصال ہوتا ہے۔

قواعد و ضوابط کی اہم تبدیلیاں

مجلس رفقاء نے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اور ایل۔ ایل۔ بی کے امتحانات کے قواعد نیز ایم۔ ایس۔ سی اور بی۔ ایس۔ سی میں کیمیاء۔ نباتیات اور حیوانیات کے نصاب کی نظر ثانی کی۔ سال زیر بحث میں مجلس انتظامی اور شعبہ جات فنون، سائنس، دینیات طب اور تعلیم کی مدت تقرر منقضی ہوئی اور نئے انتخابات عمل میں آئے۔

پہلے قانون کی جماعتیں جامعہ کے اوقات درس کے باہر ہوتی تھیں۔ اس سال یہ تصفیہ کیا گیا کہ یہ جماعتیں بھی جامعہ کے باقاعدہ اوقات درس ہی کے اندر ہونی چاہئیں یہ تبدیلی قانون کی تعلیم کو زیادہ علمی اور بلند معیار بنانے کے خیال سے کی گئی ہے۔

سردست جامعہ میں انجمن اتحاد طلباء کے انتخابات کے متعلق عام قواعد موجود نہیں ہیں۔ ان قواعد کی ترتیب کا کام ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے اور مجوزہ قواعد بغرض منظوری مجلس اعلی کے ملاحظہ میں پیش کئے جائیں گے۔

اب تک اقل فیصد تعداد حاضری کے قواعد میں کوئی یکسانیت نہ تھی اور یہ قواعد مختلف شعبوں میں مختلف تھے۔ نائب معین امیر جامعہ نے اس کے متعلق نئے قواعد مرتب کیے ہیں جن کی رو سے طلباء کے لئے نظری اور عملی دونوں قسم کے درسوں میں کم سے کم (۷۵) فیصد حاضری لازمی قرار دی گئی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس اصول پر کاربند ہونے سے درس وتدریس کے کام میں نمایاں ترقی ہوگی۔ شعبہ جات فنون۔ سائنس۔ قانون۔ اور دینیات میں تدریبی Tutorial جماعتوں کی تجویز نافذ کی گئی ہے۔ ان جماعتوں کی حاضری طلباء کے لئے لازمی ہے اور تحریری کام پر باقاعدہ نشانات دیے جاتے ہیں۔

جامعہ کی تعطیلات عام اور موسمی تعطیلات کی نظرثانی کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس کمیٹی کی رپورٹ نائب معین امیر جامعہ کے زیر غور ہے۔ مڈیکل کالج نے پہلے ہی سے اپنی تعطیلات عام کی تعداد کو کم کر دیا ہے۔ یہ باور کیا جاتا ہے کہ تعطیلاتِ منظورہ سرکار میں بغیر کسی خاص مذہب یا قومیت کے افراد کے احساس کو صدمہ پہنچائے ہوئے تخفیف ممکن ہے۔ اس سلسلہ میں دیگر ہندوستانی جامعاتؑ کی تعطیلات موسمی اور ایام کار کا جو تقابلی تختہ تیار کیا گیا اس سے مترشح ہوتا ہے کہ جامعہ عثمانیہ میں اکثر ہندوستانی جامعات کے مقابلے میں حقیقی ایام کار کی تعداد کم ہے۔

نائب معین امیر جامعہ دار الترجمہ اور مطبع جامعۂ عثمانیہ کی تنظیم جدید کے متعلق اپنی

تجویز سرکار میں پیش کر چکے ہیں منظوری کا انتظار ہے۔

جامعہ میں کھیل اور ورزش جسانی کے مختلف شعبوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے خیال سے ایک اسپورٹس کمیٹی مقرر کی گئی ہے جس کے صدر خود نائب معین امیر جامعہ ہیں۔ یہ کمیٹی جامعہ کے کھیلوں اور ورزش جسمانی کے متعلق سالانہ نظام العمل مرتب کرتی ہے۔ اسپورٹس کی مد کی جملہ آمدنی یعنی سرکاری امداد اور طلباء کی کھیل کی فیس کمیٹی کے حساب میں امپیریل بنک آف انڈیا میں جمع رہتی ہے۔ اس طریقے کی بدولت اسپورٹس فنڈ کی انتظامی نگرانی اور تصفیہ حسابات وغیرہ میں بہت کچھ سہولت ہو گئی ہے۔

مجلس تحقیق علمی Research Board کی از سر نو ترتیب عمل میں آئی ہے اور ریسرچ وظایف کی تقسیم کے متعلق جدید قواعد مرتب کئے گئے ہیں۔ معتمد صاحب انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن کے ساتھ یہ معاملہ طے ہوا ہے کہ جامعہ کے ریسرچ وظایف پانے والے طلباء کے ایسے مقالے جو اردو میں ہوں اور جنہیں مجلس نے منظور کر لیا ہو انجمن اپنے صرفے سے طبع کریگی اور مجلس تحقیق علمی کو ہر مطبوعہ مقالے کے (۱۵۰) نسخے مفت دیگی تا کہ انھیں مختلف جامعات علمی اداروں اور خاص اہل علم حضرات میں تقسیم کیا جا سکے۔

تسویہ امتحانات جامعہ

نائب معین امیر جامعہ نے بہ دوران قیام انگلستان بزمانہ رخصت حسب احکام سرکار مختلف برطانوی جامعات کا دورہ کیا۔ اس دورہ کی غرض یہ تھی کہ جامعہ عثمانیہ کے امتحانات کو بھی مساوی حقوق حاصل ہوں۔ اس دورہ کے نتیجہ کے طور پر اور برطانوی جامعات کے ارباب حل و عقد کے ساتھ جو ذاتی تعلقات اس طرح قایم ہوئے اس کے اثر سے

نائب معین امیر جامعہ نے کامیابی کے ساتھ ان غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا ہے جو برطانوی جامعات کو ہماری جامعہ میں اردو زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کے متعلق تھیں اور اب اگر ہماری جامعہ کی جانب سے اس کے امتحانات کو مساوی درجہ پر تسلیم کرنے کے متعلق کوئی خواہش کی جائیگی تو برطانوی جامعات کے ارباب بست وکشاد اس پر ہمدردانہ غور کرینگے۔

جلسہ ہائے تقسیم اسناد و تقسیم انعامات

جامعہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد ٹاون ہال باغ عامہ میں بتاریخ ۳۰ر فروردی سنہ ۱۳۴۲ف منعقد ہوا۔ ہز اکسیلنسی امیر جامعہ بہادر بالقابہ نے صدارت فرمائی اور اسناد تقسیم فرمائیں۔ خطبہ ڈاکٹر اے۔ ایچ میکنزی نائب معین امیر جامعہ نے پڑھا۔ جلسہ کے ختم پر ہز اکسیلنسی امیر جامعہ بہادر کی جانب سے گریجوایٹوں اور مہمانوں کو عصرانہ دیا گیا۔ حسب ذیل اسناد تقسیم کی گئیں۔

شعبۂ دینیات

ایم۔ اے (دینیات)	۲
بی۔ اے (”)	۴

شعبۂ فنون

ایم۔ اے	۴
بی۔ اے	۵۵

شعبۂ سائنس

ایم۔ ایس۔ سی	۱
بی۔ ایس۔ سی	۹

شعبۂ قانون

ایل ایل۔ بی	۱۳

شعبۂ طب

ایم۔ بی۔ بی۔ ایس	۷

شعبۂ انجنیری

بی۔ ای	۸

شعبۂ تعلیم

ڈپلوما ان ایجوکیشن	۶
جملہ میزان	۱۰۹

سال گزشتہ کی تعداد ۸۶ کے مقابلہ میں امسال ۹۰ طلباء کو جامعہ کی مختلف اسناد عطا ہوئیں۔ بی۔ اے کے امتحان میں دو لڑکیاں شریک ہوئی تھیں۔ دونوں کامیاب ہوئیں۔

۵ مارچ ۱۹۳۵ء کو جامعہ میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ ہز اکسیلنسی امیر جامعہ بہادر بالقابہ نے صدارت فرمائی اور انعامات تقسیم فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد عصرانہ ترتیب دیا گیا۔ اسی سلسلہ میں کھیلوں کے مقابلے، سالانہ مشاعرہ اور ڈنر وغیرہ بھی ہوئے۔ تعداد شرکا کثیر تھی۔ مشاعرہ کی صدارت بھی ہز اکسیلنسی امیر جامعہ بہادر بالقابہ نے فرمائی۔ جامعہ کے ہمہ قسم کے مشاغل کے ساتھ جو دلچسپی صاحب ممدوح الشان کو ہے اس کا ایک ثبوت یہ تھا کہ زحمت برداشت کر کے آخر تک مشاعرہ میں تشریف فرما رہے۔ اور تین انعامات عطا فرما کر جامعہ کے ہونہار شعراء کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ جامعہ کی خوش قسمتی سے سالانہ ڈنر میں عالیجناب رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدری بھی جو اس زمانہ میں منصرم معین امیر جامعہ تھے، تشریف فرما تھے۔ اور ان کے ہمراہ مشہور ترکی مصنفہ خالدہ ادیب خانم صاحبہ بھی تھیں جو اس زمانہ میں حیدرآباد آئی ہوئی تھیں۔

دارالترجمہ و مطبع جامعۂ عثمانیہ

سال زیر بحث میں مولوی محمد الیاس برنی صاحب پروفیسر معاشیات کلیہ جامعہ عثمانیہ کا تقرر دو سال کے لئے خدمت نظامت دارالترجمہ پر عمل میں آیا۔ مطبع جامعۂ عثمانیہ کی نگرانی بھی ان کے تفویض کی گئی۔

دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ کی ایک خاص چیز ہے۔ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کی تجویز اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے جب کہ دارالترجمہ بوجہ احسن اپنا کام انجام دے۔

یہی وجہ ہے کہ دارالترجمہ کے کام پر سارے ہندوستان کے ماہرین تعلیم کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ناظم صاحب دارالترجمہ کی رپورٹ جو آیندہ صفحات میں درج ہے خاص دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائے گی۔

دائرۃ المعارف

اس ادارہ نے حسب سالہائے ماسبق مجلس انتظامی کی زیر نگرانی نادر عربی مخطوطات کی اشاعت کا کام جاری رکھا۔ رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدری مجلس انتظامی کے صدر اور جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر اس کے معتمد ہیں۔ نواب محمد یار جنگ بہادر (صدر شعبہ ادبیات) کے غیاب میں ان کے کام کی نگرانی بھی جناب نواب مہدی یار جنگ بہادر نے فرمائی۔ دائرہ نے اپنے بلند پایہ کارناموں کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت حاصل کرلی ہے۔ اس کے کام کی تفصیل صفحات آیندہ میں ملے گی

رصدگاہ نظامیہ

مسٹر ٹی بھاسکرن شاستری ایم۔ اے۔ ایف۔ آر۔ اے۔ ایس حسب سابق رصدگاہ کے ناظم رہے۔ رصدگاہ کے کام کے متعلق ان کی رپورٹ آیندہ صفحات میں درج ہے۔

جامعہ کی اقامتی زندگی

جامعہ کی نئی عمارات میں منتقلی سے قبل اس کے اقامت خانوں کی تعداد (۶)

تھی جو شہر کے مختلف حصوں میں منتشر اور علیحدہ علیحدہ انتظام میں تھے۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں جامعہ میں کسی قسم کی اجتماعی زندگی کا فروغ نہایت دشوار تھا۔ جامعہ کا جائزہ حاصل کرتے ہی نائب معین امیر صاحب نے اس مسئلہ پر سب سے پہلے توجہ مبذول کی۔ اگر جامعہ کو آیندہ ایک واحد تعلیمی اور اقامتی جامعہ بنانا ہو تو سب سے پہلے اقامتی زندگی کی از سر نو تنظیم ضروری ہے۔ اس خیال کے مدنظر انجنیرنگ کالج کے اقامت خانے کو جامعہ کے اقامت خانوں کے ساتھ ضم کر کے ایک صدر موؤب اور ان کے ماتحت ایک موؤب کی نگرانی میں رکھا گیا۔ اس انتظام سے نہ صرف معتد بہ انتظامی کفایت حاصل ہوئی ہے بلکہ طلباء کو باہم ملنے جلنے کے مواقع بھی پہلے سے زیادہ حاصل ہوئے ہیں۔ شروع میں اقامت خانہ جامعہ ایک عارضی عمارت میں تھا لیکن اسی سال ایک نئی عمارت بھی تیار ہو گئی جس میں (۱۳۵) مقیمین کے لئے گنجائش ہے۔ جامعہ کی منتقلی سے پہلے اقامت خانوں میں مقیمین کی تعداد (۱۸۱) تھی اور اب (۲۷۹) ہے۔ مڈیکل افسر صاحب کی رپورٹ سے واضح ہے کہ اقامت خانوں میں حفظانِ صحت کے انتظامات ہر حیثیت سے اطمینان بخش تھے۔ اقامت خانوں میں ایک کمرہ مطب اور ایک دواخانے کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ مطبخ اور دار الطعام کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی ہے اور اجناس و اشیاء خوردنی کا طبی معاینہ کیا جاتا ہے مقیمین کی عام صحت اچھی رہی۔

اقامت خانوں کی زندگی اور مشاغل کے متعلق دیگر تفصیلات صدر موؤب صاحب کی رپورٹ میں ملیں گی۔

دوسرا اقامت خانہ زیر تعمیر ہے اور امید کی جاتی ہے کہ سال آیندہ وہ بھی مکمل ہو جائے گا اور جامعہ کے اقامت خانوں میں مجموعی طور پر (۵۰۰) مقیمین کے لئے گنجائش ہو جائے گی۔

عمارات جامعہ

شعبہ جات دینیات۔ فنون۔ سائنس۔ قانون اور انجنیری بشمول سال گزشتہ "عارضی عمارات" میں رہے۔ سال زیر بحث میں مطبع جامعہ عثمانیہ بھی اڈکمیٹ میں آگیا ہے۔

انجمن اتحاد طلبہ کے لئے جو پہلے مطبع کی عمارت میں تھی دارالترجمہ کی عمارت میں گنجائش نکالی گئی ہے۔ لیکن یہ ناکافی ہے اور دارالمطالعہ، انڈور گیمس اور کھانے کے لئے کمرے نہیں ہیں۔ جو نیا عارضی قطعہ عمارت دفتر مسجل کے لئے تجویز ہوا تھا وہ مکمل ہوا اور شعبہ جات فلسفہ وریاضی کو دیا گیا۔ اس ردوبدل کی وجہ سے نباتیات اور حیوانیات کو ایک پورا قطعہ دینے کی گنجائش نکل سکی، جس کی ان مضامین میں داخلوں کی کثرت کی وجہ سے سخت ضرورت تھی۔ چونکہ موٹر خانوں کی تعداد محدود اور ناکافی تھی، اس لئے موٹریں رکھنے کے لئے ایک عارضی سائبان ڈالنے کی منظوری دی گئی۔ کھیل کے میدانوں کے لئے ایک نئے کھیل محل کی تعمیر کی منظوری دی گئی اور اس کی تکمیل ہوئی۔

کلیہ فنون کی تعمیر کا کام بسرعت جاری ہے۔ یہ خوبصورت عمارت غالباً دو سال میں مکمل ہو جائے گی۔

جامعہ کی چمن بندی اور خیابانوں کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ اور سال آیندہ کے شروع میں یہ جامعہ کے حوالہ کردیئے جائیں گے۔ نائب معین امیر جامعہ کے بنگلہ کی تعمیر ختم سال پر مکمل ہوئی اور بعد رخصت واپس ہو کر وہ آبان ۱۳۴۶ف سے اس میں فروکش ہیں۔

اساتذہ جامعہ کے لئے مکانات کی تجویز سرکار میں زیر تصفیہ ہے۔

فوجی تعلیم

اس سے قبل ۱۹۲۹ء میں یونیورسٹی ٹریننگ کور کے قیام کی کوشش کی گئی تھی جو بار آور نہیں ہوئی۔ سال زیر بحث کے آغاز میں نائب معین امیر جامعہ نے از سر نو اس مسئلہ کو اٹھایا۔ محکمہ فوج کے ارباب حل و عقد کے ساتھ مراسلت کی گئی اور نتیجہ کے طور پر یہ طے پایا کہ پہلے اساتذہ جامعہ میں سے کوئی صاحب چھ مہینے تک فوجی تعلیم پائیں اور اس کے بعد ایک دستہ کے قیام سے کور کا افتتاح کیا جائے۔ نائب معین امیر جامعہ نے مسٹر ایس۔ اے قادری لکچرار شعبہ طبعیات کو ٹریننگ کے لئے منتخب کیا۔ وہ اپنی ٹریننگ ختم کر چکے ہیں۔ اور فوجی حکام اس سے مطمئن ہیں پسرِ دست پہلے دستہ کے افتتاح کی تجاویز زیر غور ہیں۔

صحت طلبا ورزش جسمانی اور کھیل

صحت طلبا جامعہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سال زیر بحث میں ایک ہمہ وقتی مڈیکل افسر کا تقرر منظور ہوا ہے اور ڈاکٹر عنایت علی خاں صاحب وظیفہ یاب سیول سرجن، بشاہرہ ۳۰۰ + ۵۰ الونس سواری اس خدمت پر مقرر ہوئے ہیں۔ مڈیکل افسر صاحب کے فرائض حسب ذیل ہیں۔

(۱) جامعہ کے ان طلباء و ملازمین کی طبی نگہداشت جو حدود جامعہ میں مقیم ہیں۔

(۲) طلبہ کا معائنہ طبی

(۳) جامعہ نگر کی عام صفائی کی نگرانی۔

داخلے بند ہونے کے بعد ہی سال اول کے جملہ طلبہ کا خواہ مقیم ہوں یا غیر مقیم معائینہ طبی عمل میں آیا اور بلحاظ صحت ان کی درجہ بندی "اچھی" اوسط" اور" خراب" صحت والوں میں کی گئی۔ جن کی صحت خلاف معمول خراب تھی انھیں تحریری ہدایات دی گئیں۔ ڈیکل افسر صاحب مطبخ، طعام خانوں، ملازمین کے مکانات وغیرہ کا باقاعدہ معائنہ کرتے رہے۔ اور ان کی صفائی کے متعلق ہدایات دیتے رہے۔ دودھ اور آب نوشیدنی کی صفائی پر خاص طور پر توجہ کی جاتی ہے۔ جامعہ کے اقامت خانوں کے گردوپیش جتنے رسٹورنٹ کھولے گئے ہیں ان کا وقتاً فوقتاً معائنہ کیا گیا اور اس امر کی نگرانی کی گئی کہ ان میں جو دودھ یا دیگر اشیائے خوردنی طلبہ کے لئے فراہم کی جاتی ہیں وہ تازہ اور اچھی ہوں۔ سال زیر بحث میں مرجوعہ (۴۵۳۰) تھا جن میں سے (۱۶۲۵) نئے مریض تھے۔ اس سال (۴۳) آدمیوں کو طاعون کا ٹیکہ دیا گیا۔

ورزش جسمانی

جامعہ میں طلباء کی ورزش جسمانی کے جملہ انتظامات موجود ہیں۔ ایک ہمہ وقتی گزٹیڈ معلم ورزش ورزشی تعلیم اور کھیلوں کی نگرانی کے لئے مقرر ہے، اور تین معلمین ورزش اس کے ماتحت ہیں۔ امسال اقامت خانوں میں ورزش جسمانی کی جماعتوں کا افتتاح عمل میں آیا۔ لیکن طلباء کی حاضری اطمینان بخش نہ تھی اور نائب معین امیر جامعہ نے اس کے لئے ایک دوسری تجویز کا نفاذ کیا ہے جس سے اچھے نتائج رونما ہوئے ہیں۔ کشتی کے لئے ایک کلب قائم کیا گیا ہے۔ مکہ بازی (باکسنگ) کی تعلیم بھی شروع کی گئی ہے۔

کھیل

ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، ٹینس۔ باسکٹ بال اور والی بال جامعہ کے خاص کھیل ہیں۔ کھیل کے تقریباً تمام میدان اب تیار اور زیر استعمال ہیں۔ مختلف کھیلوں کے صدر صاحبان کی رپورٹیں صفحات آیندہ میں درج ہیں اور دلچسپی سے پڑھی جائیں گی۔ اس سال کھیل کے انتظام کی ایک خاص خصوصیت

یہ تھی کہ مشہور کاونٹی کرکٹ کھلاڑی مسٹر بل ہیچ کو یونیورسٹی کی کرکٹ الیون کی تربیت کے لئے مقرر کیا گیا۔ اگرچہ وہ صرف دو مہینہ تک یہاں رہے، لیکن ان کی وجہ سے اس کھیل میں ایک نئی زندگی پیدا ہوگئی۔ ایک حوض شناوری، کشتی کے لئے ایک اکھاڑہ اور ایک ورزش گاہ یہ شعبۂ اسپورٹس اور کھیل کی اشد ضروریات ہیں۔

انجمن اتحاد طلبہ

سال زیر بحث میں انجمن کا نظام العمل مفید اور سودمند مشاغل پر مشتمل رہا۔ انجمن اپنی علحدہ عمارت نہ ہونے کی وجہ سے حسب دلخواہ ترقی نہیں کرسکتی۔ جامعہ کی منتقلی اور اقامتی زندگی کی نشو و نما کے ساتھ ساتھ انجمن کا دائرہ عمل بھی وسیع ہو جائیگا۔ اس سلسلہ میں پہلا اقدام یہ ہے کہ کلیہ انجنیری کے متعلمین کو بھی انجمن میں بحیثیت اراکین شریک کیا گیا ہے اور انجمن کا نام "انجمن اتحاد طلبہ جامعہ" رکھا گیا ہے۔ انجمن کے سابقہ قواعد و ضوابط کی نظر ثانی کی جائیگی۔ اس غرض کے لئے نائب معین امیر جامعہ نے کمیٹی مقرر کی ہے جو تجاویز پر غور کر رہی ہے۔

ضبط جامعہ

سال زیر بحث میں جامعہ کا ضبط اطمینان بخش رہا۔

یونیورسٹی اسٹاف کلب

سال زیر بحث کے اختتام پر اس کلب کے اراکین کی تعداد ۱۵۰ تھی۔ حسب ذیل اصحاب کلب کے عہدہ دار رہے۔

صدر .... نائب معین امیر جامعہ

نائب صدر .... لفٹننٹ کرنل فرحت علی

معتمد .... ڈاکٹر سید حسین

الیاتی شریک معتمد .... پروفیسر حبیب الرحمن

شریک معتمد کھیل .... مولوی لطیف احمد صاحب فاروقی

سال زیر بحث میں کلب کے لئے ایک آل ویو ریڈیو سٹ خرید ا گیا۔ دو انگریزی ڈنر، دو عصرانے، دو تفریحی سیرون اور ایک تقریر کا انتظام کیا گیا۔ اراکین کے استعمال کے لئے دو ٹینس کورٹ۔ ایک بلیرڈ کی میز اور انڈور گیمس کی سہولتیں مہیا کی گئیں۔ سال زیر بحث میں کل آمدنی (۱۱۱۳۰) روپیہ اور کل خرچ (۸۶۸۹) روپیہ تھا۔ (۲۴۴۱) روپیہ کی سلک رہی۔

انجمنہائے امداد باہمی اراکین جامعہ

(الف) انجمن امداد باہمی گزیٹیڈ عہدہ داران جامعۂ عثمانیہ

اس انجمن کا انتظام ایک چھوٹی سی مجلس انتظامی کے ہاتھ میں ہے، جس کے صدر نائب معین امیر جامعہ ہیں۔ سال زیر بحث میں بھی حسب سابق پروفیسر کشن چند صاحب معتمد اور مولوی شیخ برکت علی صاحب شریک معتمد رہے۔ اراکین کی تعداد (۴۸) ہے۔ سال زیر بحث کے آغاز میں انجمن کا ادا شدہ حصص واری سرمایہ (۴۵۴۱۵) روپیہ تھا (۱۲۹۰۵) روپیہ داخل اور (۱۶۳۸۰) روپیہ واپس لئے گئے۔

سال زیر بحث کے آغاز پر اراکین سے قرضہ وصول طلب کی

مقدار (۵۰،۱۵) روپیہ تھی۔ سال زیر بحث میں (۴۵۹۱۵) روپیہ بطور قرض اراکین کو دئے گئے اور (۳،۳۱۵) روپیہ وصول کئے گئے اس طرح میزان وصول طلب (۶،۳۱۵) روپیہ تھی۔

(ب) انجمن امداد باہمی نان گزٹیڈ عملہ جامعہ

اس انجمن کے اراکین کی تعداد (۵۷) ہے۔ ادا شدہ حصص واری سرمایہ کی مقدار (۴۹۱،۷) روپیہ ہے۔ سال زیر بحث میں اراکین میں (۶۵۷۲) روپیہ کی رقم بطور قرض تقسیم کی گئی۔ اس سال انجمن نے حصص پر بحساب ۸ فیصد منافع تقسیم کیا۔

بیرونی حضرات کے لئے جرمن اور فرانسیسی زبانوں کی جماعتیں

گزشتہ چند سالوں سے جامعہ میں ایسے طلبہ کی سہولت کے لئے جو ہندوستان یا بیرون ہندوستان علمی تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ جرمن اور فرانسیسی زبانوں کی باضابطہ جماعتیں موجود ہیں۔ بیرونی اصحاب کو بھی ان زبانوں کی تعلیم سے مستفید ہونے کا موقع دینے کے لئے اس سال سہ پہر میں درسی جماعتیں کھولی گئیں۔ ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب اور ڈاکٹر جعفر حسین صاحب نے علی الترتیب فرانسیسی اور جرمن کی تعلیم اپنے ذمہ لی جس کے لئے یہ دونوں حضرات ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ان جماعتوں کے افتتاح نے ایک حقیقی ضرورت کی تکمیل کی ہے اور اساتذہ جامعہ اور پبلک نے ان کا خیر مقدم کیا ہے۔

شعبہ کی رپورٹیں

الف۔ شعبہ دینیات

(صدر شعبہ۔ مفتی عبد اللطیف صاحب)

سال گزشتہ کے (۲۷) کے مقابلہ میں اس سال شعبہ دینیات میں (۲۳) طلبہ شریک تھے۔

طلبہ کی جماعت واری تقسیم کے لئے تختہ ۱ ملاحظہ ہو

نتائج امتحانات

امتحان	تعداد شرکاء	کامیابان
ایف۔ اے	۱۱	۴
بی۔ اے	۵	۲

ارا کین شعبہ نے جو کچھ علمی تحقیق کا کام کیا یا مضامین وغیرہ لکھے ان کی تفصیل تختہ نمبر (۲) میں دی گئی ہے۔

شعبہ کو شعبہ واری کتب خانہ کے لیے ایک علیحدہ کمرہ کی علی ہذا نماز کے لئے ایک موجودہ کمرے سے بڑے کمرے کی ضرورت ہے۔ درس کے بعض کمرے تاریک ہیں۔ ان میں روشندان بنانے کی ضرورت ہے۔

ب۔ شعبۂ فنون

۱۔ دینیات لازم

نگران مضمون۔ مولوی عبد الباری صاحب

قرآن شریف کی تعلیم میں اس امر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ اس کی تعلیمات کو جتنا جاگتا بنا کر پیش کیا جائے اور آج کل کے ذہنی اخلاقی۔ معاشری اور اقتصادی حالات پر تعلیمات قرآنی کے انطباق پر خاص طور پر زور دیا جاتا ہے۔ علی ہذا سیرت نبوی کی تعلیم میں اس امر کا خاص طور پر التزام رکھا جاتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے عہد مبارک کے جغرافی اور معاشری حالات بھی طلباء کے علم میں آتے رہیں۔

چونکہ بی۔ اے کا نصاب دینیات بہت زیادہ ہے اس لئے اس کی ضرورت ہے کہ

سال سوم میں کم از کم ہفتہ میں تین گھنٹے دینیات کی تعلیم کے لئے دئے جائیں۔

۲۔ اخلاقیات لازم

(نگران مضمون۔ قاری قطب الدین صاحب)

امتحان انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے میں اخلاقیات لازم کا جو نصاب مقرر ہے اس میں کسی قدر ترمیم ضروری ہے۔ انٹرمیڈیٹ کا نصاب ضروری معیار سے کم اور بی۔ اے کا نصاب بہت زیادہ اور فلسفیانہ ہے۔

۳۔ انگریزی

(صدر شعبہ۔ پروفیسر حسین علی خان صاحب بی۔ اے آکسن)

۱۳۴۲ف کے نتائج امتحانات بحیثیت مجموعی اطمینان بخش تھے۔ امتحان انٹرمیڈیٹ میں (۱۰۱) طلباء شریک تھے جن میں سے (۷۲) کامیاب ہوئے (نتیجہ فیصد ۷۱٫۲) بی۔ اے میں (۵۴) شرکاء میں سے (۴۱) کامیاب ہوئے۔ (نتیجہ فیصد ۷۵٫۹) بی۔ ایس۔ سی کے انگریزی کے نتائج اتنے اچھے نہیں رہے اور منجملہ (۴۶) امیدواران کے صرف (۲۰) کامیاب ہوئے۔ (نتیجہ ۴۳٫۷ فیصد)۔

سال زیر بحث میں طلباء سے تحریری کام مثلاً مضمون نویسی، کتب غیر از نصاب، ترجمہ وغیرہ زیادہ لیا گیا۔ نئی تنظیم میں جب ڈگری کا نصاب چہارم سالہ کی بجائے سہ سالہ کر دیا جائیگا تو طلبہ کو تحریری کام لینے کی غرض سے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں منقسم کرنا اور ان سے زیادہ مقدار میں تدریجی کام لینا ممکن ہوسکیگا۔ اس کے لئے عملہ بڑھانا بھی ضروری ہوگا۔

پروفیسر اسپیٹ اور مسٹر دوراسوامی نے مشترکہ طور پر میٹرک کی جماعتوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی ریڈروں کا ایک سٹ مع حواشی مرتب کیا ہے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے انھیں اپنے طور پر

شائع کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ پروفیسر اسپیٹ نے فوقانیہ کی جماعتوں کے لئے مضمون نویسی پر بھی ایک دلچسپ اور مفید کتاب تیار اور شائع کی ہے۔

۴۔ تاریخ

(صدر شعبہ۔ پروفیسر ہارون خاں صاحب شروانی ایم۔ اے آکسن)

ڈاکٹر ابن حسن صاحب مرحوم پروفیسر شعبۂ تاریخ نے ۶ اردی بہشت ۱۳۴۴ف کو انتقال کیا۔ مرحوم نے دس سال تک اس شعبہ کی خدمت کی۔ وہ نمایاں علمی شہرت کے مالک تھے۔ مغلیہ نظم و نسق پر ان کی انگریزی کتاب جواب آکسفورڈ یونیورسٹی پریس میں زیر طبع ہے ہندوستان کی ازمنہ وسطیٰ کے تاریخی ادب میں ایک قابل قدر اضافہ کا حکم رکھتی ہے۔

سال زیر بحث میں ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب اور ڈاکٹر ایشور ناتھ ٹوپا صاحب کا انتقال عمل میں آیا۔ مولوی سراج الدین صاحب سابق ریسرچ اسکالر شعبہ تاریخ کا تقرر بحیثیت عارضی لکچرار کیا گیا۔

تدریسی درسوں کے قیام کی وجہ سے طلبہ اب پہلے کے مقابلہ میں اپنے کام پر زیادہ توجہ صرف کرتے ہیں۔ شعبۂ تاریخ کا ہر متعلم اوسطاً فی ہفتہ تین تدریسی مشقیں کرتا ہے۔

شعبہ کے علمی اور تحقیقی کام کی تفصیل تختہ نمبر (۲) میں درج ہے۔

اس غرض سے کہ شعبہ کے مستحق بی۔ اے کامیاب طلبہ ہندوستان کے مختلف مقامات میں جاکر اصل ماخذ کا مطالعہ کرسکیں۔ اس سال (۱۵۰) سالانہ کی منوالی منظوری دی گئی ہے۔

شعبہ واری کتب خانہ کے لئے جو تحریک پیش کی گئی تھی وہ ارباب اقتدار کے زیر غور ہے

بزم تاریخ بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ اس کی طرف سے ایک رسالہ "خزینۂ تاریخ" شایع ہوتا ہے جس میں بزم کے علمی کام کی تفصیل ہوتی ہے اعلیٰ حضرت بندگانعالی کے جشن سیمیں کی تقریب میں بزم تاریخ اس رسالہ کا ایک جوبلی نمبر شایع کرنے والی ہے

جو تمامتر تاریخ دکن پر مشتمل ہوگا۔ صدر صاحب شعبہ نے اعلیٰ حضرت کے (۲۵) سالہ عہد مبارک پر بہترین مضمون لکھنے والے کو ایک تمغہ دینے کا اعلان کیا ہے۔

اساتذہ شعبہ تاریخ مشترکہ طور پر چار جلدوں میں تاریخ دکن مرتب کر رہے ہیں۔ یہ تاریخ دار الترجمہ کی جانب سے سلسلہ مطبوعات جامعہ میں شایع ہوگی۔

پروفیسر ہارون خاں صاحب شروانی اور ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب نے علی الترتیب "نظریہ وفاق" اور "خاندان آصفیہ" پر بغرض افادہ عام تقریریں کیں۔

شعبۂ تاریخ کے دو اساتذہ یعنی پروفیسر جمیل الرحمن صاحب اور مولوی عبدالحمید صاحب صدیقی نے کتب خانہ جامعہ میں علی الترتیب تاریخ اسلام اور تاریخ ہند کی کتب کی فہرست بندی میں مدد دی۔

۵۔ شعبہ معاشیات و عمرانیات

(صدر شعبہ پروفیسر حبیب الرحمن صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
بی۔ ایس سی (اکنامکس) (لندن)

سال زیر بحث میں شعبہ معاشیات کی داغ بیل ڈالی گئی ہے جو انشاء اللہ آیندہ بالضابطہ شعبہ معاشیات و عمرانیات کی حیثیت اختیار کریگا۔ موجودہ سال تعلیمی کے آغاز سے بی۔ اے میں معاشیات کی تعلیم بحیثیت ایک اصل مضمون کے شروع کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں (۲۵۰۔۔۔۴۰۰) کی دو لکچراری کی جائدادیں منظور ہوئی ہیں نئے سال سوم کے افتتاح کے ساتھ ہی تمام نشستیں پر ہوگئیں اور مجبوراً داخلہ (۵۰) طلبہ کی حد تک محدود کرنا پڑا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مضمون معاشیات میں بی۔ اے کی جماعت قایم

کرنے کی ضرورت کس قدر شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔

سال زیر بحث میں پروفیسر محمد الیاس برنی صاحب کا تقرر خدمت نظامت دارالترجمہ پر ہوا۔ عین اس وقت جب کہ سال سوم میں معاشیات کی جماعت کھولی جانے والی تھی پروفیسر صاحب موصوف کے تبادلہ کی وجہ سے اساتذہ شعبہ پر کام کا بہت بار پڑ گیا تھا۔ اس لئے مولوی وہاج الدین صاحب پرنسل مددگار نائب معین امیر و سابق لکچرار معاشیات اورنگ آباد کالج کو تین ماہ کے لئے بطور چند ساعتی لکچرار کے مقرر کیا گیا تھا۔

سال زیر بحث میں ڈاکٹر سی۔ آر۔ فے (C.R. Fay) جو ہوریس پلنکٹ فاونڈیشن لندن کے ناظم اور "امداد باہمی" کے مضمون میں مستند عالم ہیں، حیدرآباد آئے اور شعبہ معاشیات کی سرپرستی میں ان کی تعریہ کا انتظام کیا گیا جس کی صدارت عالیجناب رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدری نے فرمائی۔

سال تعلیم کے آغاز سے بزم معاشیات کی سرگرمیاں بھی شعبہ معاشیات کے افتتاح کی وجہ سے بڑھ گئی ہیں۔ بزم کا پہلا سالانہ جلسہ ڈاکٹر اے۔ ایچ میکنزی نائب معین امیر کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں پروفیسر حبیب الرحمٰن صاحب نے "معاشیات اور زراعت کا تعلق" پر بزبان انگریزی افتتاحیہ پڑھا۔ ڈاکٹر اے۔ ایچ میکنزی نے اس جلسہ میں یہ اعلان فرمایا کہ جو رکن بزم ریاست حیدرآباد کے کسی خاص معاشی مسئلہ پر بہترین مضمون لکھے گا اسے وہ اپنی طرف سے انعام دیں گے۔

پروفیسر حبیب الرحمٰن صاحب نے موجودہ عالمی معاشی کساد بازاری کے اسباب پر بزبان اردو ایک رسالہ لکھا ہے جو ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ انھوں نے آل انڈیا اکانمک کانفرنس کے اجلاس منعقدہ پٹنہ میں بزبان انگریزی ایک مقالہ "The difficulties of Economic planning in India"

کے عنوان پر پڑھا۔

شعبہ کی روز افزوں ضروریات کی وجہ سے عملہ میں اضافہ کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ تدریسی کام سے پوری طرح عہدہ برآ ہونے کے لئے اس شعبہ میں کم از کم پانچ اساتذہ کا ہونا ضروری ہے۔ ایک اچھے شعبہ واری کتب خانہ کی شدید ضرورت بھی محسوس کی جارہی ہے؛ جس کے لئے کم از کم (۵۰۰) روپیہ کی ابتدائی منظوری ضروری ہے۔ ڈاکٹر بولے اور پروفیسر رابرٹسن مشہور انگریزی ماہرین معاشیات نے ہندوستان کی جس معاشی پیمائش کی تجویز کی ہے اور جس کی مزید سفارش انٹر یونیورسٹی بورڈ سے کی ہے اس میں جامعہ کا شعبہ معاشیات بغیر ایک اچھے کتب خانہ کے حسب دل خواہ حصہ نہیں لے سکتا

۶۔ فلسفہ

(صدر شعبہ۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی)

اس سال ایف۔ اے اور بی۔ اے دونوں جماعتوں میں تعداد طلبہ میں کسی قدر اضافہ ہوا۔ نے سال زیر بحث میں تدریسی درس دیے گئے۔ عملہ اساتذہ میں یہ تبدیلی ہوئی کہ مولوی عبدالباری صاحب جو پہلے شعبہ کے ہمہ وقتی استاد تھے۔ اب جامعہ میں دینیات لازم کی جماعتیں بھی لیتے ہیں اور شعبہ فلسفہ میں ان کا کام صرف فلسفہ اسلام کی تعلیم کی حد تک ہے۔

شعبہ کے اساتذہ صاحباں کے علمی کام کی تفصیل تختہ نمبر ۲ میں درج ہے۔

اس سال طلبہ میں فلسفیانہ مسائل کے ساتھ دلچسپی پیدا کرنے کی غرض سے ایک بزم فلسفہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔

۷۔ فارسی

(صدر شعبہ۔ ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب ڈی فل کینٹب)

شعبہ میں طلبا کی کل تعداد ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے کے طلبا ملاکر (۷۷) ہے۔

اس سال سے تدریبی درس شروع کیے گئے۔

شعبہ میں جو کچھ علمی کام ہوا اس کی تفصیل تختہ نمبر (۲) میں درج ہے۔

صدر صاحب شعبہ نے شعبہ جات فارسی۔ دینیات۔ تاریخ اور اردو کے بعض اساتذہ صاحبان کی معاونت سے کتب خانہ جامعہ کے شعبہ مشرقی کی ایک فہرست ڈیوی کے طریق اعشاریہ (Decimal System) پر ترتیب دی ہے۔ اس طریقہ کو خاص طور پر کتب علوم اسلامیہ کی قدیم فہرست بندی کے ساتھ مطابق کیا گیا ہے۔ ڈیوی کے طریقہ کی یہ "تشریق" مشرقی کتب خانوں کی تاریخ تنظیم میں ایک نئے باب کا اضافہ ہے۔ تقریباً (۵۰۰۰) کارڈ کی خانہ پری ہو چکی ہے اور یہ پورا کام رفتہ رفتہ زبان اردو میں ایک اعلیٰ درجہ کی فہرست کتب کی شکل اختیار کرتا جارہا ہے جو جامعہ کی طرف سے شائع کی جائے گی۔

سال زیر بحث میں صدر صاحب شعبہ ایران سے واپس ہوئے جہاں وہ فردوسی کے جشن ہزار سالہ میں شرکت کی غرض سے گئے تھے۔ یہ سیاحت حکومت ایران کی سرپرستی میں کی گئی تھی۔

۸۔ عربی

(صدر شعبہ۔ ڈاکٹر عبدالحق صاحب بی۔ لٹ۔ ڈی فل آکسن)

طلبہ کی تعداد میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہوا۔ شعبہ میں باقاعدہ تدریسی جماعتوں کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس سال شعبہ عربی کے ریسرچ اسکالر راحت اللہ خاں صاحب نے جو سردست لائپزش (Leipzig) یونیورسٹی میں علمی تحقیق میں مشغول ہیں اپنا مقالہ "ڈاکٹری" کی ڈگری کے لئے پیش کیا جو منظور ہو چکا ہے۔ شعبہ کے ایک اور طالب علم قاہرہ میں زیر تعلیم ہیں۔

سال زیر بحث میں شعبہ عربی مولوی غلام نبی صاحب کی خدمات سے محروم ہوا مولوی صاحب موصوف عربی کے جید عالم ہیں)۔ وہ وظیفہ سن خدمت پر علحدہ ہوئے ہیں۔

شعبہ میں علمی تحقیق کا کام ہوتا ہے اور ایک مختصر سا شعبہ واری کتب خانہ بھی ہے۔ ضرورت ہے کہ شعبہ عربی کے کتب خانہ کی امداد بڑھا کر اسی قدر کر دی جائے جتنی کہ دیگر علمی تحقیق کرنے والے شعبوں کو ملتی ہے۔

۹۔ اردو

(صدر شعبہ۔ مولوی عبدالحق صاحب)

سال زیر بحث میں جملہ جماعتوں کے نصاب کی نظر ثانی کی گئی جو مجلس نصاب میں منظور کی گئی۔ شعبہ کے علمی تحقیق کے کام کی تفصیل تختہ (۲) میں درج ہے۔

شیخ چاند صاحب ریسرچ اسکالر شعبہ اردو نے سودا کی سوانح اور تصانیف پر اپنا مقالہ تیار اور پیش کیا جو مجلس تحقیق علمی کی طرف سے منظور کیا گیا۔

شعبہ کے ایک طالب علم عزیز احمد صاحب امتحان بی۔ اے میں اول آئے۔

انھیں انگریزی ادب کی اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپی وظیفہ دیا گیا ہے اور اب وہ لندن یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔

بزم اُردو مفید کام کر رہی ہے۔ اس سال اس نے اپنا ایک سال نامہ شائع کیا جس کی خصوصیت یہ تھی کہ زیادہ تر مضامین شعبہ اُردو کے طلبا کے لکھے ہوئے تھے۔

۱۰۔ سنسکرت

(نگران شعبہ۔ پنڈت ہرنی ہر شاستری)

شعبہ میں متعلمین کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ کل جماعتوں کی موجودہ تعداد (۴۰) ہے گزشتہ امتحانات میں بی۔ اے میں من جملہ ۸ کے، اور ایف اے میں جملہ (۲۱ کے ۱۱) طلبا کامیاب ہوئے ان نتائج کے مد نظر شعبہ میں ایم۔ اے کی جماعت کے افتتاح کا کافی توقع ہے۔

سال زیر بحث میں پنڈٹ دہار لیشور وظیفہ حسن خدمت پر علیحدہ ہوئے۔ مسٹر بہوساری لکچرار مرہٹی اپنے شعبہ کے کام کے علاوہ ان کا کام بھی کرتے ہیں۔

۱۱۔ تلنگی

(نگران شعبہ۔ مسٹر آر۔ سبّاراؤ)

اس شعبہ میں طلبہ کی تعداد حسب دستور کم ہے کسی اور حیثیت سے شعبہ میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ اندھرا ریسرچ الیوسی ایشن نے اپنے گزشتہ سالانہ اجلاس میں مسٹر سبا راؤ کو "کوی بھوشن" کا لقب دیا۔

شعبہ میں علمی تحقیق کے کام کی تفصیل تختہ نمبر (۲) میں درج ہے۔

۱۲۔ مرہٹی

(نگران شعبہ مسٹر سی۔ ین جوشی ایم۔ اے)

شعبہ میں بی۔ اے اور ایف۔ اے میں مشترکہ طور پر تعداد طلبہ (۲۲) ہے۔
ایف۔ اے اور بی۔ اے میں نتائج امتحانات (۱۰۰) فیصد رہے۔ ایف۔ اے میں اس شعبہ کا ایک طالب علم اول رہا اور وظیفہ قابلیت کا مستحق قرار پایا۔ مرہٹی یونین (بزم) کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے اور طلبہ کو مفید ادبی مشاغل کے مواقع بہم پہنچاتی ہے۔ اس سال بزم کی سرپرستی میں پروفیسر دی۔ ایچ جوشی ایم۔ اے اور کروے یونیورسٹی پونہ کی معلمہ مس کھرے کی تقریریں ہوئیں۔

شعبہ کے ایک طالب علم کو مرہٹی کا ریسرچ وظیفہ دیا گیا ہے۔ شعبہ کے علمی کام کی دیگر تفصیلات فہرست نمبر (۲) میں درج ہیں۔

اس شعبہ میں بی۔ اے پاس کرنے والے طلبہ کی تعداد اب اس قدر کافی ہوتی ہے کہ ایم۔ اے کی جماعت کا افتتاح بجا طور پر کیا جا سکتا ہے۔

۱۳۔ کنڑی

(نگران شعبہ مسٹر ڈی۔ کے بھیم سین راؤ ایم۔ اے)

شعبہ میں طلبہ کی تعداد بدستور کم ہے۔

اس سال سے ایک کنڑی ایسوسی ایشن کا افتتاح ہوا ہے۔ رائچور میں جو آل کرناٹک ادبی کانفرنس ہوئی اس میں جامعہ کی طرف سے مسٹر بھیم سین راؤ کو شرکت کے لئے بھیجا گیا۔ وہ آل کرناٹک شعراء کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے صدر بھی منتخب کیے گئے۔ سررشتۂ تعلیمات سرکار عالی نے انھیں کنڑی زبان کی ریڈر مرتب کرنے کا

کام سپرد کیا ہے۔

ج۔ شعبۂ سائنس

۱۔ ریاضی

(صدر شعبہ۔ پروفیسر قاضی محمد حسین صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی کینٹب)

۱۳۴۴ف میں شعبہ کا عام کام اطمینان بخش رہا۔ اس شعبہ میں حسب ذیل جماعتوں کی تعلیم ہوتی رہی۔ انٹرمیڈیٹ، بی۔اے، بی۔ایس۔سی (اصل اور ذیلی) ایم۔اے، بی۔ای، اور ہارڈوی نٹ انجینرنگ۔

جملہ جماعتوں میں ریاضی کے نتائج کافی اطمینان بخش رہے۔ ایم۔اے کے امتحان میں ایک طالب علم درجہ اول میں کامیاب ہوا اور پروفیسر کشن چند صاحب کی زیر ہدایت نظریہ اعداد پر اعلیٰ علمی تحقیق کے لئے اسے ریسرچ وظیفہ دیا گیا۔

ضابطہ کے تدریسی کام کے علاوہ جملہ اساتذہ صاحبان شعبہ نے الف۔اے کے جدید نصاب ریاضی منظورہ مجلس نصاب ریاضی کے مطابق کتب درسی کی تیاری میں حصہ لیا۔ ماہ شہریور و مہر میں ڈاکٹر رضی الدین صاحب نے شعبہ ریاضی میں (Quantum Mechanics) پر تقریریں کیں۔ سائنس اور ریاضی کے اساتذہ ایم۔اے کے طلباء اور دیگر حضرات نے جنھیں اس مضمون کے ساتھ دلچسپی تھی۔ ان تقریروں میں شرکت کی۔ یہ تقریریں عنقریب کتابی صورت میں شائع ہونگی۔

ڈاکٹر رضی الدین صاحب نے سائنس کانگریس منعقدہ کلکتہ کے سالانہ اجلاس منعقدہ جنوری ۱۹۳۵ء میں شرکت کی۔ ۱۳۴۴ف میں دو (درس مکالمہ) (Seminar classes) ہوئے اور ریاضی پر دو مقالے پڑھے گئے اور ان پر بحث ہوئی۔

شعبہ کے علمی تحقیق کے کام کی تفصیل فہرست (۲) میں درج ہے۔

۲۔ طبیعیات

(صدر شعبہ۔ پروفیسر وحید الرحمٰن صاحب بی۔ایس سی کلکتہ)

اڈکیبٹ میں گنجائش زیادہ ہونے کی وجہ سے عملی کام کی سہولتیں زیادہ ہوگئی ہیں لیکن ایک اعلیٰ پیمانہ کے جدید معمل کے لئے شعبہ کو اب بھی ایک مستقل عمارت کی ضرورت ہے۔

مسٹر آر۔ بنتیا نا راین جنھیں بعطائے وظیفہ انگلستان بھیجا گیا تھا، لندن یونیورسٹی سے بی۔ ایس سی (آنرز) اور ایسوسی ایٹ آف دی رائل کالج آف سائنس کی سند لیکر واپس ہوئے اور مہر سنہ ۱۳۴۱ف میں شعبہ میں بحیثیت عارضی لکچرار مقرر ہوئے۔

بہمن سنہ ۱۳۴۲ف میں مسٹر این۔ رام لال لندن یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی (طبیعیات) کے لئے اپنا مقالہ داخل کرکے واپس ہوئے اور رخصت تعلیمی پر روانگی سے پہلے لکچرار کی جس عارضی جگہ پر وہ مامور تھے اس پر عود کیا۔

مہر سنہ ۱۳۴۲ف میں مسٹر ایس۔ ایم۔ یونس وفاقانی لکچرار طبیعیات بحصول رخصت تعلیمی مدت دو سال لاسلکی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ ہوئے۔ ان کے زمانہ رخصت میں ان کی جگہ مسٹر م تیجے راؤ کا تقرر عمل میں آیا۔

۵۴۰۰ سکہ عثمانیہ کی متوالی رقم جو ایف۔ اے۔ بی۔ ایس سی۔ اور ایم ایس سی کے عملی کام کے لئے سامان اور آلات، رسائل وجرائد کی خریدی کے لئے ملتی ہے بہ مشکل کافی ہوتی ہے۔ اس منظوری میں اضافہ ضروری ہے۔ شعبہ کو ایم۔ ایس۔ سی اور تحقیقی کام کے لئے مزید آلات کی بھی ضرورت ہے۔

شعبہ کے علمی تحقیق کے کام کی تفصیل فہرست نمبر (۲) میں درج ہے۔

۳۔ کیمیاء

(صدر شعبہ۔ ڈاکٹر مظفر الدین قریشی۔ ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی (برلن)

کیمیائی معملوں کی از سر نو تنظیم کا کام جو شعبہ کی نئی عمارات موقوعہ اڈکمیہ میں منتقلی کے بعد شروع ہوا تھا۔ دوران سال میں تکمیل کو پہونچا۔ اب ۵۰ ایف۔ اے کے طلبہ ۳۶ بی۔ اے کے طلبا اور ۶ ایم۔ ایس۔ سی اور ریسرچ کے لئے عملی کام کی گنجایش موجود ہے۔ ایم۔ ایس۔ سی اور ریسرچ کے طلبا کے لئے ساز و سامان اب تک ضروری معیار کا نہیں ہے۔

جیسا کہ فہرست ذیل سے واضح ہوگا سال زیر بحث میں کیمیا پڑھنے والے طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

	انٹر	بی۔ ایس سی (ذیلی)	بی۔ ایس سی (اصل)	ایم۔ ایس سی
سنہ ۱۳۴۳ف	۱۷۹	۷۲	۲۴	۶
سنہ ۱۳۴۴ف	۲۰۹	۸۹	۳۷	۵

اس اضافہ کی وجہ سے شعبہ کے ان متوالی مصارف میں بھی جو اشیاء صرف شدنی مثلاً ادویات شیشہ۔ چینی کا سامان گیس۔ اور معمولی عملی کام کے لئے آلات و سامان پر ہوتے ہیں اضافہ ہوا ہے۔ اس اعتبار سے (۸۹۰۰) سکہ عثمانیہ (معادل ۷۶۳۰ کلدار) کی جو متوالی رقم شعبہ کے لئے منظورہ ہے وہ ناکافی ہے

اور اس میں اضافہ کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر سید قاضی معین الدین صاحب کا جو شعبہ کیمیا میں ریڈر تھے۔ نظام کالج میں بخدمت پروفیسر کیمیا (۱۰۰۰۔۵۰۔۸۰۰) وسینیر پروفیسر نگران شعبہ سائنس تبادلہ عمل میں آیا۔

نذیر احمد طاہر صاحب ایم۔ ایس۔ سی لکچرار کیمیا بحصول رخصت تعلیمی لندن یونیورسٹی سے کیمیا میں ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اب وہ نامیاتی کیمیا میں زیر ہدایت پروفیسر ان گولڈ تحقیق کا کام کر رہے ہیں۔

ان دو خالیہ جائدادوں پر عارضی طور پر مولوی شاہ محمد صاحب ایم۔ ایس سی (عثمانیہ) سابق ریسرچ اسکالر۔ اور مسٹر ڈونی۔ ایم۔ بی۔ ر۔ ایم۔ ایس۔ سی (لندن) کا تقرر عمل میں آیا۔ موخر الذکر صاحب چار سال تک نظام کالج میں مددگار پروفیسری کی خدمت انجام دے چکے ہیں۔

شعبہ کے علمی تحقیق کے کام کی تفصیل فہرست نمبر (۲) میں درج ہے۔

کلکتہ میں سائنس کانگرس کا جو اجلاس ہوا اس میں ڈاکٹر قریشی صاحب شعبہ کیمیا کے معتمد منتخب کئے گئے اور حال میں جو "نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سائنس" قائم ہوئی ہے۔ اس کے رکن تاسیس بنائے گئے ہیں۔

۴۔ حیوانیات

(صدر شعبہ۔ ڈاکٹر بی۔ کے داس صاحب

ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی۔ لندن)

گزشتہ سال جب کلیہ جامعۂ عثمانیہ اڈکمیٹ میں منتقل ہوا تو شعبہ حیوانیات

شعبہ نباتیات سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اس کے بعد سے اس شعبہ میں کئی قابل ذکر اصلاحات ہو چکی ہیں۔

حیوانیات کے سابقہ نصاب کی پوری طرح ترمیم اور نظر ثانی کی گئی اور کئی تبدیلیاں عمل میں آئیں۔ تعلیم میں بھی نمایاں اصلاح ہوئی ہے۔ اب مضمون کے عملی پہلوؤں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اب ہر جماعت میں تدریسی درس کا بھی باقاعدہ انتظام ہے۔ ہر ماہ کم سے کم دو تدریسی درس ہوتے ہیں۔

معمل، درس کے کمرے اور کتب خانہ میں بہت کچھ اصلاح ہوئی ہے اور اب وہ ساز و سامان کے اعتبار سے پہلے سے بہتر حالت میں ہیں۔

عملہ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ایک لکچرار (مسٹر سیتا نارائن سنگھ) دو سینیر ڈیمانسٹریٹر (مولوی سید محمد محسن صاحب و مولوی عبدالرحمن خاں صاحب) ایک فوٹو آرٹسٹ (مولوی سعید الحق صاحب) ایک مہتمم عجائب خانہ (تقرر طلب) اور ایک لیبریٹری اسسٹنٹ (مولوی نیاز احمد صاحب) کے جدید تقررات عمل میں آئے موجودہ سہ سالہ تہید میں شعبہ کے لئے وافر متوالی اور غیر متوالی منظوریاں صادر ہوئی ہیں۔

سال گزشتہ سے بی۔ ایس۔ سی (داخل) اور ایم۔ ایس۔ سی، کی جماعتوں کا افتتاح ہوا ہے اور اساتذہ صاحبان علمی تحقیق کا کام انجام دینے لگے ہیں۔ تھوڑی سی مدت میں اجتہادی تحقیق کا خاصا کام کیا گیا ہے جو ہندوستان اور یورپ کے رسائل میں شائع ہو چکا ہے۔

سال گزشتہ مولوی محمد رحیم اللہ صاحب لکچرار شعبہ مضمون حیوانیات میں ایم۔ ایس۔ سی (ابتدائی) کے امتحان میں شریک ہوئے اور بدرجۂ اول کامیاب ہوئے۔ مولوی رحیم اللہ صاحب گزشتہ تین سال سے برابر سائنس کانگریس کے

اجلاسوں میں تحقیقی مقالات پڑھتے ہیں۔

ڈاکٹر بی۔کے داس صاحب کو منجانب جامعہ بین الاقوامی حیوانیاتی کانگریس کے اجلاس دوازدہم منعقدہ لسبن (Lisbon) میں شرکت کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔ انھوں نے ایک مقالہ بھی پڑھا جس کی صدر کانگریس نے بہت تعریف کی انھوں نے جامعۂ عثمانیہ کے اغراض و مقاصد پر ایک تقریر بھی کی جس کے ساتھ ساتھ قندیلی تصویریں بھی دکھائی گئی تھیں۔

برٹش میوزیم کے ایک مستند ماہر حیوانیات نے مچھلیوں پر ایک درسی کتاب لکھی ہے جس میں ڈاکٹر داس کی تحقیق کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ ان کے زمانہ غیاب میں ½۲ ماہ تک ان کے شریک کار مولوی رحیم اللہ صاحب شعبہ کے نگران رہے۔

گزشتہ تین سال میں ہر جماعت میں تعداد طلبا بڑھ رہی ہے۔ اب ایف۔اے میں (۱۴۵) اور بی۔ایس سی (اصل) میں (۳۰) طلباء ہیں۔ ایم۔ایس۔سی جماعتوں کی ابتداء بھی امید بخش ہے۔

شعبہ کے علمی تحقیق کے کام کی تفصیل فہرست نمبر (۲) میں درج ہے۔ مولوی عبدالرحمن خاں صاحب سابق صدر کلیہ جامعۂ عثمانیہ کی بجائے ڈاکٹر داس صاحب رسالہ "کرنٹ سائنس" کی مجلس تعاون علمی کے رکن مقرر کئے گئے ہیں۔

۵۔ نباتیات

(صدر شعبہ پروفیسر سعید الدین صاحب بی۔ایس سی (بمبئی) ایم۔اے (اڈنبرا)

اس سال تعلیم میں اہم ترین اصلاح تدریبی جماعتوں کا افتتاح تھا۔ یہ جماعتیں حتی الوسع پندرہ روز میں ایک مرتبہ ہوتی ہیں جو کچھ کام اس میں ہوتا ہے اس کا باقاعدہ اندراج کیا جاتا ہے

سال زیر بحث میں ایک مددگار معمل (۹۰ تا ۱۲۰) اور ایک فوٹو آرٹسٹ (۵۵ تا ۸۰) کا تقرر کیا گیا۔ یہ دونوں شعبہ کے لیے بہت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ (۳۵۰ تا ۶۰۰) کی ایک جائداد کو (۵۰۰ تا ۱۰۰۰) میں تبدیل کیا گیا۔ اس لحاظ سے شعبہ میں اب کوئی ریڈر نہیں ہے۔ شعبہ کا عملہ اساتذہ فی الحال ایک پروفیسر اور ایک لکچرار پر مشتمل ہے جو جملہ جماعتوں میں نظری تعلیم دیتے ہیں۔ عملی جماعتوں کی نگرانی ڈیمانسٹریٹر اور مددگار معمل عملہ اساتذہ کی زیر ہدایت کرتے ہیں۔

اگرچہ سابقہ عمارت ریاضی شعبہ کے تفویض کر دی ہے تاہم اسکی روزافزوں ضروریات کے مدنظر گنجائش ہنوز ناکافی ہے۔

سال زیر بحث میں شعبہ کو سات ہزار روپیہ کی غیر متوالی منظوری نباتیاتی باغ لگانے کے لئے دی گئی۔ عملی کام کے لئے اس باغ کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ شعبہ بجا طور پر اس پر فخر کر سکتا ہے کہ اب اس کے پاس ایک ایسا نباتیاتی باغ ہے جو غالباً ہندوستان بھر میں اپنی نوعیت کا بہترین ہے۔ اسے چبوتروں کی صورت میں لگایا گیا ہے۔ اور اس میں مختلف مقامات پر پانچ حوض دئے گئے ہیں۔ ۶۲ خاندانوں کے تقریباً ۵۰۰ پودے اس میں موجود ہیں۔ تجویز یہ ہے کہ اگر گنجائش نکلے تو مختلف مقامی خصوصیات رکھنے والے پودوں کی پرداخت کا بھی انتظام کیا جائے۔

پروفیسر محمد سعید الدین صاحب نے نظام ساگر کی سیر کے سلسلہ میں معمل کے لئے بہت کچھ مواد جمع کیا ہے۔ اس کے بعد ڈسمبر ۱۹۳۴ء میں پروفیسر سعید الدین اور مولوی عبدالسلام (ڈیمانسٹریٹر) ملگ (ضلع ورنگل) کی سیر کو گئے جو اپنی وسیع جنگلات کیلئے مشہور ہے اور اس طرح (Herbarium) کے لئے اچھا مواد جمع ہو گیا۔

انڈین سائنس کانگریس کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں پروفیسر سعید الدین صاحب شریک ہوئے اور انہوں نے دو مقالات پڑھے۔ شعبہ کے دوسرے تحقیقی کاموں کی تفصیل فہرست (۲) میں دی گئی ہے۔

ھ۔ شعبہ انجنیری

عثمانیہ کلیہ انجنیری

نواب علی نواز جنگ بہادر ایف۔ سی۔ ایچ چیف انجنیر و معتمد محکمہ تعمیرات سال زیر بحث میں انجنیرنگ کالج کے پریسیڈنٹ رہے اور مسٹر ایم۔ ڈی کیاڈگل بی۔ اے ال۔ سی۔ ای مددگار چیف انجنیر تعمیرات فرائض معتمدی ادا کرتے رہے۔

۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ اسفندار ۱۳۴۴ف سے پروفیسر سمیع اللہ شاہ بی۔ ایس۔ سی (آنرس) (مانچسٹر) اے۔ ایم۔ آئی سی۔ ای (لنڈن) شعبہ انجنیری کے صدر تعلیمی مقرر کئے گئے۔

امرداد ۱۳۴۴ف میں داخلہ کے لئے جو امتحان مقابلہ ہوا تھا اس میں ۳۲ امیدوار شریک ہوئے جن میں سے ۱۲ بی۔ ای سال اول میں داخل کئے گئے۔ سبارڈونیٹ انجنیری کی جماعت کے امتحان مقابلہ میں ۳۴ امیدوار شریک ہوئے تھے جنمیں سے ۲۰ منتخب اور شریک کئے گئے۔ بی۔ ای اور سبارڈونیٹ جماعتوں کے سالانہ امتحانات اردی بہشت ۱۳۴۴ف میں منعقد ہوئے۔ شرکاء اور کامیابی حاصل کرنے والے امیدواروں کی تعداد ذیل کی جدول سے معلوم ہوتی ہے۔

طلباء کلیہ

جماعت	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب	کیفیت
بی۔ ای۔ سال اول	۱۳	۱۲	بی۔ ای سال دوم میں ترقی دیگئی
بی۔ ای۔ سال دوم	۱۹	۷	بی۔ ای سال سوم میں ترقی دیگئی
بی۔ ای۔ سال سوم	۱۱	۵	عملی تعلیم کے لئے بھیجے گئے۔
سبارڈونیٹ سال اول	۲۶	۲۳	سبارڈونیٹ سال دوم میں ترقی دیگئی
سبارڈونیٹ سال دوم	۲۴	۲۱	

خانگی اُمیدوار

جماعت	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب
بی۔ ای سال اول		
بی۔ ای سال دوم	۱۰	۱
بی۔ ای سال سوم	۲	
سبارڈینیٹ سال اول	۱	۱
سبارڈینیٹ سال دوم	۰	۰

حسب ذیل طلباء کو عملی تعلیم کیلئے بشرح ذیل وظایف کار آموزی عطا کئے گئے۔

	رقم
(۱) مسٹر بی۔ نرسما ریڈی	۱۵۰
(۲) " محمد عثمان	۵۰
(۳) " محمد عبد القادر	۵۰
(۴) " راجیشور راؤ کاچے	۵۰
(۵) " شیخ شفقت علی	۵۰

جماعت ہائے سال اول و سال دوم بی۔ ای کا سالانہ سروے کیمپ بمقام نگم پلی ۱۱ ار دے لغایت ۲ ار بہمن ۱۳۴۲ف ہوا۔ کلیہ ہذا کے دو لکچرار صاحبان مسٹر بی۔ کے گھوش و مسٹر بی بی سیل اس کیمپ کے نگران تھے۔

کلیہ کی اتھیلیٹک ایشوسی الیشن (انجمن ورزش جسمانی) جملہ کھیلوں کی نگرانی کرتی رہی اس انجمن کے صدر مسٹر ی۔ کے۔ گھوش ریڈر پیمائش (سروے) رہے۔ حسب ذیل کھیل کھیلے گئے۔

کرکٹ فٹ بال ہاکی

اپنے اپنے وقتوں پر اور والی بال اور بیڈ منٹن پورے سال بھر۔

سال زیر بحث میں کلیہ کے کتب خانہ میں (۸۰) کتابوں کا اضافہ کیا گیا۔ ختم سال پر مجموعی تعداد کتب (۶۱۵۹) تھی۔

و۔ شعبہ تعلیم

کلیۃ التعلیم المعلمین

مولوی سجاد مرزا صاحب ایم۔ اے۔ کینٹب۔ بی۔ ٹی۔ لندن سال زیر بحث میں کلیہ کے صدر رہے۔

سال ماسبق کے ۴۷ معلمین زیر تعلیم کے مقابلہ میں سال حال ان کی تعداد ۴۹ تھی۔ اس تعداد کے منجملہ ۱۱ معلمین ڈپلوما ان ایجوکیشن کی تعلیم پا رہے تھے۔ نتائج امتحان ب ذیل رہے۔

تعداد امیدواران

	شریک امتحان	درجہ کامیابی: اول	دوم	سوم
ڈپلوما ان ایجوکیشن	۱۱ نظری	۱	۸	۱
	۱۱ عملی	۵	۴	۲

گریجویٹ مدرسین میں سے ایک نے سائنس اور دوسرے نے جغرافیہ میں امتیازی کامیابی حاصل کی۔

اس امر کے مدنظر کہ ممتحنین کی نصف تعداد بیرونی اصحاب یعنی برطانوی ہندوستان کی جامعات کے اساتذہ کی ہوتی ہے یہ نتائج عملہ اساتذہ کی کارگزاری کی دلیل ہیں۔

طبقہ جامعہ کا موازنہ سال ماسبق کے (۲۴۳۸۴) روپیہ کے مقابلہ میں سال حال (۲۸۲۱۲) روپیہ تھا۔ اس اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ سال حال مسٹر محبوب علی طاہر کو تعلیم انگریزی کے الونس کی بقایا رقم یکمشت ادا کی گئی۔ فی طالب علم اخراجات تعلیمی سال گزشتہ (۲۰۳۱) روپیہ تھے اور سال حال (۲۰۰۱) روپیہ ہیں۔ اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ شرکا کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے بادی النظر میں اخراجات ٹریننگ فی مدرس بہت زیادہ نظر آتے ہیں۔ لیکن واضح رہے کہ حیدرآباد میں اساتذہ کی ٹرنیگ کا انتظام صرف اس وقت کیا گیا جبکہ حیدرآبادی اساتذہ کو برطانوی ہندوستان بھیج کر ٹرینڈ کرانا ناممکن ہوگیا۔ اس وقت فی مدرس ٹریننگ کے جو اخراجات ہوتے تھے وہ مذکورہ بالا رقم سے زیادہ تھے۔

جسمانی تعلیم جملہ مدرسین کے لئے لازمی ہے۔ اساتذہ کو پوری طرح تیار کرنے کے لئے نظری حیثیت سے جسمانی تعلیم پر لکچر دئے جاتے ہیں اور اس کے بعد عملی کام بھی ہوتا ہے۔ انگریزی اور رامرتین گیمیں کے علاوہ پیراکی بھی سکھائی جاتی ہے سال زیر بحث کلیہ انجنیری کی اجازت سے اُن کی کشتی جو حسین ساگر تالاب میں پڑی ہوئی ہے استعمال کی گئی۔ کشتی چلانا سیکھنے کی جو سہولت اس طرح بدست ہوئی ہے اُسے مدرسین زیر تعلیم بہت پسند کرتے ہیں۔ کالج کے سالانہ کھیل حسب دستور اقامت خانہ میں ہوئے اور جملہ مدرسین زیر تعلیم اور اساتذہ نے ان میں عملی حصہ لیا۔ کالج نے اتھلیٹک ایسوسی ایشن کے مقابلوں اور کھیلوں میں بھی شرکت کی۔

ہاتھ کا کام اور دست ورزی کی تعلیم کلیہ کے نصاب میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور

اس سال جگموہن لال صاحب کی نگرانی میں باغبانی بھی شروع کی گئی جس کی ابتدا اچھی ہوئی ہے۔
طلبا کی اقامت کے انتظامات تشفی بخش نہیں ہیں۔ کلیہ تعلیم المعلمین میں اجتماعی زندگی کی روح اُس وقت تک پیدا نہیں کی جاسکتی جبتک کہ وہ بھی اڈکمیٹ میں منتقل ہو کر اقامتی جامعہ کا جزو نہ بن جائے۔

کتب خانہ کی کتابوں کی ایک مکمل فہرست انگریزی زبان میں تیار کر لی گئی ہے لیکن اب تجویز یہ ہے کہ طلبا کی سہولت کے لئے اہم مباحث کی علٰحدہ علٰحدہ فہرستیں مرتب کی جائیں۔ کتب خانہ کے شعبہ انگریزی میں (۵۷) کتب کا اضافہ ہوا۔ اردو زبان میں بھی ایک مکمل فہرست کتب کی تیاری شروع کر دی گئی ہے۔ شعبہ اردو میں (۴۶۵) نئی کتابیں داخل کی گئیں۔ ان میں سے اکثر سررشتہ تعلیمات کے تیار کردہ تراجم کے نسخے ہیں جو کلیہ ہذا کو بلا قیمت دئے گئے ہیں۔ کتب خانہ کا موجودہ کمرہ بہت تاریک اور ناموزوں ہے۔ فرنیچر کی بھی بہت کمی ہے۔ ایک ہمہ وقتی ناظر کتب خانہ کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔

اگرچہ اکثر لکچر صاحبان سررشتہ تعلیمات کے منتخبہ کتب کا ترجمہ کرتے رہے تاہم اکثر اصحاب نے دیگر علمی مشاغل میں بھی حصہ لیا۔ مولوی عبدالعزیز صاحب نے خیریت آباد مدرسہ تحتانیہ میں دو تجربات کئے ایک تو مضمون ریاضی میں جماعت چہارم کے ہوم ورک پر، اور دوسرا نظم زبانی یاد کرنے پر۔ طلبا میں سے بھی بعض نے ان تجربات میں حصہ لیا۔ ۱۰۱ اسے جو نتائج برآمد ہوئے وہ دلچسپ ہیں۔

ڈاکٹر شنڈر کر کو آزمائش ذہنی کے لئے کچھ مواد دستیاب ہوا اور انھوں نے ان آزمائشوں پر نسبتاً زیادہ وقت صرف کیا۔ جنوری ۱۹۳۶ء میں انڈین سائنس کانگریس کا جو اجلاس ہونے والا ہے اُس کے شعبہ نفسیات کے رکن ڈاکٹر شنڈر کر بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

مسٹر جگ موہن لعل مدارس میں باغبانی کے موضوع پر ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔

اردو میں اس موضوع پر کوئی مناسب کتاب موجود نہیں ہے۔

سال زیر بحث میں صدر کلیہ کی مشغولیت بہت بڑھی ہوئی رہی۔ انھوں نے ۱۰ کتابوں کے ترجموں کی تنقیح کی۔ ریاست حیدرآباد میں تنظیم تعلیم کے مسئلہ پر ایک نوٹ پیش کیا۔ کانفرنس اساتذہ میں نگہداشت اطفال (Child welfare) کے عنوان پر بزبان انگریزی ایک تقریر کی اور کایستھ کانفرنس میں تعلیم یافتہ طبقہ کی بیروزگاری کے موضوع پر لکچر دیا۔ ان کے وقت کا زائد حصہ سررشتہ تعلیمات کی مختلف کمیٹیوں میں صرف ہوتا ہے لیکن اس کی وجہ سے صدارت کلیہ کے فرائض کی بجاآوری میں کوئی خلل واقع نہیں ہونے دیا جاتا۔

کلیہ کو ایک عمدہ مشقی مدرسہ کی ضرورت ہے۔ موجودہ مشقی مدرسہ فوقانیہ کلیہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس مدرسہ کی عمارت بھی ناموزوں ہے اور جماعتوں میں طلبا کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ صحیح اصولوں پر اسباق دینا مشکل ہوتا ہے۔

مولوی ملک سردار علی صاحب حسب سابق انجمن مباحثہ کے نگران رہے۔ باستثنائے صدر اس انجمن کے بقیہ عہدہ داروں کا انتخاب خود طلبا کی رایوں سے ہوتا ہے مباحثے انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں ہوتے ہیں۔ سینیر جماعتوں کے طلبا مقالات بھی پڑھتے ہیں۔

مولوی عبدالعزیز صاحب اور مولوی سمیع اللہ صاحب کی نگرانی میں ۲۵ طلبا کی ایک جماعت سنگاریبنی کے معادن زغال اور ایلندو کے معادن سنگ مرمر کے دیکھنے کی غرض سے گئی تھی۔ ڈاکٹر شنڈر کر بھی اس جماعت کے ساتھ تھے۔

سررشتہ تعلیمات کی طرف سے کتب نصاب کے ترجموں کا کام برابر جاری ہے۔ لیکن طبقہ جامعہ کے لئے کتب نصاب کے ترجمے ہنوز محتاج منظوری ہیں۔

ز۔ شعبہ طب

(عثمانیہ میڈیکل کالج)

(صدر کلیہ ڈاکٹر حاجی حیدر علی خاں صاحب ۔ ایف ۔ آر ۔ سی ۔ ایس (اڈنبرا)

بتاریخ ۶ ؍ خورداد ۱۳۴۴ف لفٹنٹ کرنل فرحت علی صاحب وظیفۂ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے ۔ ڈاکٹر حاجی حیدر علی خاں صاحب نے خدمت صدارت کا جائزہ بتاریخ ۲۴ ؍ تیر ۱۳۴۴ف حاصل کیا ۔ اس دوران میں ڈاکٹر برج موہن لعل صاحب نگرانکار صدر رہے ۔

سال زیر بحث میں کئی جدید تقررات جن کی صراحت صفحہ ۴ و ۵ پر کی جا چکی ہے عمل میں آئے ۔

اساتذہ صاحبان کے تحقیقی کام کی تفصیل ضمیمہ (۲) میں دی گئی ہے ۔

سال حال ۲۱ طلبا داخل ہوئے اور مختلف جماعتوں میں تعداد طلبا حسب ذیل ہے ۔

ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ۔	سال پنجم	۱۳	
" " " "	سال چہارم	۱۱	
" " " "	سال سوم	۱۸	جملہ ۸۵
" " " "	سال دوم	۲۲	
" " " "	سال اول	۲۱	

شرکائے امتحانات کی تعداد حسب ذیل ہے۔

	تعداد شرکاء امتحان	تعداد کامیاب
آخری یا چوتھا فنی امتحان	۹	۷
تیسرا "	۱۱	۱۱
دوسرا "	۱۳	۱۱
پہلا "	۲۴	۱۴

آخری فنی امتحان میں کامیاب ہونے والے جملہ طلبا کو محکمۂ طبابت حفظان صحت میں ملازمتیں مل چکی ہیں۔

یکم آذر ۱۳۴۴ ف سے اقامت خانہ میڈیکل کالج کا از سر نو افتتاح کیا گیا۔ چونکہ موجودہ مکان میں گنجائش کافی نہیں ہے اس لئے ایک زیادہ وسیع اور آرام دہ مکان لینے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ڈاکٹر سید مختار حسین صاحب معتمد اقامت خانہ مقرر کئے گئے۔

اوائل سال میں وہ امکنہ جن میں ناظم صاحب طبابت کا دفتر واقع تھا کالج کے تفویض کئے گئے۔ اس انتظام سے قلت گنجائش کی شکایت ایک حد تک رفع ہوئی ہے تاہم موجودہ گنجائش کسی طرح بھی ایک میڈیکل کالج کے لئے کافی نہیں ہے۔ موجودہ عمارت کی عارضی اصلاح اور اس کے لئے مناسب سامان فراہم کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ میقاتی امتحانات کے لئے ایک بڑے ہال کی شدید ضرورت ہے۔ یہ امر بھی قابل افسوس ہے کہ کالج کے پاس ذاتی بازی گاہ نہ ہونے کی وجہ سے گیمس کی متناسب سہولتیں فراہم نہیں کی جاسکتیں۔ پھر بھی گیمس میں طلبا کی دلچسپی برقرار رکھی جاتی ہے۔

کتب خانہ جامعہ

(مہتمم کتب خانہ۔ مولوی یوسف الدین صاحب صدیقی بی۔ اے)

سنہ ۴۴-۱۳۴۳ف میں کتب خانہ میں ۱۷۰۵۱ کتابوں کا اضافہ ہوا۔ حاضرین کی اوسط تعداد روزانہ ۱۳۸ تھی اور اوسطاً ۱۴۳ کتابیں روزانہ جاری ہوئیں۔ یہ اعداد سال گزشتہ کے اعداد کے مقابلہ میں بڑھے ہوئے ہیں اور اس وجہ سے اور زیادہ باعث مسرت ہیں کہ اوائل سال میں جامعہ کے اڈمکیٹ منتقل ہونے کے سلسلے میں تقریباً ایک مہینہ تک کتابوں کا اجرا بند رہا۔ کتبخانہ کا موجودہ عمارت میں منتقل ہو جانا قارئین کے لئے سابقہ عمارت کے مقابلہ میں زیادہ سہولت بخش ثابت ہوا ہے اور اب وہ زیادہ تعداد میں مطالعہ کے لئے کتب حاصل کرتے ہیں۔ عملہ کتب خانہ کا کام تقریباً دوچند ہوگیا ہے طلبا بھی چونکہ اب پہلے کے مقابلے میں کتب کا استعمال زیادہ کر رہے ہیں اس لئے مجلدات کی شکست و ریخت بھی زیادہ ہوتی ہے اور ان کی جلد بندی اور مرمت کی ضرورت بھی نسبتاً زیادہ ہوگئی ہے۔ چند سال قبل ایک ہمہ وقتی جلد ساز کے تقرر کی تحریک کی گئی تھی جو ہنوز محتاج منظوری ہے۔ سال حال ۴۸۷۱ کتابوں کی جلد بندی ہوئی ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب نے جلد بندی کے کام میں بہت دلچسپی کا اظہار فرمایا جس کے لئے کتب خانہ ان کا ممنون ہے۔

یورپی السنہ کی پرانی کتابوں کی فہرست بندی کا کام اس سال شروع کیا گیا نئی کتابوں کی فہرست تو بفور وصول تیار کر لی گئی تھی۔ اس کام کی تکمیل اس وقت ہو سکی جبکہ کیٹلاگرس کی تین نئی جائدادیں (ایک مستقل اور دو عارضی منظور ہوئیں) عارضی کیٹلاگرس ماہ امرداد میں رجوع کتب خانہ ہوئے اور ختم سال تک

انھوں نے ۲۰۸۸ کتب کو درج فہرست کیا۔ شعبہ مشرقی کی تنظیم ماہ اردی بہشت (مارچ، اپریل) میں ایک اور کیٹلاگر کے تقرر کے بعد شروع ہوئی۔ اس شعبہ میں ۱۲۳۱۲ کتب کی عنوان بندی کی گئی اور ۹۰۰۰ کارڈ تحریر اور مرتب کئے گئے۔

کتب خانہ کی بعض اشد ضروریات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ایک ہمہ وقتی جلد ساز مقرر ہونا چاہئے یا بہ صورت دیگر ایک کافی رقم تقریباً ۱۲۰۰ روپیہ سالانہ جلد بندی کے اغراض کے لئے منظور کی جائے۔

(۲) مبلغ ۶۰۰ روپیہ نئی الماریوں کی خرید کے لئے منظور کئے جائیں۔

(۳) مبلغ ۲۰۰ سالانہ بابتہ مرمت فرنیچر۔

(۴) ۳۰ فٹ ۱۵ فٹ کے چار مزید کمرے تعمیر کئے جائیں۔

اقامت خانہ جات جامعہ

جامعہ کی اڈکمیٹ میں منتقلی کے قبل مقیمین کی جملہ تعداد ۱۴۱ تھی۔ (۱۰۰ مسلمان ۴۱ ہندو) جو چھ مختلف اقامت خانوں میں مقیم تھے اور ہر اقامت خانہ کا انتظام جدا تھا۔ ظاہر ہے کہ ان منتشر ادارات میں کسی قسم کی اجتماعی زندگی پیدا کرنا ممکن نہ تھا۔ اقامت خانوں کے اڈکمیٹ میں منتقل ہوجانے سے یہ خامیاں رفع ہوگئیں۔ انضمام اقامت خانہ جات کی وجہ سے موددین کی تعداد صرف دو رہ گئی ہے یعنی پروفیسر وحید الرحمن صاحب اور مسٹر شیو موہن لعل۔ شرکت کی درخواستیں کثیر تعداد میں وصول ہوئیں اور اگرچہ دو نشستی کمروں میں تین تین طلبا رکھے گئے پھر بھی گنجائش ناکافی ثابت ہوئی اور عارضی طور پر

خیموں میں انتظام کرنا پڑا۔ ایک نئے اقامت خانہ کی عمارت کی تکمیل کے بعد گنجائش خاصی زیادہ ہو گئی ہے اور اخیر آبان ۱۳۴۲ ف میں مقیمین کی جملہ تعداد حسب ذیل تھی۔

الف۔ اقامت خانہ عارضی	۱۴۴
ب۔ اقامت خانہ جدید	۱۳۵
جملہ میزان	۲۷۹
مسلمان	۱۸۸
ہندو	۹۱

مانیٹروں کے ذریعہ انتظام کا طریقہ اس سال بھی جاری رہا اور اس سے اقامت خانوں میں ضبط قائم رکھنے میں بڑی مدد ملی۔ ہر اقامت خانہ میں ایک کمرہ مع کتب خانہ کے عام استعمال کے لئے علحدہ کر دیا گیا ہے۔ اقامت خانہ میں رسائل اور اخبارات کی ایک خاصی تعداد منگوائی جاتی ہے۔ کتب خانہ اور کمرۂ مطالعہ کے انتظام کے لئے مانیٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ اقامت خانہ کے قریب وسیع میدانوں کی موجودگی کی وجہ سے مقیمین کھیلوں میں اب پہلے سے زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ والی بال، باسکٹ بال، فٹ بال، ٹینس، کرکٹ اور ہاکی کھیلوں میں سب سے زیادہ مقبول ہیں۔ طعام خانہ کے ضبط و انتظام کی نگرانی کرنے اور کھانے کا ہفتہ واری پروگرام تیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو صدر عریف طعام اور متعدد نائب عریفین طعام پر مشتمل ہے۔ عملہ اور طعام خانہ کے عریفوں کی مدد سے سال حال کام بہت اطمینان سے چلتا رہا۔ گاہے گاہے خاص ڈنرس کا بھی انتظام کیا گیا۔ خصوصاً ہر میقات کے ختم پر اور یہی اقامت خانہ کی خاص اجتماعی تقریبیں تھیں۔ آبان ۱۳۴۲ ف سے اخراجات طعام (۱۵) ماہانہ کی بجائے (۱۲) مقرر کئے گئے۔

چونکہ طعام خانہ کے لئے صرف ایک ہی ہال ہے اس لئے ایک اوٹ دے کر اُسے دو حصوں میں منقسم کر دیا گیا ہے اور اس طرح ہندو مقیمین کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔ ایک اور طعام خانہ کی شدید ضرورت محسوس کی جا رہی ہے خاصکر اس وجہ سے کہ دوسرے اقامت خانہ کی تکمیل کے بعد مقیمین کی تعداد بڑھ کر ۵۰۰ ہو جائے گی۔

چونکہ کسی اقامت خانہ میں موذبین کی سکونت کا علیحدہ انتظام نہیں کیا گیا ہے اس لئے اقامت خانوں کے کچھ کمرے اس غرض کے لئے علیحدہ کرنے پڑے جس سے طلبا کے لئے گنجائش اور کم ہو گئی۔ جو اساتذہ اقامت خانہ کے موذب مقرر کئے جائیں اُن کے لئے مناسب مکانات کی تعمیر کی فوری ضرورت ہے۔ صیغہ داروں اور دیگر ملازمین اقامت خانہ کے لئے بھی مکانات کی شدید ضرورت ہے۔

گیمس اور اسپورٹس

کرکٹ

(صدر پروفیسر حسین علی خاں صاحب بی۔اے (آکسن)

لیگ کرکٹ کے مقابلوں میں جامعہ کی کرکٹ ٹیم اس سال بحیثیت مجموعی کامیاب رہی۔ اس نے لیگ کے آٹھ مقابلوں میں شرکت کی جن میں سے چھ جیتی ایک ہاری اور ایک میں برابر کا مقابلہ رہا۔ فہرست کامیابی میں جامعہ کا نمبر دوسرا تھا۔ ریلوے ٹیم ہم سے صرف ایک نمبر بڑھی رہی۔ دس دوستانہ میچ بھی کھیلے گئے جن میں سے جامعہ نے چار میچ جیتے دو ہارے اور چار میں برابر کا مقابلہ رہا۔

بین الکلیاتی اور بین المدارس ٹورنمنٹوں میں جامعہ نے چار میچ کھیلے جن میں سے دو جیتے اور دو ہارے ۔ اس سال انٹریونیورسٹی (بین الجامعات) ٹورنمنٹ بھی ہوا جس میں جامعہ کا مقابلہ بمقام بمبئی ناگپور یونیورسٹی سے ہوا اور صرف پندرہ رن سے ہماری ٹیم ہاری ۔ اس سال ٹیم میں اچھے بالرس کی کمی رہی اور مسٹر پیج معلم کرکٹ کے عین اس موقع پر دہلی چلے جانے سے جبکہ ناگپور یونیورسٹی سے میچ کھیلنے کے لئے مشق کی زیادہ ضرورت تھی تیاری بھی جیسی چاہیے تھی ویسی نہ ہوسکی ۔

ہاکی

(صدر مولوی سید احمد قادری صاحب بی ۔ ایس ۔ سی (منچسٹر)

مختلف دوستانہ مقابلوں کے علاوہ اس سال جامعہ کی مختلف جماعات کے مابین ٹورنمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا جس کے لئے ڈاکٹر اے ۔ ایچ ۔ میکنزی صاحب نائب معین امیر جامعہ نے ایک کپ عطا فرمایا ۔ یہ کپ جماعت لیف ۔ اے سال دوم نے حاصل کیا ۔

سال کے نصف آخر میں کلب کے پاس اس کا ذاتی میدان نہ تھا اس لئے باہر کی ٹیموں کے ساتھ تمام مقابلے خود ان ہی کے میدانوں پر ہوئے ۔ ان مقابلوں کے نتائج اطمینان بخش ہیں ۔ کلب کے پاس اب اپنا ذاتی میدان ہے لیکن صدر صاحب ہاکی لکھتے ہیں کہ

"ہاکی طلبا میں بہت مقبول ہے اور جملہ خواہشمندوں کی مشق کے لئے ایک میدان کافی نہ ہوگا ۔ ہمیں دو ہاکی میدانوں کی ضرورت ہے جن میں سے ایک جامعہ کی اول دو ٹیموں کے لئے محفوظ رہے اور دوسرا بقیہ طلبا کے لئے جو ہاکی کھیلنا چاہیں"

فٹ بال

(صدر مسٹر بی ۔ کے ۔ گھوش بی ۔ اے (کنٹب) ایف ۔ آر ۔ سی ۔ ایس (لندن)

سال زیر بحث میں فٹ بال کلب کے اراکین میں یکجہتی اور یگانگت زیادہ

نمایاں رہی۔ ایک مناسب کھیل کا میدان مل جانا بھی کلب، کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔

امسال ۔ ۔ یہ نمایاں کامیابیاں حاصل کی گئیں

(الف) مدراس میڈیکل کالج کے خلاف ہم ۵ گول بمقابلہ ۲ گول سے جیتے۔

(ب) حیدرآباد اتھلیٹک الیوسی ایشن کے فٹ بال ٹورنمنٹ میں آخر تک پہنچ کر ہماری ٹیم زایداز وقت جو کھیل ہوا اس میں صرف ایک گول سے ہاری۔

(ج) ٹورنمنٹ میں جامعہ کی بی ٹیم نے نظام کالج کی بی ٹیم کے مقابلے میں کامیابی حاصل کی۔

مناسب یہ ہوگا کہ ہر سال تعلیمی کے شروع ہوتے ہی مختلف جماعتوں کے درمیان فٹ بال کا ٹورنمنٹ کھیلا جائے تاکہ صدر اور کپتان کو سال بھر کے لئے کھلاڑیوں کے انتخاب میں آسانی ہو۔ جملہ منتخبہ کھلاڑیوں کو جامعہ کے اقامت خانوں میں رہنا چاہیئے۔

ٹینس (صدر ڈاکٹر عبدالحق صاحب۔ بی۔لٹ۔ ڈی۔ فل (آکسفورڈ)

صدر صاحب ٹینس لکھتے ہیں کہ "ٹینس کلب کی بدقسمتی سے جامعہ کے اڈکمیٹ میں منتقل ہونے کے بعد کورٹوں کی تیاری میں دیر لگی جس کی وجہ سے باضابطہ مشق میں خلل واقع ہوا۔ جو تین کورٹ ہمیں دئیے گئے وہ اچھی حالت میں نہ تھے۔ اس کھیل کے خواہشمندوں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے کورٹوں کی تعداد ناکافی ہے۔ ہمیں مبتدیوں کے لئے کم سے کم دو اور کورٹوں کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے اس سال بین الکلیاتی ٹینس ٹورنمنٹ منعقد نہیں ہوا ورنہ ہمیں امید تھی کہ ہم ایک زبردست ٹیم داخل کرسکیں گے ہمیں امید ہے کہ مسلسل مشق اور نگرانی سے

ہم آیندہ سال انٹر یونیورسٹی ٹورنمنٹ میں ایک زبردست ٹیم بھیجنے کے قابل ہونگے۔

تعلیم جسمانی

(نگران مولوی میر اسد علی صاحب معلم ورزش جسمانی)

باسکٹ بال اور والی بال تعطیلات گرما کے بعد آپس میں ان کھیلوں کے کئی مقابلے ہوئے اوسط روزانہ حاضری ۵۰ اور ۱۰۰ کے درمیان رہی جماعتوں کے درمیان ٹورنمنٹ کے مقابلے بھی شروع کئے گئے۔ کشتی کے لئے ایک اکھاڑہ بھی کھولا گیا ہے۔ مگر ابتک پیراکی کے کلب کا کوئی انتظام نہیں ہوسکا۔

اسپورٹس کمیٹی یہ کمیٹی حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہے۔ نائب معین امیر جامعہ بہ حیثیت صدر کمیٹی، نائب صدر جامعہ کرکٹ، فٹ بال، ہاکی اور ٹینس کے صدر صاحبان، مولوی اسد علی صاحب معلم ورزش کمیٹی کے معتمد ہیں۔

سال زیر بحث میں کمیٹی کے سات اجلاس ہوئے۔ بعض اہم امور جو کمیٹی میں طے پائے وہ حسب ذیل ہیں۔

جملہ مقیمان اقامت خانہ جات کے لئے کھیلوں میں حصہ لینا لازمی قرار دیا گیا ہے اور ان کے لئے ورزشی کھیلوں کا ایک دستور العمل عارضی طور پر تیار کیا گیا ہے۔ کمیٹی کے تصفیے کے بموجب کھیل کے مد کی تمام رقم (طلبا کے چندے اور رقم منظورہ سرکار) اسپورٹس فنڈ کی صورت میں امپیریل بنک آف انڈیا میں امانت رکھی گئی تاکہ تقسیم رقومات اور ادائیوں میں سہولت ہو۔ کمیٹی نے تصفیہ کیا ہے کہ جملہ کھیل ہر سال جولائی لغایتہ فبروری بشمول ہر دو ماہ کھیلے جائیں۔

رپورٹ میڈیکل افسر صاحب

(میڈیکل افسر ڈاکٹر محمد عنایت علی خاں صاحب)

جامعہ کی اڈکمیٹ میں منتقلی آذر ۴۷ ف میں عمل میں آئی اور دواخانہ عارضی اقامت خانے کے ایک کمرے میں رکھا گیا۔ تقریباً چھ ماہ بعد جب مستقل اقامت خانوں میں سے ایک اقامت خانہ طلبا کی سکونت کے لئے تیار ہو گیا تو دواخانہ کے لئے بھی زیادہ گنجائش فراہم کرنی پڑی۔ ایک کمرہ میڈیکل افسر کے مطب کے لئے اور دوسرا دواخانہ کے لئے مخصوص کیا گیا۔

سال زیر بحث میں ماہ اردی بہشت میں ایک ہمہ وقتی میڈیکل افسر کا تقرر عمل میں آیا۔

طلبا کی عام صحت کی نگہداشت اور جامعہ اور اس کے اقامت خانوں میں حفظان صحت کے انتظام کی غرض سے حسب ذیل تدابیر اختیار کی گئیں۔

(۱) نائب معین امیر جامعہ کے مقرر کردہ اصولوں پر سال اول کے جملہ طلبا مقیم اور غیر مقیم کا طبی معاینہ کیا گیا اور جن طلبا کی صحت خلاف معمول معلوم ہوئی انھیں مطلع کیا گیا اور فرداً فرداً مشورہ بھی دیا گیا۔ اس معاینہ طبی میں جامعہ کے معلم ورزش نے بھی میڈیکل افسر کی مدد کی اور طلبا کو خاص خاص جسمانی ورزشیں کرنے کا مشورہ دیا۔

(۲) مطبخ اور طعام خانوں کا معاینہ وقتاً فوقتاً کیا گیا۔ اجناس و دیگر اشیاء خوراک کی جانچ کی گئی۔ طلبا کو جو کھانا دیا جاتا ہے اس کی بھی نگرانی کی گئی اور حسب ضرورت بعض غذاؤں کے اضافہ یا ترمیم کا

مشورہ دیا گیا۔ موسمی حالات اور شیوع الوقت وباؤں کے مدنظر
بعض اشیاء خوراک خارج کر دی گئیں۔ آب نوشیدنی اور دودھ
کی پاکی و صفائی پر خاص توجہ کی گئی۔

(۳) بیت الخلا اور حمام خانوں کی صفائی کی بھی وقتاً فوقتاً نگرانی کی گئی۔ اقامت خانوں کے قریب میں جو چار خانے واقع ہیں انھیں بھی وقتاً فوقتاً دیکھا گیا اور یہ اطمینان کر لیا گیا کہ ان میں طلبا کو جو خوراک ہاست اور دودھ دیا جاتا ہے وہ تازہ اور اچھی قسم کا ہو۔

مریض طلبا کے علاج کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے ڈیکل افسر صاحب نے حسب ذیل تجویزیں پیش کی ہیں۔

دواخانہ کیلئے اقامت خانوں سے الگ لیکن ان کے قریب ہی ایک علحدہ عمارت ہونی چاہیئے۔ اندرونی مرضا کیلئے ایک چھوٹا سا وارڈ رکھا جائے جسمیں تیمارداری اور ملازمین کے مناسب انتظامات کیے جائیں ادویات کی خرید کیلئے موجودہ رقم منظورہ سرکار صرف ۴۲۷ روپیہ سالانہ ہے جو موجودہ ضروریات ہی کیلئے ناکافی ہے مستقبل قریب میں جو اضافہ ضروریات ہوگا اُسکا تو ذکر ہی کیا۔ ہماری ضروریات کیلئے درجہ اول کے دیگر سول دواخانوں کی طرح کم از کم ایک ہزار روپیے سالانہ سرکار سے منظور فرمائے جائیں۔

اکثر مقیمین کو حلق کی خراش اور غدودوں کے بڑھے ہوئے ہونے کی شکایت ہے۔ ڈیکل افسر کی رائے میں اس شکایت کی وجہ یہ ہے کہ تیل اور غیر خالص گھی کی اکثر چیزیں طلبا وقتاً فوقتاً کھاتے رہتے ہیں چنانچہ وہ تجویز کرتے ہیں کہ تیل اور غیر خالص گھی خوراک سے خارج کر دیا جائے۔

حدود جامعہ میں صفائی اور حفظان صحت کے انتظام کے مدنظر اس امر کی

ضرورت ہے کہ ملازمین ادنیٰ کے مکانات میں پکّی موریاں بنوائی جائیں۔ بجلی کی روشنی دی جائے اور زنانہ کے لئے ایک علحدہ بیت الخلاء جو موجودہ عام بیت الخلاء سے ہٹ کر واقع ہو بنایا جائے

سال حال ۲۰۵۳۰ مریضوں کو دیکھا گیا جس کے منجملہ ۱۶۲۵ نئے مریض تھے۔ ۲۳۰۴ اشخاص کو طاعون کا ٹیکہ دیا گیا۔

انجمن اتحاد طلباء جامعہ

(نگران ڈاکٹر یوسف حسین خان صاحب)

صدر انجمن ۔ مسٹر غلام محمد خاں آذر لغایت شہریور ۴۴ ف۔

مسٹر ابوالخیر سید ابراہیم شہریور لغایۃ آبان ۴۴ ف۔

معتمد انجمن ۔ مسٹر جمیل احمد آذر لغایۃ شہریور ۴۴ ف۔

مسٹر لیس ۔ داور حسین شہریور لغایۃ آبان ۴۴ ف۔

اس سال انجمن کی دلچسپیوں میں طلباء نے زیادہ حصہ لیا۔ کلیہ انجنیری کے طلبا بھی جن کی پہلے ایک علحدہ انجمن تھی جامعہ کی انجمن اتحاد میں شریک کئے گئے جس سے اراکین کی تعداد میں خاصہ اضافہ ہوا۔

انڈور گیمس کے لئے خاص انتظامات کئے گئے اور اگر انجمن کو زیادہ گنجائش دی جاتی تو اور زیادہ انتظامات ممکن تھے۔

سال زیر بحث میں کتب خانہ انجمن میں ۵۰ کتابیں داخل ہوئیں۔

تمام طلبا کے مشورہ سے انجمن کی مجلس انتظامی نے نائب معین امیر کی خدمت میں ایک مشترکہ یونیفارم کے لزوم کے متعلق تحریک پیش کی جو منظور ہوئی۔

انجمن کے انتخابات ماہ شہریور میں عمل میں آئے جن میں فریقین نے بہت دلچسپی اور حسن انتظام کے ساتھ حصہ لیا۔ عام طور پر طلبا نے اس سال انتخاب میں معمول سے زیادہ دلچسپی لی جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اب اقامت قانون کی وجہ سے اجتماعی زندگی پیدا ہو چلی ہے۔

نئی کابینہ نے پورے سال بھر کے لئے مباحثوں کا ایک نظام العمل تیار کیا جو مطبوعہ شکل میں تقسیم کیا گیا۔اس سال انگریزی کے ۱۲ مباحثے اور اردو کے ۹ مباحثے ہوئے۔ کابینہ کے ۹ جلسے ہوئے اور ۶ غیر معمولی اور تین معمولی جلسے منعقد کئے گئے۔ صوبہ جات متحدہ کی ٹیم کے ساتھ دلچسپ تقریری مقابلہ ہوا جس سے جامعہ کے نمایندے باحسن وجوہ عہدہ برآ ہوئے اور انھوں نے ثابت کر دکھایا کہ اگرچہ جامعہ عثمانیہ میں انگریزی ذریعہ تعلیم نہیں ہے تاہم ہمارے طلبا برطانوی ہندوستان کی جامعات کے نمایندوں سے جن میں ذریعہ تعلیم انگریزی ہے کسی طرح کم نہیں ہیں۔

ملحقہ کلیہ جات و دیگر ادارات جامعہ

۱۔ کلیہ اُناث جامعہ عثمانیہ۔

(صدر ڈاکٹر مس اے۔ ای۔ یم پوپ یم۔ اے۔ ڈی۔ لٹ ال۔ ار۔ اے۔ ایم، اے ار۔ سی۔ ایم یس۔ سی اے۔ اے،)

سال زیر بحث کے آخر میں طالبات کی تعداد حسب ذیل تھی۔

یف۔ اے سال اول ۱۴ جن میں ایک چند ساعتی طالبہ تھی۔ یف۔ اے

سال دوم ۱۵ بشمول ایک چند ساعتی طالبہ بی ۔ اے سال سوم میں ۲ و بی ۔ یس سی ابتدائی میں ۲ اس طرح جملہ تعداد ۳۳ ہے جو سال گزشتہ کے مقابلہ بقدر ۹ زیادہ ہے ۔

دو طالبات امتحان میں شریک ہوئیں اور دونوں بدرجہ دوم کامیاب ہوئیں ۔ امتحان انٹرمیڈیٹ فنون میں دو طالبات جملہ مضامین میں شریک امتحان ہوئیں جن میں سے ایک درجہ دوم میں کامیاب ہوئی اور دوسری صرف دینیات میں کامیاب ہوئی ۔ ایک تیسری طالبہ جو سال گزشتہ صرف تاریخ میں ناکام رہی تھی مکرر شریک امتحان ہوئی اور ناکام رہی ۔ امتحان انٹرمیڈیٹ سائنس میں ۶ طالبات شریک ہوئیں جن کے منجملہ ۴ جملہ مضامین میں کامیاب ہوئیں ۔ ایک سائنس اور اخلاقیات کے گروپوں میں اور دوسری صرف انگریزی گروپ میں کامیاب رہی ۔

سال تعلیمی ۴۴ف ۔ ۴۵ف کے آغاز سے مندرجہ ذیل مضامین میں بی ۔ ایس سی کی جماعتوں کے افتتاح کی منظوری صادر ہوئی ۔

الف ۔ ریاضی (اصل) طبعیات و کیمیا (ذیلی)

ب ۔ نباتیات (اصل) حیوانیات و کیمیا (ذیلی)

نباتیات میں ایک لیڈی لکچرار کی جائداد مواجبی ۲۵۰ ۔ ۔ ۔ ۴۰۰ قائم کی گئی مگر چونکہ اردو میں کافی مہارت رکھنے والی کوئی خاتون نہ مل سکی اس لئے مولوی عبد الباری صاحب لکچرار نباتیات جامعہ عثمانیہ کو ہفتہ میں ۶ گھنٹے نباتیات کی تعلیم دینے کے لئے اور مسٹر ناراین سنگھ لکچرار حیوانیات کو ہفتہ میں چار گھنٹے حیوانیات کی تعلیم دینے کیلئے مقرر کیا گیا ۔ اس کے علاوہ جمعہ و دیگر مناسب

تعطیلات میں طالبات کو جامعہ کے تجربہ خانوں میں کام کرنے کی سہولت بہم پہنچائی گئی مسز رتنم بی۔ ایس سی نے جو کلیہ اُناث کی اُستانی ہیں مولوی عبدالباری صاحب و مسٹر ست نارائن سنگھ کی زیر ہدایت حیوانیات اور نباتیات کے علمی تجربے کرائے۔

سال زیر بحث میں .... ا ہزار روپیہ آلات سائنس کی خریداری پر خرچ کیے گئے۔ ایک وسٹنگ ہاوس گراموریڈیو بہ قیمت ... ۷ کلدار خرید اگیا اسے بہت پسند کیا جاتا ہے۔

رقیہ بیگم جو کیمبرج میں تاریخ کے (Tripos) کی تیاری کر رہی تھیں بی۔ اے آنرس کے امتحان میں کامیاب ہو کر ماہ سپٹمبر میں حیدرآباد واپس ہوئیں سراج النساء بیگم بی۔ اے کو جو جامعہ کے امتحان بی۔ اے میں مضمون فارسی میں اول آئی تھیں دانشکدہ طہران (ایران) میں فارسی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے یورپی وظیفہ دیا گیا۔ امتحان بی۔ اے کے نتیجہ کی بنا پر جہاں بانو بیگم کو (عـــ۵) روپیہ ماہانہ کا وظیفہ ملا۔ علیٰ ہذا امتحان انٹرمیڈیٹ کے نتائج کی رو سے کشن بائی، شہر بانو، امت الحفیظ، سیدہ صغریٰ اور خیر النساء بیگم کو دس دس ماہانہ کے وظائف ملے مارچ ۱۹۳۳ء کے مینا بازار اور ستمبر ۱۹۳۴ء کے نباتی میلے (Garden Fete) کی آمدنی سے ایک وظیفہ (۱۵) روپیہ ماہانہ کا مارجری اڈمنڈس کو اور دس دس ماہانہ کے دو وظائف مثلڈا ابٹ اور صفیہ بیگم کو اور (۵) ماہانہ کا وظیفہ ڈورس دت کو دیا گیا۔

۳۰۔ نومبر ۱۹۳۴ء کو ڈاکٹر ایلینر میکڈوگل یم۔ اے ڈی۔ لٹ پرنسپل ویمنس کرسچین کالج مدارس کالج دیکھنے آئیں۔ ۳۰ رجنوری ۱۹۳۵ء کو ڈاکٹر میکنزی نائب معین امیر جامعہ عثمانیہ نے کالج اور مدرسہ کی عمارت کا معائنہ کیا اور بعض بے پردہ استانیوں سے

ملاقات فرمائی۔ مسز میکنزی نے ۳ر فروری ۱۹۳۵ء کو کالج دیکھا اور ۸ر فروری کو مشہور ترکی خاتون خالدہ ادیب خانم صاحبہ کالج آئیں اور انھوں نے طالبات کو مخاطب کر کے ایک تقریر کی۔

نجم النساء بیگم بی۔ پی۔ سی جو معلمہ ورزش جسمانی ہیں جامعہ عثمانیہ کے امتحان بی۔ اے میں خانگی طور پر شریک اور کامیاب ہوئیں۔

۴۔ اپریل ۱۹۳۵ء طبقہ کالج کے استانیوں اور طالبات نے حیدرآباد لیڈیز ایسوسی ایشن کلب میں ایک جلسہ موسیقی (Concert) منعقد کیا جو بہت کامیاب رہا۔ اس جلسہ کی آمدنی کالج اور مدرسہ کے خانگی وظایف فنڈ کو دی گئی۔

طالبات و معلمات نے کوئٹہ زلزلہ فنڈ کے لئے رقم فراہم کرنے کی سعی بلیغ کی اور اس غرض کے لئے جولائی ۱۹۳۵ء میں کالج کی طالبات نے استانیوں اور پورے مدرسہ کو ایک ڈرامہ دکھایا۔ اس غرض کے لئے مزید رقم ریڈیو کانسرٹ (Radio concert) کے ذریعہ حاصل کی گئی۔ جس کا پیش نامہ جناب ناظم صاحب لاسلکی نے خاص طور پر کالج کے لئے مرتب فرمایا تھا ان مختلف ذرایع سے مبلغ آٹھ سو روپیہ وصول ہوئے جو معتمد صاحب زلزلہ فنڈ کی خدمت میں روانہ کردئے گئے۔

توسیع عمارت کی ضرورت حسب سال گزشتہ شدت سے محسوس کی جارہی ہے۔ موجودہ اشد ضروریات کی تکمیل اور کلیہ نسوان کو جامعہ عثمانیہ کے شایانِ شان بنانے کے لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ایک کلیہ فنون، ایک عمارت سائنس بشمول معاشیات خانہ داری اور ایک کلیہ تعلیم المعلمات کیلئے کافی اراضی فراہم ہو۔ نیز ہمارا مطمح نظر یہ ہونا چاہئیے کہ طالبات کے اقامت خانے اور استانیوں کی سکونت کیلئے

مکانات بھی تیار ہو جائیں۔ ایک ورزش گاہ پورے سازوسامان کے ساتھ اور ایک حوض شناوری کا انتظام بھی ہونا چاہیئے اور کالج کی اراضی میں ٹینس اور بیڈمنٹن کے کورٹ اور ہاکی اور (لیکراس) (Lacrosse) کے میدانوں کی گنجایش بھی ہونی چاہیئے۔ دفتری کام میں اضافے اور نگرانی وغیرہ کے عام فرائض میں زیادتی کی وجہ سے پرنسپل کلیہ کو ایک وائس پرنسپل کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ مضمون انگریزی کی تعلیم کے لئے کلیہ میں فی الحال صرف ایک ریڈر کی جائداد ہے۔ ایک اور لکچراری کی جائداد کے قیام کی ضرورت علیٰ ہذا تاریخ کے لئے بھی ایک مزید لکچرار کی ضرورت ہے۔

پرنسپل صاحب نے حسب ذیل مزید مطالبات بھی پیش کئے ہیں۔ کتب خانے کے لئے ۱۰۰۰ روپیہ کی موجودہ منظوری کافی نہیں ہے۔ ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ کی متوالی منظوری ہونی چاہیئے اور خریدی کتب کے لئے یکمشت ۵۰۰۰ روپیہ کی بھی شدید ضرورت ہے۔ کالج کے لئے بمد صادر ۱۸۰ روپیہ کی سالانہ منظوری ناکافی ہے کم سے کم ۳۶۰ روپیہ سالانہ منظور فرمائیں جائیں۔ اخراجات طباعت کے لئے ۴۰ روپیہ کی جو رقم فی الحال منظورہ ہے اسے بڑھا کر ۱۲۰ روپیہ سالانہ کردیا جائے، اور کتب انعامی کے لئے بجائے ۱۵۰ روپیہ سالانہ کے ۳۰۰ روپیہ سالانہ منظور فرمائے جائیں۔ مرمت فرنیچر کے لیے ۲۰۰ روپیہ سالانہ کی منظوری کی ضرورت ہے اور مصارف برقی کے لئے ۲۰۰ سالانہ درکار ہیں۔ چھت کے نئے برقی پنکھوں کی تنصیب کے لئے ۱۲۰۰ روپیہ یکمشت منظور فرمائے جائیں۔

۲۔ عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج اورنگ آباد

(صدر مولوی سید محی الدین صاحب بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا)

اس کالج میں طلباء کو جامعہ عثمانیہ کے امتحان ایف۔ اے (شعبہ فنون و شعبہ سائنس) کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ شعبہ فنون میں ایک ریڈر ۵ لکچرار اور ۳ الونس یاب چند ساعتی لکچرار ہیں۔ سائنس اور ریاضی میں ۳ لکچرار اور اور ایک ڈیمانسٹریٹر ہیں۔ فنون میں علاوہ انگریزی کے جو لازمی ہے تاریخ ہند تاریخ انگلستان، معاشیات، عربی، فارسی، اردو، سنسکرت اور مرہٹی کی تعلیم ہوتی ہے۔ سائنس میں ریاضی کیمیا اور طبعیات کی تعلیم کا انتظام ہے۔

سال زیر بحث میں زیر صدارت رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدری حیدر نواز جنگ بہادر نائٹ ایل ایل ڈی یوم کلیہ منایا گیا۔ بلدہ اور اضلاع کے اکثر عہدہ دار صاحبان شریک جلسہ تھے۔ اس تقریب کی ایک خاص خصوصیت یہ بھی تھی کہ ہندوستان کے مشہور شاعر مولانا حالیؒ کے صد سالہ جشن ولادت کی یادگار کے طور پر بزم حالی کا قیام عمل میں آیا۔ یہ بزم بہت کامیاب ثابت ہوئی۔ یوم کلیہ کے سلسلہ میں فنون لطیفہ کی نمائش بھی کی گئی جسے بہت پسند کیا گیا۔ مولوی وہاج الدین صاحب کا لکھا ہوا ایک اردو ڈرامہ بھی دکھایا گیا اور بہت مقبول ہوا۔ سر اکبر حیدری نے یوم کلیہ کے موقع پر مبلغ ۱۵۰ روپیہ فیاضانہ چندہ بھی عطا فرمایا۔

ماہ اردی بہشت میں نائب معین امیر جامعہ ڈاکٹر اے۔ ایچ میکنزی صاحب نے کالج کا معائنہ فرمایا طبقہ یونیورسٹی کے ہر شعبہ کو دیکھا۔ اقامت خانوں

اور طبقہ جات فوقانیہ و وسطانیہ کو بھی ملاحظہ فرمایا گیا۔ ختم سال پر جناب معتمد صاحب تعلیمات بھی کالج تشریف لائے اور آپ نے کالج کے اقامت خانے کو ملاحظہ فرمایا۔ آپ کی تشریف آوری سے اقامت خانے کے لئے عمارت کی خرید کا مسئلہ باحسن الوجوہ تکمیل کو پہنچا۔ جناب ناظم صاحب تعلیمات نے بھی کالج کا معائنہ فرمایا اور ملک معظم کی سلور جوبلی کے تمغہ جات تقسیم کرنے کے لئے جو جلسہ منعقد ہوا تھا اُس کی صدارت فرمائی۔

سال زیر تبصرہ یعنی سنہ ۴۴ف کے اختتام پر کالج کی جماعتوں میں طلبا کی تعداد ۱۲۰ تھی سال اول میں ۵۰ جدید داخلے ہوئے۔ سال دوم میں ۷۲ طلبا تھے جن میں سے ۵۰ شعبہ فنون اور ۲۲ شعبہ سائنس کے تھے۔

ہر سال سیول سرجن صاحب ضلع جدید داخل شدہ طلبا کا معائنہ بھی کرکے ان کی صحت کی عام حالت کے متعلق رپورٹ کرتے ہیں۔

نتائج امتحان کی تفصیل ذیل کے تختہ سے معلوم ہوگی۔

شعبہ	تعداد امیدواران	تعداد شرکار	کامیاب شدہ بہ گروپ	اول	دوم	سوم
شعبہ سائنس	۱۱	۱۰	-	۰	۴	۱
” فنون	۳۲	۳۱	۵	۰	۵	۴
جملہ	۴۳	۴۱	۵	۰	۹	۵

سال ہائے ماسبق کے مقابلہ میں اس سال نتائج کچھ زیادہ اطمینان بخش نہیں ہیں اگرچہ جامعہ کے اوسط نتائج کے مقابلہ میں پھر بھی بہتر ہیں۔ زیادہ تر طلباء

مضمون انگریزی میں ناکام رہے۔

جناب نائب معین امیر نے حین معائنہ کالج کی ضروریات سائنس بذات خود معلوم فرماکر مبلغ ... ۵ روپیہ کی منظوری کی بابتہ ۱۳۴۴ف اور مزید ... ۵ کی بابتہ ۱۳۴۵ف سفارش فرمائی۔ مجلس اعلی جامعہ عثمانیہ نے اس سفارش کو منظور فرمایا اور یہ رقومات سائنس کے لئے مزید آلات تعلیمی کی خرید اور طبقہ سائنس کی عمارت کی ترمیم وغیرہ پر خرچ ہوئیں۔ امید کیجاتی ہے کہ اب معمل کلیہ سال اول و سال دوم کے پچیس پچیس طلباء کے عملی کام کے لئے پوری طرح مکمل اور آراستہ ہوچکا ہے۔

سال زیر بحث میں عملہ میں متعدد تبدیلیاں ہوئیں۔ مہر ۱۳۴۳ف میں مولوی سید وہاج الدین صاحب بی۔اے بی۔ٹی جو گزشتہ گیارہ سال سے طبقہ کالج میں معاشیات اور انگریزی کے لکچرار تھے اپنی خدمات کا جائزہ دیکر پرسنل مددگار نائب معین امیر مقرر ہوئے وہ اقامت خانہ کلیہ کے مودب بھی تھے اور کالج کے رسالہ "نورس" کے مدیر بھی۔ اقامت خانے میں اُن کی بجائے مولوی محمد احمد صاحب لکچرار ریاضی مودب مقرر کئے گئے اور "نورس" کی ادارت مولوی غلام طیب صاحب لکچرار اردو اخلاقیات کے تفویض کی گئی۔ مولوی وہاج الدین صاحب کی جگہ مسٹر گنیش راؤ تھتے (ایم۔اے) (انگریزی و معاشیات) تمغہ یافتہ مسلم یونیورسٹی جو سابق میں طبقہ فوقانیہ میں مددگار تھے لکچراری معاشیات پر مقرر ہوئے۔ تعداد طلباء میں اضافہ کی وجہ سے انگریزی کی تعلیم کے لئے ایک مددگار کی ضرورت شدت سے محسوس کیجارہی تھی اس لئے مجلس اعلی جامعہ عثمانیہ نے انگریزی کے جونیر لکچرار کی ایک جائداد مواجبی ۵۰ انا .. ۲ منظور فرمائی۔ امرداد سے ختم سال تک طبقہ فوقانیہ کے مددگار مولوی انیس الحق صاحب ایم۔اے (انگریزی)

بحیثیت جونیر لکچرار کارگزار رہے۔ مجلس اعلیٰ جامعہ عثمانیہ نے جونیر لکچراری پر مولوی غلام جیلانی صاحب ایم۔ اے مددگار مدرسہ فوقانیہ میدک کا تقرر فرمایا ہے لیکن وہ ابھی تک حاضر خدمت نہیں ہوئے ہیں اور مولوی انیس الحق صاحب بدستور کارگزار رہیں۔

جونیر لکچرار کے تقرر کے بعد طبقہ کالج کی دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک کو دو دو فریقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اب طلبار پر پہلے کے مقابلے میں زیادہ انفرادی توجہ دی جاتی ہے۔ اور تحریری کام بھی زیادہ ہوتا ہے۔ تدریسی تدرس بھی شروع کر دئے گئے ہیں ہر لکچرار صاحب کے تفویض دس یا بارہ طلبار کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں کر دی گئی ہیں۔

کالج میں ایف۔ اے کے طلبار کے لئے ایک علیحدہ اقامت خانہ موجود ہے ۱۳۴۳ف کے ۳۴ مقیمین کے مقابلے میں اس سال ۳۸ مقیمین ہیں۔ موجودہ عمارت میں اس سے زیادہ کی گنجایش بھی نہیں ہے۔ مولوی محمد احمد صاحب لکچرار ریاضی بحیثیت مودب کارگزار رہے اور اپنے فرائض کو محنت و قابلیت کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ سال زیر بحث میں اقامت خانے میں ایک دارالمطالعہ کا افتتاح عمل میں آیا جس کے لئے صدر کلیہ مودب اقامت خانہ اور مقیمین کے چندوں سے رسائل و اخبارات خریدے جاتے ہیں۔ مسلمان طلبار کے لئے ایک دارالصلوات بھی قائم کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر قریشی صاحب کا تقرر محکمہ طبابت میں عمل میں آنے کی وجہ سے ڈاکٹر گبریل اول مددگار سیول سرجن ضلع اقامت خانے کے مشیر طبی مقرر ہوئے ہیں وہ پورے سال اپنے فرائض متعلقہ انجام دیتے رہے حسب ضرورت اقامت خانے کو دیکھتے رہے اور ہمدردی اور جوش کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اقامت خانے کی موجودہ عمارت بشمول شاگرد پیشہ وملحقہ اراضی و مکانات مبلغ ۸۰۰۰ اسکہ عثمانیہ میں خرید لی گئی ہے۔

کالج نے اہم کھیل مثلاً کرکٹ ہاکی فٹ بال اور بیڈ منٹن کے لئے جم خانہ کے میدان کو پٹہ پر لیا ہے۔ احاطہ کالج میں والی بال بیس بال باسکٹ بال او ٹینس کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ جملہ کھیل پورے سال بھر باقاعدہ کھیلے گئے کھیل کے لئے جامعہ کی امداد بلغ ۳۰۰ روپیہ سالانہ کالج کی روز افزوں ضروریات کو دیکھتے ہوئے ناکافی ہے۔ کھیلوں کے انتظامات اور رقومات کی ادائی وغیرہ کے لئے ایک گیمس کمیٹی قائم ہے۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب لکچرار تاریخ گیمس کے جنرل سکریٹری ہیں

موجودہ عمارات جس میں طبقہ جامعہ کی جماعتیں ہیں سررشتہ تعلیمات کی ملک ہیں۔ کتب خانہ کی الماریاں سر دست مختلف کمروں میں اور خود پرنسپل کے اجلاس میں رکھی ہوئی ہیں۔ طلبار کے لئے نشست و برخواست کا کوئی کمرہ نہیں ہے لیکن مبلغ ۲۵۰۰ روپیہ کی رقم جس کی منظوری کی کارروائی زمانہ دراز سے جاری تھی اس سال ایصال ہوئی ہے۔ ایک بالائی منزل کی تعمیر کا نقشہ منظور ہو چکا ہے اور عنقریب تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔

کتب خانہ میں انگریزی کی ۳۰۶۰ کتابیں اردو عربی اور فارسی کی ۲۰۴۲ کتابیں اور مرہٹی سنسکرت اور ہندی کی ۲۹۷ کتابیں موجود ہیں۔ اس سال ۱۵۰ ۳۵ کتابوں کا اضافہ ہوا۔ کتب خانے کے لئے صرف ۳۶۰ روپیہ کی سالانہ متوالی منظوری ہے اگر ۳۰۰۰ روپیہ غیر متوالی طور پر تین سال کے لئے منظور فرمائے جائیں تو کتب خانہ مناسب اور موزوں حالت پر لایا جاسکتا ہے۔

کالج کا دوماہی اردو رسالہ ”نورس“ حسب دستور پابندی کے ساتھ شایع ہوتا رہا۔ اس کا انتظام ایک مجلس ادارات کے تفویض ہے جس کے صدر صدر کلیہ ہیں۔ اساتذہ صاحبان اس رسالہ کے لئے ڈیڑھ روپیہ سالانہ چندہ دیتے ہیں اور طبقہ کالج اور فوقانیہ کے طلبار سے ماہانہ چندہ ۲ آنے فی کس وصول کیا جاتا ہے ان چندوں سے

سال زیر بحث میں مبلغ ۲٫۱۰۱ روپیہ جمع ہوئے۔ جس کے منجملہ ۰۰۸ اخرچ اور مبلغ ۳۸ روپیہ سلک رہے۔ اس سال رسالہ کے پانچ نمبر شایع ہوئے جن میں سے دو خاص نمبر تھے یعنی ایک بہ تقریب یوم کلیہ اور دوسرا بہ تقریب یادگار صد سالہ ولادت مولانا حالی بوخرالذکر "یاد حالی" کے عنوان سے علیحدہ کتابی صورت میں بھی شایع ہوا ہے۔

ایک بزم ادب بھی قائم ہے جسکے معتمد مولوی غلام طیب صاحب ہیں۔ یہ بزم ماہانہ جلسے کرتی ہے جن میں ادبی مضامین پڑھے جاتے ہیں اور مشاعرے بھی ہوتے ہیں۔

ہز مجسٹی ملک معظم جارج پنجم کی سلور جوبلی کی تقریب کالج کی طرف سے شایان شان طریقے پر منائی گئی۔ عمارات کی آرائش کی گئی اور روشنی کی گئی۔ یہ تقریب بہت کامیاب رہی اور مقامی معززین کے علاوہ چھاونی کے عہدہ داران سیول و فوج نے بھی اسمیں شرکت فرمائی۔

کالج میں ایک اچھے پیمانے کا اسٹاف کلب بھی قائم ہے جس کے لئے ابھی حال میں جامعہ نے مبلغ ۳۰۰۰ روپیہ کی منظوری دی ہے اس کلب میں ایک دارالمطالعہ اور ٹینس اور انڈور گیمس کے انتظامات ہیں۔ اس سال ایک حوض شناوری کا بھی کلب کی تفریحات میں اضافہ کیا گیا ہے۔

۳۔ سٹی انٹرمیڈیٹ کالج حیدرآباد

(صدر مولوی سید محمد اعظم صاحب ایم اے بی ایس سی کنٹب)

سال زیر تبصرہ میں عملہ اساتذہ میں صرف ایک ہی تبدل ہوا یعنی مسٹر دوارا سامی ایم۔ اے ال ٹی جو طبقہ فوقانیہ کے مددگار اور طبقہ کالج کے چند ساعتی لکچرار تھے بہ ترقی جامعہ عثمانیہ میں منتقل ہوئے۔ کالج کی جماعتوں میں مسٹر دورا سامی کا کام مسٹر جے سبا سٹن ایم۔ اے مددگار طبقہ فوقانیہ کے تفویض کیا گیا۔

انگریزی کی تعلیم کے لئے صرف دو ہمہ وقتی اور ایک چند ساعتی لکچرار ہیں صدر صاحب کلیہ کی خواہش ہے کہ کلیہ کی جماعتوں کو منظم کیا جائے اور طلبار کی چھوٹے چھوٹے فریقوں میں تقسیم کر کے تدریبی درس کا کام شروع کیا جائے لیکن انگریزی کا موجودہ عملہ اس غرض کے لئے کافی نہیں ہے۔

حسب ذیل لکچرار صاحبان تصنیف و تالیف میں مشغول رہے اور انھوں نے مفید کتابیں شایع کیں۔

(۱) مولوی عطاء الرحمن صاحب لکچرار انگریزی و مولوی ابوظفر صاحب لکچرار اردو نے شراکت میں عہد عتیق کے عنوان سے تاریخ عالم کا ایک مختصر خاکہ شایع کیا ہے۔ اردو زبان میں یہ اپنی نوعیت کی پہلی تصنیف ہے۔

(۲) مسٹر پٹواری لکچرار ریاضی نے اردو میں حسب ذیل کتابیں شایع کیں۔ (الف) تفریقی احصار (ب) ہندسہ تحلیلی (ج) ہندسہ مخروطات (د) علم مثلث۔
انٹرمیڈیٹ کی جماعتوں کے طلبار کیلئے ان کتابوں کی شدید ضرورت تھی۔
مسٹر پٹواری کا ارادہ سال آیندہ اس سلسلہ کی تکمیل کا ہے۔

(۳) مولوی احمد عثمانی لکچرار طبیعیات نے جو زبان اردو میں اولین لوکارثمی جدولوں کے مصنف ہیں انٹرمیڈیٹ جماعتوں کے لئے "طبعیات عملی" پر ایک کتاب لکھی ہے مجلس نصاب طبعیات کی تحریک پر مجلس شعبہ سائینس نے اس کتاب کو داخل نصاب کرنے کی سفارش کی ہے۔

سال اول اور سال دوم میں علی الترتیب ۹۲ و ۹۸ طلبار تھے جن کے منجملہ ۵۰ فیصدی سے زیادہ سائینس کے طلبار ہیں۔

سال زیر تبصرہ میں جامعہ کے امتحان انٹرمیڈیٹ میں کلیہ کی طرف سے ۱۰۱ امیدوار شریک ہوئے جن میں سے ۴۳ یعنی ۴۲ء۵ فیصد کامیاب ہوئے ان میں سے بارہ امیدواران اچھے نشانات کے ساتھ درجہ دوم میں کامیاب ہوئے بحیثیت مجموعی جامعہ میں دوم وسوم آنے والے اور ریاضی، تاریخ ہند، معاشیات، اردو، عربی اور اخلاقیات میں اول آنے والے اس کلیے کے طلباء ہیں۔

مجلس ادبی حسب دستور مستعدی کے ساتھ کام کرتی رہی اس کے زیر انتظام متعدد تقریریں ہوئیں اور مباحثے منعقد کئے گئے۔ دو ڈرامے بھی دکھائے گئے۔ کالج کا سہ ماہی رسالہ "الموسی" حسب دستور پابندی کے ساتھ شایع ہوتا رہا۔

کالج کی عمارت کے متصل جو زمین کئی برس سے کالج اور پولیس کی مشترکہ ملکیت میں تھی اور جس پر کالج نے خاصی رقم صرف کی تھی وہ پولیس کے حوالے کر دیگئی صدر صاحب کلیہ کو امید ہے کہ سررشتہ جامعہ عثمانیہ اور سررشتہ تعلیمات دونوں کی جانب سے یہ کوشش فرمائی جائے گی کہ کالج کو موزوں کھیل کے میدانوں کی جو شدید ضرورت ہے وہ پوری کیجائے۔ صدر صاحب اس امر کی پرزور سفارش کرتے ہیں کہ ورزش جسمانی کی نگرانی اور طلباء کے معائنہ طبی کے انتظامات کئے جائیں۔ کالج سے ملحق ایک چھوٹا سا اقامت خانہ بھی ہے جو کرایہ کی عمارت میں ہے۔ یہ عمارت اقامت خانے کی ضروریات کیلئے غیر موزوں ہے۔

سائنس لینے والے طلباء کی روز افزوں تعداد کے مد نظر شعبہ سائنس کیلئے مزید عملہ کی ضرورت ہے۔ علیٰ ہذا ایک چھوٹے سے ورک شاپ نیز طبعیات و کیمیا کے معمل کے واسطے آلات و ادویات کی خریداری کے لئے رقمی منظوری کی ضرورت ہے شعبہ جات طبعیات و کیمیا کے لئے جونیر ڈیمانسٹریٹروں اور مزید لیب بائز کا تقرر بھی ضروری ہے۔

۴۔ ورنگل انٹرمیڈیٹ کالج

(صدر مولوی عبد العزیز خاں صاحب فضابی۔ اے بی۔ ٹی)

سال زیر بحث کے ختم پر کالج کی جماعتوں میں جملہ ۸۶ طلباء شریک تھے جن میں سے ۳۶ سال اول میں تھے اور ۵۱ سال دوم میں۔

فی الحال اس کالج میں حسب ذیل گروپوں کی تعلیم کا انتظام ہے۔

(۱) ریاضی طبعیات کیمیا۔

(۲) تاریخ ہند تاریخ انگلستان و معاشیات۔

(۳) سنسکرت تلنگی و بھاشا۔

امتحان انٹرمیڈیٹ میں ۳۰ طلبار شریک ہوئے جن میں سے ۱۶ کامیاب ہوئے جامعہ میں تاریخ انگلستان میں اول و سوم آنے والے طلبار اسی کالج کے تھے۔

اس سال عملہ اساتذہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مسٹر پی۔ وی آر بیاستن ریڈر انگریزی حسب دستور اس کالج میں مولوی محمد علی صاحب کی جگہ اسپیشل ڈیوٹی پر رہے۔ آخر الذکر صاحب سٹی کالج میں کام کرتے رہے۔ انگریزی کے لکچرار صاحب کو تحریری کام کی تصحیح میں مدد دینے کے لئے ایک اسسٹنٹ لکچرار کے تقرر کی ضرورت ہے۔

کالج کی جماعتیں فی الحال ایک کرایہ کی عمارت میں ہوتی ہیں جہاں درس کے کمروں اور معمل کے لئے کافی گنجایش نہیں ہے۔ طبقہ کالج اور طبقۂ فوقانیہ کے لئے مناسب عمارات کی تعمیر کی تحریک اس سے قبل پیش کیجا چکی ہے معمل سائنس کا موجودہ ساز و سامان بالکل ناکافی ہے اُسے آراستہ کرنے کے لئے مبلغ ۱۲۰۰۰ کی منظوری کی ضرورت ہے۔ کمرہ ہائے درس اور اقامت خانہ کے لئے مزید ۵۰۰۰ روپیہ کی ضرورت ہوگی۔

طلبار کی انجمن (طبقہ اعلیٰ) جو کالج کے طلبار اور فوقانیہ کی اونچی جماعتوں کے طلبار پر مشتمل ہے دوران سال میں کامیابی کے ساتھ چلتی رہی۔ معاملات حاضرہ کے متعلق وقتاً فوقتاً انگریزی اردو اور تلنگی میں مباحثے ہوتے رہے۔ انجمن کے بعض طلبار بغرض تعلیمی تفریح مدارس بنگلور میسور اور دیگر مقامات کو جو تاریخی یا صنعتی حیثیت سے مشہور ہیں گئے۔

طبقۂ فوقانیہ کی اونچی جماعتوں کے لئے جن کھیلوں کا انتظام کیا گیا اُن میں کالج کی جماعتوں کے طلبار کو بھی کھیلنے کی عام اجازت رہی فی الحال فٹ بال ہاکی کرکٹ والی بال باسکٹ بال اور بیڈمنٹن کھیلنے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ ایک ہوشیار معلم ورزش جسمانی کی زیر نگرانی ہفتہ میں تین مرتبہ کل طلبار سے قواعد کرائی جاتی ہے۔ کھیلوں کا شوق پیدا کرنے کے لئے تمام اہم کھیلوں کی ٹورنمنٹوں کا انتظام کیا گیا۔

طبقۂ کالج کے افتتاح سے لیکر اب تک صرف . . . روپیہ خریدی کتب کیلئے منظور کئے گئے ہیں۔ یہ رقم کالج کی جماعتوں کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔

انجمن اساتذہ کالج جو طبقہ کالج و طبقۂ فوقانیہ دونوں کے اساتذہ پر مشتمل ہے حسب دستور مفید کام کرتی رہی۔ دوران سال میں انجمن نے ۱۲ عام جلسے منعقد کئے جن میں مضامین متعلقہ فن تعلیم پر تقریریں ہوئیں اور تجربہ کار اساتذہ نے نمونے کے اسباق دئے۔ ایسی تقریروں کا انتظام بھی کیا گیا جن کی توضیح قندیلی تصویروں سے کی گئی تھی انجمن کے زیر سرپرستی اساتذہ صاحبان اور بیرونی حضرات نے متعدد تقریریں کیں۔ انجمن اساتذہ سے ملحق ایک دارالمطالعہ بھی ہے جو اس کالج کی علمی زندگی کی ایک خاص خصوصیت ہے یہ دارالمطالعہ محض اساتذہ صاحبان کے چندوں سے چل رہا ہے۔

کالج کا سہ ماہی رسالہ جو ابھی کچھ زمانہ ادھر تک انگریزی اردو تلنگی تین زبانوں میں شایع ہوتا تھا اب کلیتہً زبان اردو میں نکلتا ہے اس کا انتظام انجمن طلبار کے تفویض کردیا گیا ہے

اور اساتذہ صاحبان کی ایک مجلس اس کی نگرانی کرتی ہے۔ کالج کی بزم تمثیل ہر سال یوم کلیہ کے موقع پر اردو اور تلنگی کے ڈرامے دکھاتی ہے۔

ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ میکنزی صاحب نائب معین امیر جامعہ نے سال زیر رپورٹ میں کالج کا معائنہ فرمایا اور اس کی ضروریات پر غور کرنے کا وعدہ فرمایا۔

۵۔ گلبرگہ انٹرمیڈیٹ کالج

(صدر مولوی سید ذوالفقار علی حقانی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

عملہ اساتذہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ فی الوقت ۵ ہمہ وقتی لکچرار ۸ چند ساعتی لکچرار اور ایک سائنس ڈیمانسٹریٹر ہیں ایک اور سائنس ڈیمانسٹریٹر کی ضرورت ہے سردست صرف ایک لیب بائے ہے اور بغیر دوسرے آدمی کے لکچرار صاحبان کو کام کے چلانے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ معاشیات کی جماعتیں ایک چند ساعتی لکچرار صاحب کے تفویض ہیں۔ صدر صاحب کلیہ تحریک کرتے ہیں کہ ان صاحب کو ایک ہمہ وقتی لکچرار بنادیا جائے انگریزی کیلئے بھی ایک معلم یا ایک اور چند ساعتی لکچرار کی جائداد کی سخت ضرورت ہے۔

انٹرمیڈیٹ کی جماعتوں میں ۷۶ طلبار تھے یعنی ۴۴ سال اول میں اور ۳۲ سالِ دوم میں۔ امتحان انٹرمیڈیٹ میں ۲۰ طلبار شریک ہوئے جن میں سے ۸ جملہ مضامین میں اور ۳ اختیاری گروپوں میں کامیاب ہوئے۔ اسی کالج کا ایک طالب علم جامعہ میں طبعیات میں اول رہا۔

طلبار کی طرف سے نادار طلبار کی امداد کیلئے ایک فنڈ قائم ہے جس کا انتظام وہ مولوی زکی الدین صاحب کی نگرانی میں کرتے ہیں۔

کالج کے پاس کھیل کے وسیع میدان موجود ہیں لیکن انھیں ہموار بنانے کی ضرورت ہے۔ سرکاری امداد اس غرض کے لئے بالکل ناکافی ہے۔ اکثر میدانوں کو خود طلباء نے اپنی مشقت سے ٹھیک کیا ہے۔ میدان کے وسط میں ایک چھوٹا سا باغیچہ لگایا گیا ہے اور طلباء نے ایک فوارہ محرابیں ایک ساون بھادوں (Summer House) اور متعدد نشستیں اپنے صرفہ اور محنت سے تیار کی ہیں۔

مہر ۴۲ بشرہ سے تمام طلباء کے لئے کھیل میں شرکت لازمی قرار دیگئی ہے۔ ایک ورزش گاہ بھی ہے جہاں طلباء کو کسرت قواعد کشتی مکہ بازی اور تلوار اور لاٹھی چلانا سکھایا جاتا ہے۔

موجودہ عمارت جو ابتداً طبقہ فوقانیہ کیلئے بنائی گئی تھی ایک بڑے تعلیمی ادارہ کی ضروریات کے لئے غیر موزوں ہے۔ کمرے تنگ تاریک اور چھوٹے ہیں۔ کھیل کے میدانوں پر نئی عمارتوں کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے۔

فرنیچر اتنا ناکافی ہے کہ طلباء کو کتب خانہ میں بیٹھنے کی کوئی سہولتیں بہم نہیں پہنچائی جاسکتیں علی ہذا فرنیچر اور گنجایش کی کمی کی وجہ سے امتحانات کا انعقاد بھی بہت مشکل ہوتا ہے۔ کتب خانہ کے لئے کتب حوالہ خریدنے کے واسطے ایک فیاضانہ رقم کی منظوری کی اشد ضرورت ہے۔

کالج کے لئے کوئی علحدہ معمل نہیں ہے۔ طبقہ فوقانیہ کی عمارت کے ایک حصہ سے معمل کا کام لیا جاتا ہے۔ آلات ناکافی مقدار میں ہیں اور معمل میں کسی قسم کا ساز و سامان نہیں ہے۔

اقامت خانہ کرایہ کی عمارت میں قائم ہے وہاں بھی فرنیچر کی قلت کی وجہ سے کافی تعداد میں طلباء شریک نہیں ہوتے۔

۶۔ دارالترجمہ

(ناظم مولوی محمد الیاس برنی صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی)

مولوی محمد عنایت اللہ صاحب ۱۳ آبان سے ۱۳۴۶ فصلی تک ناظم دارالترجمہ کے فرائض ادا کرتے رہے اس کے بعد وہ بحصول رخصت بیماری چلے گئے اور ان کے غیاب میں مسجل صاحب جامعۂ عثمانیہ (مولوی حمید احمد انصاری صاحب) نے ۲۷ / اسفندار ۱۳۴۶ فصلی تک منصرمانہ کام کیا۔ اسی تاریخ سے مولوی عنایت اللہ صاحب اس خدمت سے سبکدوش کئے گئے۔ مولوی محمد الیاس برنی صاحب کا تقرر بہ حیثیت ناظم عمل میں آیا اور انھوں نے ۲۶ / اسفندار ۱۳۴۶ فصلی کو جائزہ حاصل کیا۔

لفٹنٹ کرنل رحمت علی صاحب نائب ناظم دارالترجمہ جو طبی تراجم کے خاص نگران تھے ان کی مدت توسیع ۸ / شہریور ۱۳۴۶ فصلی کو ختم ہوئی لیکن انھیں ۹ / شہریور ۱۳۴۷ فصلی تک اپنی خدمت پر کارگزار رہنے کی اجازت دی گئی اس تاریخ کو وظیفہ پر علحدہ ہوئے۔

شعبہ طب کے ۳ عارضی مترجمین ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ڈاکٹر محمد حسین صاحب اور ڈاکٹر مختار حسین صاحب کی خدمات میں ختم سال ۱۳۴۶ فصلی تک ایک سال کی توسیع کی گئی۔

تبادلے شعبہ طب کے حسب ذیل ۳ مترجمین کا تبادلہ میڈیکل کالج میں عمل میں آیا۔

(۱) ڈاکٹر مفتی شاہ نواز صاحب

(۲) ڈاکٹر فضل کریم خاں صاحب

(۳) ڈاکٹر مختار حسین صاحب

مترجمین دوران سال میں دارالترجمہ میں ۱۵ تنخواہ یاب مترجمین کارگذار رہے جن کے منجملہ ۹ شعبہ فنون میں تھے ایک ایک شعبۂ قانون و سائنس میں اور ۳ شعبۂ طب میں ایک اور مترجم صاحب اصطلاحات علمیہ کی تدوین اور کتب سائنس ریاضی حیاتیات اور انجنیری کے پروف کی تصحیح کی نگرانی کرتے ہیں۔ شعبۂ فنون کے ۹ مترجمین کے منجملہ

۶ تاریخ میں ۲ فلسفہ میں اور صرف ایک معاشیات میں کام کرتے ہیں۔ اکثر اہم مضامین کیلئے جو جامعہ کے نصاب میں داخل ہیں کسی تنخواہ یاب مترجم کا انتظام نہیں ہے مثلاً کیمیا طبعیات نباتیات حیوانیات ارضیات تعلیمات اور انجنیری ۔

دارالترجمہ متعدد بیرونی حضرات سے معاوضہ پر بھی ترجمہ کراتا ہے سال زیر بحث میں ایسے مترجمین کی تعداد ۲۴ تھی جن کے منجملہ ۱۰ شعبہ انجنیری سے ۴ طبعیات سے ۳ کیمیا سے ۳ فلسفہ سے ۳ ریاضی سے اور ایک ایک طب اور تاریخ ہند سے متعلق تھے۔

کتب

دوران سال ۴۲-۱۳۴۱ف میں ۱۴ تراجم مکمل ہوئے ۴۸ کتب زیر ترجمہ تھے۔ ۶ کتابیں شائع ہوئیں اور ۸۱ زیر طبع تھیں منجملہ ۶ مطبوعہ کتب کے پانچ پہلے اڈیشن کی اور ایک چوتھے اڈیشن کی تھی۔ مزید تفصیلات ذیل کے تختہ سے معلوم ہوں گی۔

سلسلہ	مضمون	تعداد کتب ترجمہ شدہ	تعداد کتب زیر ترجمہ	تعداد کتب شائع شدہ	تعداد کتب زیر طبع
۱	تاریخ	۳	۱۱	۳	۲۰
۲	جغرافیہ	-	-	-	۱
۳	سیاسیات	-	-	-	۴
۴	معاشیات	۱	۲	-	۴
۵	فلسفہ	۲	۶	۱	۸
۶	قانون	۱	۱	-	-
۷	ریاضی	۲	۵	-	۷
۸	طبعیات	۲	۴	۱	۴
۹	کیمیا	۱	۳	-	۳
۱۰	انجنیرنگ	۱	۹	-	۱۲
۱۱	حیاتیات	-	-	-	۲
۱۲	طب	۱	۲	۱	۱۶
	میزان	۱۴	۴۸	۶	۸۱

اصطلاحات مختلف مجالس وضع اصطلاحات علمیہ کے ۱۴۷ جلسے دوران سال میں ہوئے۔ دارالترجمہ نے مبلغ ۵۳۵ ا روپیہ کے صرفہ سے ۲۷۸۸ اصطلاحات وضع کرائیں۔ اب مجالس اصطلاحات میں شرکاء کی تعداد گھٹا کر ۵ اراکین فی مجلس کردیگئی ہے جو مقررہ معمولی تعداد ہے۔ اراکین مجالس اصطلاحات کو جو معاوضہ شرکت اجلاس ہوتا ہے اس کی شرح ۱۰ روپیہ فی کس فی جلسہ سے گھٹا کر ۵ روپیہ فی جلسہ کردیگئی ہے۔

دفتر دفتر دارالترجمہ کو ۵ صیغوں میں منقسم کیا گیا ہے جن میں سے ہر ایک ایک صیغہ دار کی نگرانی میں ہے۔ صیغہ دار متعلقہ اور اس کا ماتحت عملہ براہ راست ناظم دارالترجمہ کے سامنے اپنے صیغہ کی کارگزاری کے متعلق جوابدہ ہے کتبخانہ خصوصاً بہت زیادہ کس مپرسی کی حالت میں تھا۔ فہرست نامکمل تھی اور متعدد کتابیں غائب پائی گئیں لیکن اب اس میں ترتیب پیدا کی جا رہی ہے۔

اجرتی مترجمین تنخواہ یاب ارکان دارالترجمہ کے علاوہ اجرتی یا بیرونی مترجمین کی ایک جماعت سے بھی ترجمہ کا کام لیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں اب تک جو طریقہ رہا اور جو خلاف احکام تھا وہ یہ تھا کہ مجالس نصاب نہ صرف بغرض ترجمہ کتابوں کا انتخاب کرتی تھیں بلکہ بیرونی مترجمین کا بھی انتخاب کرتی تھیں۔ اب یہ تجویز ہے کہ مترجمین کا انتخاب ایک وسیع تر حلقہ سے کیا جائے اس کے متعلق طریقہ عمل یہ ہوگا کہ پہلے مختلف جامعات کے مسجل صاحبان کے توسط سے نیز بذریعہ اشتہارات ایسی کتابوں کا اعلان کردیا جائے گا جنھیں ترجمہ کرانا مقصود ہو۔ ترجموں کے نمونے طلب کرکے ناظم دارالترجمہ اور صدر شعبہ متعلقہ مشترکہ طور پر بلحاظ زبان و موضوع بحث ان کی تنقیح کریں گے۔ مترجم کا آخری انتخاب تحت منظوری محکمہ اعلیٰ نائب معین امیر کے ہاتھ میں ہوگا۔

اجرتی تراجم کی شرحیں تراجم ایک مدت مقررہ کے اندر اقساط میں دارالترجمہ بھیجے جائیں گے غیر واجبی تاخیر کی صورت میں معاہدہ فسخ متصور ہوگا۔ معاوضہ کا

۲۵ فیصدی تک جز بشرط ضرورت نظر ثانی اور تصحیح کی مد میں وضع کیا جائے گا۔ اوز اگر ترجمہ واجبی معیار سے گرا ہوا ثابت ہوا تو اُسے بھی نامنظور کردیا جائے گا معاوضہ چند بنیادی اصولوں مثلاً معیار کتاب تعداد الفاظ فی صفحہ وغیرہ کے تحت ایک ہموار شرح پر مقرر کیا جائے گا۔

فروخت کتب کتابوں کے جمع شدہ ذخیرہ کو فروخت کرنے کی غرض سے برطانوی ہندوستان کے جملہ صوبوں میں ایجنسیاں قائم کرنے کی تجویز ہے بعض مشہور کتب فروشوں کی طرف سے ایجنسی کی درخواستیں بھی وصول ہوچکی ہیں ابتک دار الترجمہ کی کتابوں کی قیمت طلباء اور عام پبلک کے لئے بہت زیادہ تھی۔ اب یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ کسی صورت میں بھی ترجمہ کی قیمت اصلی کتابوں کی قیمت سے زیادہ نہ رکھی جائے۔ ہر ممکنہ کفایت پیدا کرنے کے خیال سے طریقہ طباعت میں اصلاحیں عمل میں لائی جارہی ہیں جن میں سے سب سے بڑی اصلاح یہ تحریک ہے کہ اردو طباعت کے لئے جدید وضع کی عربی انٹرٹائپ (inter type) مشینیں استعمال کی جائیں مشینوں کے صناع انھیں دار الترجمہ کی ضروریات کے مطابق کرنے پر آمدہ ہیں اگر یہ ہوگیا تو اخراجات طباعت نمایاں طور پر کم ہوجائیں گے اور کام کی خوبی اور رفتار میں بہت زیادہ ترقی ہوجائے گی۔

مطبع جامعہ عثمانیہ دوران سال میں مطبع بھی اڈکمیٹ میں منتقل ہوا۔ اوس کا پروسس اسٹوڈیو (Process Studio) بھی دار الطبع سرکار عالی سے منتقل ہوکر یہاں آچکا ہے۔ مطبع کی تقریباً تمام مشینیں کہنہ ہیں اور بعض قابل مرمت ہیں اگرچہ کہنہ مشینوں سے قابل اطمینان طریقہ پر کام لینے کی خاص احتیاط کی جارہی ہے۔ پھر بھی ان میں سے بعض کو فروخت کردینا پڑے گا۔

رصدگاہ نظامیہ

(ناظم مسٹر ٹی۔ پی۔ بھاسکرن ایم۔ اے۔ ایف۔ آر۔ اے۔ ایس)

عرض البلد ۱۷° ۲۵' ۳۲ء۵۴" شی

طول البلد ۵گ ۱۳' ۹۸ء۴۸ث مشرق

اوسط سطح سمندر سے اوپر ارتفاع ۱۸۱۷ء۹ فٹ یا ۵۵۴ میٹر۔

عمارت

گرب کے آلہ استوائی کی گنبد کی از سرنو چھت بندی کے لئے پیپر میاش کے تختے انگلستان سے مئی ۱۹۳۵ء میں وصول ہوئے لیکن کام کا اجراء مختلف وجوہ کی بنا پر فوراً عمل میں نہ آسکا۔ دار الضرب کے کام گھر سے اس کے انتظامات ہو چکے ہیں کہ موسم باراں کے ختم ہوتے ہی اس کام کو شروع کر دیا جائے۔

کتب خانہ۔ مختلف رصدگاہوں سے کتب و رسائل کی ایک بڑی تعداد کتبخانہ میں وصول ہوئی۔ خریدی سے اکیس کتابوں کا اضافہ عمل میں آیا۔

آلات نجم نگار آلہ استوائی اچھی حالت میں ہے اور سوائے موسم باراں کے سال بھر مسلسل استعمال ہوتا رہا۔ اوسط وقت کی معیاری گھڑی اور برقی مرسل اطمینان بخش طریقہ پر کام دیتے رہے۔ دونوں زلزلہ نگار اچھی حالت میں ہیں اور بغیر کسی خلل کے اچھی طرح کام کرتے رہے۔ ڈائنس کے داب نلی باد نگار کو جو گذشتہ سال وصول ہوا تھا خاص عمارت کی چھت پر نصب کیا گیا اور اس سے سب سے پہلا اندراج یکم دسمبر ۱۹۳۴ء کو حاصل ہوا۔ رصدگاہ کے آلات میں آسمن کے "پیکرومیٹر" کا اضافہ ہوا یہ نیگرسٹی اور زمبرا کا تیار کردہ ہے۔

فلکی مشاہدات

نقشہ نگار آلہ استوائی سال زیر رپورٹ میں ۱۳۲ پلیٹیں حسب صراحت ذیل لی گئیں۔

کیٹلاگ	۱۲
خاص حرکت	۱۰۱
منتفرق	۱۹

توقع ہے کہ کیٹلاگ کے لئے (منطقات ۳۶° تا ۳۹° میں) پلیٹوں کی پیمائش کا کام ۱۹۳۶ء کے اوایل میں مکمل ہوگا۔ ایراس کے عکسوں کی پیمائش اور تحویل کا کام بھی برابر جاری ہے چنانچہ ایراس کے آخری مقامات آٹھ تخمینوں کی صورت میں حد ولوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے ماخوذ ہو چکے ہیں۔ ایراس کے مذکورہ بالا عکس جنوری ۱۹۳۱ء کے تقابل کے زمانے میں لئے گئے تھے۔

گرب کا آلہ استوائی متغیر ستاروں کے باقاعدہ مشاہدات ختم مئی ۱۹۳۵ء تک کئے گئے اور اس کے بعد دوربین کے دہانہ کا شیشہ نکال لیا گیا۔ چمک کے ۷۶۶ بصری تخمینے حاصل کئے گئے جن میں بیشتر ان ستاروں کے تھے جن کی ضیا ناقص تھی۔ مشاہدات حسب معمول انجمن ہیئت برطانیہ (صیغہ متغیر ستارہ) اور کلیہ ہارورڈ کی رصد گاہ کو ارسال کئے گئے۔

احتجابات سال زیر رپورٹ میں چاند سے ستاروں کے ۲۳ احتجابات کا مشاہدہ کیا گیا۔

حیلولت	۲۱
باز نمودگی	۲

۱۹۳۴ء میں مشاہدہ کردہ احتجابات کی تحویل ہو چکی ہے۔

زلزلیاتی اور جویاتی مشاہدات

زلزلیات سال زیر رپورٹ میں ملن اور شا کے ایک یا ،ونوں زلزلہ نگاروں نے جو زلزلے مندرج کئے ان کی کل تعداد ۱۴۱ تھی۔ ان میں سب سے اہم ۳۱ رمئی ۱۹۳۵ء کا وہ تباہ کن زلزلہ تھا جس کا گر و مرکز کوئٹہ کے قریب تھا۔ بعض علماء زلزلیات نے مخصوص زلزلوں کی تحقیق کے لئے اصلی اندراجات روانہ کرنے کی درخواست کی تھی چنانچہ متعدد اصلی اندراجات عارضی طور پر بھیج دئے گئے اور بعض صورتوں میں زلزلوں کے اندراجات کی عکسی نقلیں روانہ کی گئیں۔

جویات ہوا کی تپش، رطوبت، رفتار باد، اور بارش کے روزانہ مشاہدات بوقت ۸ بجے صبح (مقامی وقت) جاری رکھے گئے اور خود مندرج آلات سے کام لیا جاتا رہا۔

بالائی ہوا بالائی ہوا کی رفتار اور سمت کے روزآنہ مشاہدات طلایہ غباروں کی پروازوں کے ذریعہ محکمہ جویات ہند کی معاونت میں کئے گئے اور نتیجے بذریعہ تار برقی پونہ کلکتہ اور کراچی کے صدر مقامات کو بالالتزام روانہ کئے گئے۔ نیز بین الاقوامی ایام میں کچھ مزید پروازوں کا سہ پہر میں مشاہدہ کیا گیا اور چند دیگر موقعوں پر صدر مرکز کی خاص ضرورت کی بنا پر مشاہدات کئے گئے۔

شمال مشرق موسم باراں ۱۹۳۴ء (اکٹوبر اور نومبر) کے زمانے میں اس رصدگاہ سے متعدد امتحانی غبارے محکمہ جویات پونہ کے ساتھ خاص انتظامات کر کے چھوڑے گئے۔

جنوری ۱۹۳۵ء میں ٹیہ کے ٹاٹا ہوائی راستہ کو اس طرح منحرف کیا گیا کہ وہ حیدرآباد سے ہو کر گزرے اور حسب احکام سرکار بالائی ہوا کے متعلق تمام ممکن معلومات جہاز رانوں کو ان کے سکندرآباد پہنچنے پر بہم پہنچائی گئیں۔ نیز ایام بارش میں موسمی معلومات صاف اور غیر فنی زبان میں ہفتہ میں دو مرتبہ مدراس اور پونہ کے ہوائی اسٹیشنوں کو بذریعہ تار برقی

جہاز رانوں کی اطلاع کے لئے روانہ کئے گئے کیونکہ اس کے لئے ٹاٹا ہوائی سروس نے خاص طور پر درخواست کی تھی ۔

رصدگاہ ہذا حسب سابق بارش پیمائی تنظیم ممالک سرکار عالی کے صدر دفتر کے طور پر کام انجام دیتی رہی ۔

عملہ رصدگاہ کے مستقل عمل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ چونکہ بالائی ہوا کے صیغہ میں کام کی مقدار کافی طور پر بڑھ چکی ہے اس لئے ایک زائد مشاہد کی خدمت ایکسال کے لئے ہنگامی طور پر منظور ہوئی اور اس پر مسٹر اے ۔ کے سرنیواس کا تقرر بتاریخ ۸ جولائی ۱۹۳۵ء عمل میں آیا ۔

نجم نگاری کیٹلاگ کی جلد دہم کی طباعت برابر جاری ہے اور امید ہے کہ یہ جلد عنقریب اشاعت کے لئے تیار ہو جائے گی اس جلد میں ان پیمائشوں پر بحث کی گئی ہے جو منطقہ ۳۸° سے متعلق ہیں ۔ نجم نگاری کیٹلاک کی اس جلد کی طباعت کے مصارف کے لئے بین القوامی انجمن ہیئت نے جو ضروری رقومات منظور کی ہیں اس کا شکریہ کے ساتھ ذکر کیا جا سکتا ہے ۔

تعلیمی سال کی آخری میقات میں ناظم صاحب رصدگاہ نے مبادی ہئیتی طبعات پر کلیہ جامعۂ عثمانیہ کے بی ۔ اے کے طالب علموں کو لکچر دیئے ۔

۸ ۔ دائرۃ المعارف

(صدر نشین مجلس انتظامی ۔ رائٹ آنریبل ۔ سر اکبر حیدری نواب حیدر نواز جنگ بہادر نائٹ ایل ایل ڈی صدر المہام فینانس سرکار عالی)

معتمد مجلس انتظامی ۔ آنریبل نواب مہدی یار جنگ بہادر صدر المہام سیاسیات و تعلیمات سرکار عالی

دوران سال میں ایک جلسہ مجلس انتظامی کا اور ۸ جلسے مجلس ادبی کے

منعقد ہوئے۔ نواب محمد یار جنگ بہادر حسب دستور مجلس کے صدر رہے۔ ان کے زمانہ رخصت میں نواب مہدی یار جنگ بہادر نے اس مجلس کی صدارت فرمائی۔

مطبوعات دائرہ حسب دستور نادر عربی مخطوطات کی ترتیب اور طباعت کا کام انجام دیتا رہا۔ فہرست نمبر ۵ میں دائرہ کی ان تمام مطبوعات کی تفصیل درج ہے جو یا تو تیار ہو چکی ہیں یا زیر نظر ہیں۔ چونکہ دائرہ کی تصحیح شدہ اور مرتبہ کتابوں کو مطبع دائرہ میں طبع کرانا مشکل تھا اس لئے سال حال مطبع کتب خانہ خدیویہ واقع قاہرہ میں ان کی طباعت کا تصفیہ کیا گیا چنانچہ چار کتابیں جو ۴۷ف کے نظام العمل میں شریک تھیں طباعت کی غرض سے اس مطبع کو بھیجی جا چکی ہیں۔

قدیم مخطوطات کی تصحیح دوران سال میں ۴ کتابوں کا اصل مخطوطات سے مقابلہ اول کیا گیا اور ۱۲۵۳ صفحات مکمل ہوئے انھیں کتابوں کا دوسرے موجودہ مخطوطات کے ساتھ مقابلہ ثانی بھی ختم ہوا۔ یہ کام ۱۶۱۵ صفحات پر مشتمل تھا۔ ۷ کتب کی تصحیح اور نظر ثانی کی گئی، ۷ کتابوں کے پروف پڑھے گئے اور ۶ کتابوں کی فہرست، مضامین، غلط نامے، وغیرہ تیار کئے گئے۔ اس طرح مقدار کام جو سال گزشتہ ۷۶۳۳ صفحات پر مشتمل تھی اس سال ۱۱۶۵۵ قرار پاتی ہے۔ مولوی سید زین العابدین صاحب مہتمم شعبۂ عربی بہ حصول رخصت چھ ماہ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ دوران سیاحت میں انھوں نے مدینہ منورہ، بیت المقدس، نجف اور مشہد کے کتب خانوں کو دیکھا اور نادر مخطوطات کی ایک فہرست تیار کی۔

مشہور مستشرق ڈاکٹر کرنکو دائرہ کی جانب سے مجلس مستشرقین منعقدہ روم میں بہ حیثیت نمائندہ شرکت کے لئے بھیجے گئے۔ دائرہ کے دس سالہ نظام العمل کی ایک مختصر تاریخ تیار کر کے اس کانگریس کے شرکاء میں تقسیم کی گئی نیز دائرہ کی تازہ ترین مطبوعات کا ایک مکمل سٹ بھی اس موقع پر نمائش میں رکھا گیا۔

دائرہ کے نظام العمل میں جو کتابیں شریک ہیں ان میں سے ایک کتاب بدرالدین بن جماعہ (تاریخ وفات ۷۳۳ھ ہے) کا تذکرۃ السامع ہے۔ فن تعلیم پر یہ ایک نادر کتاب ہے۔ مولوی سید ہاشم صاحب ندوی رکن دائرہ کو اس غرض کے لئے برطانوی ہندوستان روانہ کیا گیا ہے کہ وہ مختلف کتب خانوں میں جاکر اس کتاب پر مقدمہ لکھنے کے لئے مواد فراہم کریں۔ امید کی جاتی ہے کہ جب یہ مقدمہ تیار ہو جائے گا تو اس میں اسلامی فن تعلیم کی تاریخ کے متعلق ایسا قابل قدر ذخیرہ معلومات ہو گا جو بمشکل کسی ایک کتاب میں یکجا مل سکتا ہے۔

دائرہ کا اصول ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ اس کی مطبوعات کے نسخے مشہور مستشرقین علماء اور مجالس علمیہ کو ہدیۃً ارسال کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سال ۹۱۹۰ روپیہ کی کتابیں تقسیم ہوئیں۔ مطبوعات دائرہ کی فروخت سے ۳۰۵۱ روپیہ کی آمدنی ہوئی

تختہ نمبر (۱)

تختہ جات تقابلی جن سے شعبہ جات دینیات فنون سائنس قانون انجنیری تعلیم اور طب کے شرکا کی تعداد ظاہر ہوتی ہے۔

شعبہ دینیات

جماعت	تعداد
انٹرمیڈیٹ	۱۵
بی۔اے سال اول	۳
بی۔اے سال دوم	۵
یم۔اے (ابتدائی)	۲
یم۔اے (آخری)	-
ریسرچ اسکالر سال اول	۱
ریسرچ اسکالر سال دوم	-
میزان	۲۶

شعبہ فنون

جماعت	تعداد	کیفیت
انٹرمیڈیٹ	۸۵۸	انٹرمیڈیٹ شعبہ سائنس کا کوئی جداگانہ امتحان نہیں ہو رہا ہے اس تعداد میں سائنس کے طلبہ بھی شریک ہیں۔ اور یہ اعداد کلیہ جامعہ اور ملحقہ کلیہ جات کے طلبہ کا تعداد ظاہر کرتے ہیں۔
بی۔اے (سال اول)	۸۵	
بی۔اے (سال دوم)	۵۱	
یم۔اے (ابتدائی)	۸	
یم۔اے (آخری)	۸	
ریسرچ اسکالر سال اول	۴	
ریسرچ اسکالر سال دوم	-	
میزان	۱۰۱۴	

شعبۂ سائنس

جماعت	تعداد	کیفیت
بی۔ ایس سی (جونیر)	۵۴	* بشمول ۲ طالبات کلیہ اناث
بی۔ ایس سی (سینیر)	۴۵*	
یم۔ ایس سی (ابتدائی)	۱۲	
یم۔ ایس سی (آخری)	۷	
ریسرچ اسکالر سال اول	۲	
ریسرچ اسکالر سال دوم	۱	

میزان ۱۲۱

شعبۂ قانون

جماعت	تعداد
ایل ایل بی (ابتدائی)	۵۰
ایل ایل بی (آخری)	۲۲

میزان ۷۲

انجنیری

جماعت	تعداد
بی۔ا ی سال اول	۱۳
بی۔ا ی سال دوم	۲۴
بی۔ ا ی سال سوم	۱۰

میزان ۴۷

تعلیم

ڈپلوما ات ایجوکیشن ۱۳

طب

یم ۔ بی ۔ بی۔ایس سال اوّل	۲۱
" " " سال دوم	۲۳
" " " سال سوم	۱۸
" " " سال چہارم	۱۱

یم - بی - بی - ایس سال پنجم	۱۳
میزان	۹۵

شعبۂ جات دینیات فنون سائنس قانون انجنیری تعلیم اور طب کی مجموعی تعداد ۱۳۷۹ ہے۔

تختہ نمبر (۲)

۱۳۴۴ف میں جامعہ کے اساتذہ نے جو تصنیف وتالیف کی ہے ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

الف شعبۂ دینیات

مفتی عبداللطیف صاحب

مفتی صاحب نے اپنی تالیف (بزبان اردو) ترمذی شریف کی تکمیل کی۔

ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب

فارسی ادب و تمدن کا اثر عربی ادب و تمدن پر۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے مقالہ (جو عربی زبان میں ڈاکٹریٹ کے لئے پیش کیا گیا تھا) کا اردو ترجمہ ہے۔

اسلامی تمدن اور ادبیات کی تعمیر میں ہندوستانی تہذیب اور لٹریچر کی خدمت اردو میں زیر ترتیب ہے۔

مولوی عبد القادر صاحب

موصوف نے تاریخ فلاسفۂ اسلام مولفہ لطفی کا اردو ترجمہ ختم کرلیا ہے۔

مولوی فضل احمد صاحب

ترمذی شریف پر تحقیقی کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

(۱) آنحضرت صلعم کا خط قیصر روم کے نام (معارف بابتہ جون ۳۵ء)

(۲) بیزنطینی اور عربی تعلقات بزمانہ جاہلیت اور ابتدائے اسلام میں (عثمانیہ ریسرچ جرنل جلد سوم)

(۳) حبشی اور عربی تعلقات زمانہ جاہلیت اور ابتدا اسلام میں (انجمن ترقی اردو)

(۴) ابتدا ار اسلام کی سیاسی دستاویزوں کے متن اردو میں جمع اور شایع کر رہے ہیں۔

(۵) ڈاکٹر صاحب موصوف حجاز کے کتب خانوں میں جو مخطوطات ہیں ان پر ایک مضمون جرمن اور ڈچ مستشرقین کی شرکت میں تیار کر رہے ہیں۔

مسٹر سید حسین (ریسرچ اسکالر)

مقالہ "آدم" (تیسرا)

ب۔ شعبۂ فنون

---

(۱) تاریخ

ڈاکٹر ابن حسن صاحب مرحوم

حکومت مغلیہ کا نظم و نسق۔ مصنف کے انتقال کے بعد اکسفورڈ یونیورسٹی پریس میں زیر طبع ہے۔

پروفیسر ہارون خاں صاحب شروانی

مضمون (۱) خواجہ جہاں محمود گاواں کے مہمات مہاراشٹرا میں۔

(۲) دکنی سفارت اور سفارتی تحریرات پندرویں صدی عیسوی میں۔

(۳) غزالی کی نظری و عملی سیاسیات (مطبوعہ)

مطبوعات (۱) دکن کی مختصر تاریخ (اردو)

ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب

کتاب - سوانح آصف جاہ اول (زیرِ ترتیب)

پروفیسر جمیل الرحمن صاحب

مضمون - عہد و سوانح سیف الدولہ

عبدالمجید صاحب صدیقی

سلطنت بہمنی - اس کا نظم و نسق

ڈاکٹر ایشور ناتھ صاحب ٹوپا

عہد وسطی ہند میں شاہی اقتدارات

مسٹر سراج الدین صاحب

موصوف نے اپنے مقالہ "عہد علاء الدین خلجی کا معاشی پہلو" کی تکمیل کرلی ہے۔

مندرجہ ذیل ریسرچ اسکالرس اور پوسٹ گرایجویٹ طلباء ان کے نام کے محاذی جو مقالات درج ہیں ان پر تحقیقی کام کر رہے ہیں۔

سید علی محسن صاحب	عبداللہ قطب شاہ اور گولکنڈہ کا زوال
مسٹر وینکٹ راؤ	مہادیو جی سیندیا
بشیر حسین صاحب	کھرلہ کی جنگ
ابوالنصر خالدی صاحب	نظام الملک طوسی

اس انفرادی کام کے علاوہ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ شعبہ کے تمام اساتذہ متفقہ طور پر "دکن کی تاریخ" کی تالیف میں مصروف ہیں جو جامعہ کی مطبوعات کی حیثیت سے چار جلدوں میں شایع ہوگی۔

(۲) معاشیات و عمرانیات

پروفیسر حبیب الرحمن صاحب

جامعہ کی بزم معاشیات کے افتتاحی جلسے میں "معاشیات و زراعت کا تعلق" پر مضمون پڑھا۔

ہند میں معاشی تنظیم کی مشکلات" پر آل انڈیا اکنامکس کانفرنس منعقدہ پٹنہ میں مضمون پڑھا۔

"موجودہ عالمگیر کساد بازاری کے اسباب" پر ایک رسالہ اُردو میں ہندوستانی اکاڈمی الہ آباد سے شایع ہوا ہے۔

(۳) فلسفہ

ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم صاحب

کتاب - تحت الشعوری ذہن۔ مذہبی شعور، نفسی تحقیقات، نفسی تحلیل اور تعلیماتی نظریات سے اسکا تعلق (زیر ترتیب)

ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب

"ابطال مادیت" (پر ایک کتاب اردو میں شایع ہوچکی ہے)

"میرے لیے حقیقی جنت کیا ہے" (آل انڈیا فلاسفیکل کانگریس منعقدہ ۳۵ء کی روئداد میں شایع ہوچکی ہے)

"برگسان بحیثیت نتیجیت کے پیشرو کے" (عثمانیہ یونیورسٹی جرنل بابتہ ۳۴ء)

"قنوطیت یعنی فلسفہ یاس" (پر ایک کتاب اردو میں شایع ہو چکی ہے)
"تاریخ فلاسفۃ الاسلام" (ترجمہ کتابی شکل میں شایع ہوگا)
مسایل فلسفہ (اردو میں زیر تیاری ہے)

مولوی عبدالباری صاحب ندوی

"فلسفہ ہیوم" (کتاب اردو میں)
"فلسفہ قرآن" (اردو میں زیر ترتیب ہے)

مسٹر شیو موہن لعل

"تاریخ فلسفہ ہند" (داس گپتا کی کتاب کا اردو ترجمہ زیر ترتیب ہے)

مولوی معتضد ولی الرحمن صاحب

میکڈوگل کی کتاب "نفسیات فاسدہ" اردو ترجمہ (زیر طبع من جانب ہندوستانی اکاڈمی (الہ آباد)

ہرزبرگ کی کتاب "نفسیات فلاسفہ" کا اردو ترجمہ اشاعت کے لیے تیار ہے۔

ہارٹ کا حملہ فرائڈ (انڈین جرنل آف سائیکالوجی کلکتہ)
نفسیات ناصر خسرو (مجلہ عثمانیہ جلد اول)
ابن سینا (عثمانیہ یونیورسٹی جرنل)
نفسیات ابن سینا (اسلامک کلچر حیدرآباد)
ایک ناکام آرزو کا نفسی تحلیقی مطالعہ (زیر ترتیب)

(۴) فارسی

مولوی عبدالحمید خاں صاحب

امیر خسرو کے دیوان " وسط الحیات " کو مرتب کر رہے ہیں

ڈاکٹر قاری کلیم اللہ حسینی صاحب

علی بن زید بیہقی کی " تتمۂ صوان الحکمت " یہ ایک تنقیدی جلد ہے
جو کہ قاہرہ میں طبع ہوئی ہے ۔ دائرۃ المعارف کی سرپرستی
میں شایع ہوگی ۔

ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب

فارسی ادب کے پانچ دور" (زیر ترتیب)

(۵) اُردو

مولوی عبدالحق صاحب

مندرجۂ ذیل کتب تالیف کیں ۔

انگریزی ۔ اردو لغت (آکسفورڈ لٹل شارٹر ڈکشنری کا ترجمہ ہے) زیر طبع ہے
جدید اردو لغت ۔

اردو ۔ سہ ماہی رسالہ ۔ انجمن ترقی اردو ۔

دیوان تاباں ۔ (معہ دیباچہ)

دریائے لطافت ازانشاء اللہ خاں ۔ جدید ایڈیشن
نکات الشعرا ۔ از میر تقی میر ۔
ہندوستانی پر ابتدائی لکچر ۔ گارسان دتاسی مع دیباچہ
مضامین عالی ۔
اردو شاعری میں ایہام ۔ ایک مضمون جو عثمانیہ یونیورسٹی ریسرچ جرنل
میں شایع ہوا ہے ۔

ڈاکٹر سید سجاد صاحب

لسانیات پر ایک مضمون زیر ترتیب ہے ۔

ڈاکٹر سید غلام محی الدین صاحب زور

اردو میں ایک کتاب "فن تحریر" پر
"عہد ہمایوں اعلیحضرت میں اردو کی ترقی

مولوی عبدالقادر صاحب سروری

"حیدرآباد کی تعلیمی ترقی (اردو میں ایک مضمون)
شاہ تجلی (مضمون اردو میں)

مولوی شیخ چاند صاحب

سودا کا کلام اور زندگی ۔ مقالہ زیر طبع ۔

(٦٠) تلنگی

مسٹر آر ۔ سبا راؤ

تاپاتی سام وار انم کے مخطوطہ کا تنقیدی ایڈیشن ۔ یہ ابراہیم الملک

قطب شاہ کے نام معنون کی گئی تھی
سولھویں صدی عیسوی میں تلنگی ادب پر بیرونی اثر (مضمون)

(۷) مرہٹی

مسٹر سی - ین - جوشی

سام پرادا یا پاریل کی تصنیف - مرہٹی کانفرنس منعقدہ بڑودہ میں مضمون پڑھا تھا اور اب مطبع میں ہے -
نرنجن کی نظموں پر تنقیدی مضمون (شائع ہو چکا)

ج شعبۂ سائنس

۱ - ریاضی

ڈاکٹر رضی الدین صاحب

(۱) قدری میکانیات پر آٹھ لکچر
سلسلہ تقاریر زاید از نصاب تعلیم (عنقریب شایع ہونگے)

(۲) موجی میکانیات میں حرارتی ایصال کی مساوات -
جرنل انڈین میتھیمیٹکل سوسائٹی جلد نمبر ۲ ۱۹۳۴ء

(۳) چوتھے مرتبہ کی جزوی تفرقی مساوات
جرنل انڈین میتھیمیٹکل سوسائٹی جدید سلسلہ جلد نمبر ۱ ۱۹۳۵ء

(۴) زائدی نمونے کی غیر قطی جزوی تفرقی مساوات میں کوشی کا مسئلہ
روئداد کیمبرج فلاسفیکل سوسائٹی جلد ۳۱ - ۱۹۳۵ء

(۵) مکانی نمونے کی غیر قطی جزوی تفرقی مساوات کا نظریہ (حصہ دوم)
ماتھیماٹیشے سائٹ شرفٹ برلن ۱۹۳۵ء

(۶) غیر قطی جزوی تفرقی مساواتوں کا نظام
جرنل عثمانیہ یونیورسٹی جلد ۳ - ۱۹۳۵ء

(۲) طبعیات

مسٹر سرینواس آئینگار ریسرچ اسکالر نے "میزان لزوجت" پر اپنے تحقیقاتی کام کو جاری رکھا۔
مولوی سید محمد علیخاں صاحب و مسٹر سرینواس اینگار نے ایک مقالہ "دو یکساں شعری نلیوں میں سے قطروں کے گرنے کے وقفوں کا مساوی ہونا" ریسرچ جرنل جامعہ عثمانیہ میں شایع کیا۔

مولوی سید محمد علیخانصاحب و مولوی سید عبدالرحمٰن صاحب
"خواص مادہ" اردو میں شایع ہوئی۔

مولوی نصیر احمد صاحب

کتاب المقناطیس والبرق (کتاب الطبیعات جلد چہارم) اردو میں شایع ہوئی۔
کتاب الخواص والحرکت (کتاب الطبیعات جلد اول) زیر طبع ہے۔
انجمن ترقی اردو اورنگ آباد کے سہ ماہی رسالہ "سائنس" کے ایڈیٹر رہے۔

(۳) کیمیا

ڈاکٹر ایم - قریشی و وہی بھیمیا ... کاریاتاسا اور فارمک ترشہ کی برق پاشیدگانہ تحویل! نڈین

سائنس کانگریس کے اجلاس منعقدہ کلکتہ (۱۹۳۵ء)
میں پڑھا گیا

ڈاکٹر ایس حسین والیس آر بچالک ۔ پوٹاسیم ڈائی کرومیٹ کے حمام سے کرومیم کی برقی تطریح ۔ انڈین سائنس کانگریس کے اجلاس منعقدہ کلکتہ (۱۹۳۵ء) میں پڑھا گیا ۔

ڈاکٹر ایم قریشی وایچ ایچ آفندی ۔ "ناشی ہائیڈروجن کے ذریعے کاربانک ترشہ کی تحویل" ریسرچ جرنل جامعہ عثمانیہ جلد دوم ۔ برٹش کیمیکل ابسٹرکٹس اے جولائی ۱۹۳۵ء میں بھی شایع ہوا

(۴) حیوانیات

ڈاکٹر بی ۔ کے ۔ داس ۔

(Psendapocrytes lanceolatus) کی عادات اور ساخت ۔ یہ مچھلی ہوائی تنفس کے لحاظ سے ساخت کے توافق کے ابتدائی مدارج میں ہے ۔ پروسیڈنگس آف رایل سوسائٹی ۔ لندن ۱۹۳۴ء ۔

سنغتور (Manis crassicandata) پر ایک مختصر نوٹ جو ممالک محروسہ سرکار عالی میں پایا جاتا ہے (ایک مختصر مضمون انڈین سائنس کانگریس ۱۹۳۵ء میں پڑھا گیا)

ممالک محروسہ سرکار عالی (ریاست حیدرآباد دکن) کا حیوانیہ خصوصاً ایک ہوائی تنفس کرنیوالی مچھلی (Lepidocephalus) (یا بہ اسم نام Lepidocephalichttys)(Guntea)(Ham. Buch) پر ایک بسیط مضمون اور ہوائی تنفس کرنیوالی مچھلیوں کے ارتقاء پر تفصیلی

بحث (یہ پرچہ انٹرنیشنل حیوانیاتی کانگریس میں پڑھا گیا جو اس سال لسبن (پرتگال) میں منعقد ہوئی تھی اور کانگریس کی کارروائی میں اشاعت کے لیے تسلیم کرلیا گیا)

ڈاکٹر بی کے۔ داس اور مسٹر رحیم اللہ

چند ہندوستان کی مچھلیوں میں (Trematodes) کی موجودگی (کرنٹ سائنس جلد سوم نمبر ۴ ۱۹۳۴ء)

ریاست حیدرآباد (ممالک محروسہ سرکار عالی) کے حیوانیہ کی حیاتیات، در ماحولیات اور ماحولیات۔

حصہ اول۔ ممالک محروسہ کی گو بہ مچھلیوں میں سے یعنی معروف (Clanas batrachus) مچھلی کے وسطی زعنون کی موجودگی پر چند مشاہدات۔

ایضاً حصہ دوم۔ خاندان (Notopteridæ) میں ابتک چند نامعلوم خصوصیات پر بحث۔

ایضاً حصہ چہارم۔ حیدرآباد کے میٹھے پانی کی مچھلیوں پر ایک ابتدائی اور مختصر رپورٹ جس میں اس کے طفیلیوں پر خاص طور سے بحث کی گئی ہے (رسالہ جامعہ عثمانیہ ۱۹۳۵ء)

خاندان (Notopterida) میں حاجی آعور (ایک مختصر مضمون انڈین سائنس کانگریس ۱۹۳۵ء میں پڑھا گیا۔

ایضاً حصہ سوم۔ خاندان (Ophio pholidæ) کے حاجی آعور کی ساخت اور اس کے ممکنہ افعال پر بحث (اناٹمی شے انیز ائیگر جلد ۸۰ نمبر ۱/۴ ۱۹۳۵ء جرمنی میں شایع ہوا)

مسٹر سیتا نارائن سنگھ

(nematode) ایک نیا (Gastronodus Strasseni (G. et. sp. N.)
طفیلی جو (Crosidura cærulea) یعنی معمولی چوہے کے اندر سے نکالا گیا
(کرنٹ سائنس جلد دوم ۱۹۳۴ء)

ڈاکٹر ایم ۔ بی ۔ مرزا اور مسٹر سیتا نارائن سنگھ

(Chlamydonema fuellebormi n. sp.) (کرنٹ
سائنس جلد دوم ۱۹۳۴ء) (Syphacia sciuri n. sp. ایک نیا
(Sciurus Palmarum) دودہ (Oxynid) گلہری
کے اندر سے دستیاب ہوا (کرنٹ سائنس جلد دوم ۱۹۳۴ء)

(nematode) ایک (Strongyloides akbari)
طفیلی جو (C. Cærulea) سے دستیاب ہوا مختصر نوٹ اور
اور اس جنس (Strongtoids) کی چند انواع پر مختصر بحث
(پروسیڈنگس آف انڈین اکاڈمی سائنس ۱۹۳۵)

(۵) نباتات

پروفیسر محمد سعید الدین صاحب

ریاست حیدرآباد کے ... آبی پودے یا ان کا پھیلاؤ،
معاشی اور طبی اہمیت" (جرنل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال سائنس
جلد ۱ اگسٹ ۱۹۳۵ء نمبر ۱)

پروفیسر محمد سعید الدین و مسٹر عبد السلام

"کچھ ہرجائی طفیلی ۔ لورنتھس لانگیفلورس"

"وقار آباد کی طرف گلو رئیوزا سیریبا کے پھیلاؤ پر ایک نوٹ"
(یہ مضمون سائنس کانگریس کی کلکتہ والی میقات جنوری ۱۹۳۵ء میں پڑھا گیا تھا)

"وقار آباد اور اس کے گرد و نواح کی نباتات کے ایک ابتدائی سروے کی مختصر رپورٹ" (یہ بھی کلکتہ والی میقات سائنس کانگریس میں پڑھا گیا تھا)

<u>پروفیسر محمد سعید الدین و مسٹر محمد غوث الدین</u>

غیر معمولی پھل "کاسینیا انڈیکہ میں پھیالی تنبیت وغیرہ"
(کرنٹ سائنس جلد ۳ نمبر ۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

<u>مسٹر عبد الباری</u>

ہندوستانی کریمی جراثیم کی خلیات" (تحقیقی مقالہ جو عنقریب شایع کیا جائے گا۔

شعبہ میں جو تحقیقی کام جاری ہے۔

۱ ۔ متعلقہ ملک اور اسکے گرد و نواح کا نباتیہ
۲ ۔ اڈکمیٹ کے نباتات ۔
۳ ۔ عائلہ اریسی کے ایک رکن میں باز تولید ۔
۴ ۔ نوع الوکیشیا (عائلہ اریسی) کے غیر معمولی پتے
۵ ۔ شہر حیدرآباد اور اسکے گرد و نواح کا لکس والا نباتیہ ۔
۶ ۔ عام طور پر حیدرآباد میں جو پودے اگائے جاتے ہیں اُنکی ایک فہرست مرتب کی جارہی ہے جس میں پودوں کے خاص استعمال اور انکے اصلی وطن کے متعلق بھی درج ہوگا

شعبۂ تدریسیات

مولوی عبدالعزیز صاحب

ریاضی میں جماعت چہارم کا گھر کا کام تجربی جیبی ۔

ڈاکٹر شنڈرکر

ذہنی آزمائشوں کے متعلق تجربی کام میں مشغول رہے

مسٹر جگموہن لال

مدارس میں باغبانی ۔ بزبان اردو (زیر ترتیب)

(۵) شعبۂ طب

۱۔ صیغہ تشریح

انسانی جنینوں کے شفاف نمونوں کی تلوین و تجہیز

۲۔ صیغہ فعلیات

مینڈک (Rana Tegrina) کے عروق دمویہ کے سکبی ضغطہ (Pertusion pressure) کی ترسیات میں متوازن انقباضات کی موجیں اور ان میں تعلقات ۔ بالخصوص ایڈرینالین ۔ ارگو یاکسین ۔ پچوٹرین ۔ بیریم کلورائڈ جنیس گرین اور الیفیڈرین کے

تعلق ہیں" - انڈین جورنل آف میڈیکل ریسرچ - اپریل ۱۹۲۵ء

۳ صیغہ افعال الادویہ

"رانڈیا ڈومیٹوریئم (Randia Dumetorium) کی کیمیائی ترکیب اور افعال کا مطالعہ" جس کی اطلاع انڈین سائنس کانگریس کو دی گئی ہے

"ہیگزا ایمن کا تخمینہ - اور اسکی تحلیل" - اس کے متعلق مزید تحقیقات جاری ہے -

رصدگاہ نظامیہ

"نجم نگاری کیٹیلاگ جلد دہم منطقہ + ۳۸ ۵ کے ناپ" (زیر طبع)
انجمن ہیئت بین الاقوام نے اس کیٹیلاگ کی طباعت کے مصارف میں حصہ لیا ہے -

"کہکشاں سلیاق اور دجاجہ میں" از مسٹر ٹی - پی بہاسکرن - سائنس کانگریس ہند کو ارسال کیا گیا -

رصدگاہ نظامیہ کے دیگر مقالات

۱ - "نواہر قلس پیک کے مشاہدات (۱) (A. N.)

۲ - چاند سے ستاروں کے احتجابات جن کا مشاہدہ رصدگاہ نظامیہ حیدرآباد میں کیا گیا (M. N. R. H. S. vol. 95)

۳ - نواہر قلس چک کا مشاہدات (۲) . (A. N.)

تختہ ۳

تختہ کارروائی دارالترجمہ بابتہ ۱۳۴۲ف

الف - فہرست کتب جو ارکان دارالترجمہ نے ۱۳۴۲ف میں ترجمہ و تالیف کیں ۔

ب - فہرست کتب جن کا ترجمہ ۱۳۴۲ف میں اجرت پر کرایا گیا ۔

ج - فہرست تراجم جن کی ۱۳۴۲ف میں نظر ثانی ہوئی ۔

د - فہرست کتب جو ۱۳۴۲ف میں زیر طبع رہیں یا شائع کی گئیں ۔

تختہ نمبر (الف) کتابیں جو ۱۳۴۴ف میں شعبۂ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ کے ارکان صاحبان کے زیر ترجمہ یا تالیف رہیں۔

نمبر شمار	مضمون	نام کتاب مع مصنف Title of the book with Author's name		نام اردو کتاب Title of the Urdu Translation	کیفیت Remarks
۱	تاریخ ہند	طبقات ناصری (ابو عمر عثمان)		طبقات ناصری	ترجمہ مکمل ہوا
۲	”	تاریخ بیہقی		تاریخ بیہقی	
۳	”	حواشی طبقات ناصری حصہ اول حصہ دوم	(Raverty)	حواشی طبقات ناصری حصہ اول حصہ دوم	
۴	”	حواشی طبقات ناصری حصہ سوم و حصہ چہارم	(Raverty)	حواشی طبقات ناصری حصہ سوم و حصہ چہارم	ترجمہ مکمل ہوا۔
۵	”	حواشی طبقات ناصری حصہ پنجم و حصہ ششم	(Raverty)	حواشی طبقات ناصری حصہ پنجم و حصہ ششم	

۶	تاریخ اسلام	تاریخ طبری عہد نبوت و خلافت راشدہ	تاریخ طبری عہد نبوت و خلافت راشدہ	
۷	"	طبقات ابن سعد	طبقات ابن سعد	
۸	"	تاریخ کامل ابن اثیر عہد بنی عباس حصہ پنجم	تاریخ کامل ابن اثیر عہد بنی عباس حصہ پنجم	ترجمہ مکمل ہوا
۹	"	تاریخ کامل ابن اثیر عہد بنی عباس حصہ ششم	تاریخ کامل ابن اثیر عہد بنی عباس حصہ ششم	
۱۰	"	تاریخ کامل ابن اثیر عہد نبوت و خلافت راشدہ	تاریخ کامل ابن اثیر عہد نبوت و خلافت راشدہ	
۱۱	معاشیات	Townsend Warner : Land-marks in English Industrial History	صنعتی تاریخ انگلستان	ترجمہ مکمل ہوا
۱۲	"	Jathar & Beri: Indian Economics Vol. I.	معاشیات ہند جلد اول	
۱۳	فلسفہ	Rashdall : The Theory of Good and Evil Vol. II.	نظریۂ خیر و شر جلد دوم	ترجمہ مکمل ہوا
۱۴	"	Calkins : The Presistent Problems of Philosophy.	فلسفہ کے دائمی مسایل	
۱۵	"	Paulson: An Introduction to Philosophy.	مقدمہ فلسفہ	
۱۶	قانون	A Dictionary of Legal Maxims (Compilation).	لغت قانونی مقولات	تالیف مکمل ہوئی

۱۷	ریاضیات	Jeans: Theoretical Mechanics.	نظری علم الحیل	ترجمہ مکمل ہوا۔
۱۸	"			
۱۹	~~طب~~	Lam: Statics.	سکونیات	
	طب "	Taylor: Practiceof Medicine.	علمی طب	
۱	"	Index to Gosh: Hygiene.	اشاریہ اصول صحت	ترجمہ مکمل ہوا
۲	"	Index to Conningham's Prac-tical Anatomy. Vol. II.	اشاریہ علمی تشریح جلد دوم	مکمل
۳	"	Index to Conningham's Practical Anatomy. Vol. III.	اشاریہ علمی تشریح جلد سوم	مکمل
۴	"	Index to Rose and Carless: Manual of Surgery.	اشاریہ علم الجراحت	مکمل
۵	"	Glossary to Cunningham's Practical Anatomy.	گلاسری علمی تشریح	مکمل
۶	"	Index to Halliburton's Essentials of Chemical Physiology.	اشاریہ کیمیائی فعلیات	مکمل
۷	"	Index to Ghosh's Materia Medica.	اشاریہ علم الادویہ	مکمل

تختہ نمبر (ب) کتابیں جو ۱۳۴۴ ف میں شعبۂ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ کی جانب سے اُجرت پر زیر ترجمہ یا تالیف رہیں۔

نمبر شمار	مضمون	نام کتاب مع مصنف	نام اردو کتاب	کیفیت
۱	۲	۳	۴	
۱	تاریخ ہند	تاریخ مبارک شاہی (یحییٰ بن احمد بن عبد اللہ سہرندی)	تاریخ مبارک شاہی	
۲	فلسفہ	اسفار اربعہ حصۂ اول (صدر الدین شیرازی)	اسفار اربعہ حصۂ اول	
۳	"	اسفار اربعہ حصۂ چہارم (صدر الدین شیرازی)	اسفار اربعہ حصۂ چہارم	
۴	"	مثنوی شریف مولانا روم	مثنوی شریف مولانا روم	ترجمہ مکمل ہوا
۵	ریاضیات	The Elements of Calculus (Compilation).	مبادی احصا (تالیف)	

۶	ریاضیات	Analytical Geometry (Compilation).	ہندسہ تحلیلی (تالیف)	
۷	"	Geometrical Conics (Compilation).	ہندسی مخروطات (تالیف)	تالیف مکمل ہوئی
۸	طبعیات	A Course in Mathematics for Physics Students, Pt. I (Compilation)	نصاب ریاضی برائے طلبہ طبعیات حصہ اول (تالیف)	تالیف مکمل ہوئی
۹	"	A Course in Mathematics for Physics Students, Part II (Compilation.	نصاب ریاضی برائے طلبہ طبعیات حصہ دوم (تالیف)	
۱۰	"	Electricitv (Compilation).	زائد مضمون برق برائے بی اے (تالیف)	تالیف مکمل ہوئی
۱۱	"	Phvsical Optics (Compilation).	طبیعی مناظر (تالیف)	
۱۲	کیمیا	A Course of Practical Chemistry (Compilation).	نصاب عملی کیمیا (تالیف)	
۱۳	"	Partington: A Text-book of Inorganic Chemistry.	غیر نامیاتی کیمیا	
۱۴		Caven & Landar Systematics Inorganic Chemistry.	غیر نامیاتی کیمیا	
۱۵	انجینیری	James Geikie: Structural and F eld Geology.	طبقات ارض کی ساخت	ترجمہ مکمل ہوا

۱۶	انجینیری	Goodman: Mechanics Applied to Engineering.	اطلاق میکانیات	
۱۷	"	Lea: Hydraulics.	ماقوائیات	
۱۸	"	Masonry (Roorke Treaties)	چنائی	
۱۹	"	Irrigation Works inIndia, Vol. II. (Roorkee Treaties).	ہندوستان میں آبپاشی کے کام جلد دوم	ترجمہ مکمل ہوا
۲۰	"	Leonard: Machine-Shop Tools and Methods.	مشین خانہ کے آلات اور طریقے	
۲۱	"	Inchley: Theory of Heat-Engines.	نظریہ حرارتی انجن	
۲۲	"	Dunkerley: Mecnanism.	میکانیات	
۲۳	"	Low & Bevis: Manual of Machine Drawing & Design.	مشین کی نقشہ کشی اور تجویز	
۲۴	طب	May & Worth: A Manual of Diseases of the Eye.	امراض چشم	

تختہ (ج) جن کی فنی نظر ثانی ۱۳۴۴ف میں کی گئی

نشان سلسلہ	نام ترجمہ	کیفیت
	تاریخ	
۱	آئین اکبری جلد دوم	
۲	تاریخ فیروز شاہی (عفیف)	
۳	تاریخ ہند برائے انٹرمیڈیٹ (چار جلدیں)	
۴	نند کار اور امپی جلد اول	
۵	نند کار اور امپی جلد دوم	

۶ ہندوستان کی حالت (برطانوی تسلط کے قریب)

۷ تاریخ انگلستان (انسم)

سیاسیات

۸ اصول علم سیاست (گلکرسٹ)

۹ اصول علم سیاست (گلکرسٹ)

۱۰ تاریخ دستور انگلستان (آدمس)

۱۱ نظریات سیاسیہ جلد دوم

۱۲ نظریات سیاسیہ جلد سوم

معاشیات

۱۳ مفہوم زر

۱۴ اصول معاشیات جلد اول (ٹاسگ)

۱۵ اصول معاشیات جلد دوم (ٹاسگ)

۱۶	نظریہ تجارت بین الاقوام
	فلسفہ
۱۷	فلسفہ مذہب
۱۸	نظریۂ خیر و شر کی پہلی کتاب
۱۹	اصول نفسیات جلد دوم
	ریاضیات
۲۰	علم ہیئت کروی
۲۱	علم ہندسہ نظری
	حیاتیات
۲۲	مبادی نباتیات
	کیمیا
۲۳	نامیاتی کیمیا کی درسی کتاب جلد اول

۲۴ غیر نامیاتی کیمیا جلد دوم (الگزنڈر اسمتھ)

انجینیری

۲۵ ارتھ ورک (مٹی کا کام)

طب

۲۶ فعلیات (فزیالوجی) حصہ دوم

تختہ نمبر (د) کتب زیر طبع وشایع شدہ سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۳۴۴ف

زیر طبع کتب		
نشان سلسلہ	مضمون	نام کتاب
۱		۳
۱	تاریخ ہند	تاریخ ہند برائے میٹرک حصہ اول دوم و سوم (طبع ششم)
۲	تاریخ ہند عہد برطانیہ	بنگال کی ابتدائی تاریخ مال گزاری و روداد پنجم

٣	تاریخ ہند عہد مسلماناں	آئین اکبری جلد اوّل
٤	″	تاریخ فیروز شاہی
٥	″	عمل صالح جلد اول
	″	
٦	″	تاریخ تیموری
٧	تاریخ یورپ	یورپ کا عصر جدید جلد اول
٨	″	″ ″ ″ دوم
٩	″	″ ″ چہارم
١٠	″	یورپ سولھویں صدی میں

۱۱	تاریخ یونان	تاریخ یونان قدیم جلد چہارم
۱۲	تاریخ اسلام	تاریخ طبری جلد سوم حصہ دوم
۱۳	〃	تاریخ دولت عثمانیہ جلد اول
۱۴	〃	تاریخ دولت عثمانیہ جلد دوم
۱۵	〃	کتاب الملل والنحل جلد اول
۱۶	〃	تحفۃ الامرا فی تاریخ الوزرا
۱۷	〃	تاریخ یعقوبی
۱۸	〃	الاحاطہ فی اخبار غرناطہ حصہ دوم
۱۹	〃	تاریخ الکامل حصہ اول (عہد بنی عباس)
۲۰	〃	تاریخ طبری جلد اول حصہ سوم

۲۱	جغرافیہ	جغرافیہ عالم حصہ اول (طبع چہارم)
۲۲	سیاسیات	حکومت ہائے یورپ حصہ اول
۲۳	"	حکومتہائے یورپ حصہ دوم
۲۴	"	نظریات سیاسیہ جلد اول
۲۵	"	تاریخ دستور انگلستان
۲۶	معاشیات	معاشی تاریخ ہند جلد دوم (عہد ملکہ وکٹوریہ
۲۷	"	مبادلات
۲۸	"	اصول معاشیات (برائے بی۔ اے)
۲۹	"	مفہوم زر
۳۰	فلسفہ	اسفار اربعہ حصہ دوم
۳۱	"	" سوم

۳۲	فلسفہ	اسفار اربعہ حصہ چہارم
۳۳	〃	فلسفہ نتائجیت
۳۴	〃	اصول نفسیات جلد اول
۳۵	〃	جمہوریہ افلاطون
۳۶	〃	علم الاخلاق (اسٹیفن)
۳۷	〃	تاریخ اخلاقیات (سجوک)
۳۸	ریاضی	مساواتوں کا نظریہ جلد دوم
۳۹	〃	علم مثلث مستوی
۴۰	〃	ذره اور استوار اجسام کا علم حرکت
۴۱	〃	علم ہندسہ مستوی
۴۲	〃	ہندسی مخروطات

۴۳	ریاضی	علم ہندسہ نظری
۴۴	"	علم مثلث مستوی
۴۵	طبیعیات	میٹرک طبیعیات حصہ اول (طبع چہارم)
۴۶	"	طبعی مناظر
۴۷	"	طبعیات برق حصہ ششم مع ضمیمہ
۴۸	"	نصاب ریاضی
۴۹	کیمیا	میٹرک کیمیا (طبع چہارم)
۵۰	"	طبعی کیمیا حصہ دوم
۵۱	"	نظری نامیاتی کیمیا
۵۲	حیاتیات	مبادی نباتیات
۵۳	"	عملی نباتیات

۵۴	طب	فزیالوجی حصہ اول
۵۵	"	عملی تشریح جلد دوم
۵۶	"	عملی تشریح (اگلابیری) جلد اول و دوم و سوم
۵۷	"	کیمیائی فعلیات
۵۸	"	عملی تشریح جلد سوم
۵۹	"	طب قانونی جلد اول
۶۰	"	میٹریامیڈیکا جلد اول
۶۱	"	میٹریامیڈیکا جلد دوم
۶۲	طب	فزیالوجی حصہ دوم
۶۳	"	اصول صحت اور صحت عامہ
۶۴	"	عمل طب جلد اول

٦٥	طب	جراحی اطلاق تشریح جلد اول
٦٦	〃	علم الولادت جلد اول
٦٧	〃	طب قانونی جلد دوم
٦٨	〃	عروقیات
٦٩	〃	نسیجیات جلد اول و دوم
٧٠	انجینیری	اطلاقی میکانیات جلد اول حصہ اول
٧١	〃	〃 〃 〃 دوم
٧٢	〃	پیمائش حصہ دوم
٧٣	〃	محکم کنکریٹ کی تجویز جلد اول
٧٤	〃	〃 〃 〃 دوم
٧٥	〃	پل

٧٦	انجینری	تعمیروں کا نظریہ اور تجویز حصہ اول
٧٧	〃	تعمیروں کا نظریہ اور تجویز حصہ دوم
٧٨	〃	فلزیات
٧٩	〃	آبپاشی (کرنل ایلس)
٨٠	〃	مضبوطی اشیاء
٨١		مٹی کا کام

شایع شدہ کتب

١	تاریخ ہند عہد برطانیہ	بنگال کی ابتدائی تاریخ مالگزاری و روداد پنجم
٢	تاریخ یورپ	یورپ کا عصر جدید جلد اول

٣	تاریخ اسلام	تاریخ طبری جلد سوم حصہ دوم
۴	فلسفہ	جمہوریہ افلاطون
۵	طبعیات	میٹرک طبعیات حصۂ اول (طبع رابع)
٦	طب	عروقیات

تختہ ۴

فہرست توسیعی لکچر جو ۴۴ف میں بیرونی اشخاص پروفیسران جامعۂ عثمانیہ نے دیئے

ب۔ توسیعی لکچر بیرونی اصحاب

ڈاکٹر جیمس کزنس

مضمون	تاریخ		لکچر
Survey of Educational Principles and Practice in Ancient and Modern India.	۲۹ جنوری سنہ ۳۵ء	سہ شنبہ	۱
A ground plan for future Education in Indian	۳۰ جنوری سنہ ۳۵ء	چہارشنبہ	۲
The place of Art in Education.	۳۱ جنوری سنہ ۳۵ء	پنجشنبہ	۳

خالدہ ادیب خانم

لکچر	تاریخ	مضمون
۱	چہارشنبہ ۶؍ مارچ سنہ ۳۵ء	ترکی
۲	پنجشنبہ ۷؍ مارچ سنہ ۳۵ء	ترکی

ب۔ توسیعی لکچر پروفیسران جامعہ

مضمون	تاریخ	لکچرار
نباتیات	۳ لکچر ۹ تا ۱۱ تیر	پروفیسر سعید الدین صاحب
تاریخ دکن و خاندان آصفیہ	۴ لکچر ۱۳ تا ۱۶ تیر	ڈاکٹر یوسف حسین خانصاحب

مضمون	تاریخ	لکچرر
۳ - ریاضی	۵ لکچر ۱۷ تا ۲۱ تیر	پروفیسر قاضی محمد حسین و کشن چند صاحبان
۴ - وفاقیت	۳ لکچر ۲۲ تا ۲۴ تیر	پروفیسر ہارون خاں صاحب شروانی
۵ - کیمیا	۴ لکچر ۲۵ تا ۲۸ تیر	ڈاکٹر ایم قریشی و سید حسین صاحبان
۶ - مسلم قانون بین الاقوامی	۲ لکچر ۲۹ و ۳۰ تیر	ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ۔

نظریہ قدریہ (Quantum Theory) پر ڈاکٹر رضی الدین صدیقی کلیہ جامعہ نے مندرجۂ ذیل لکچر دیئے ۔

سلسلہ لکچر	تاریخ	مضمون
لکچر ۱	۲ - جولائی	بوہر کا قدریہ
		آئن سٹائن کا نظریۂ اضافیت

سلسلہ لکچر	تاریخ	مضمون
لکچر - ۳	۱۰؍ جولائی	عام محدود اور ہملٹن جیکوبی کا نظریہ
" - ۴	۱۴؍ "	جواہری طیوف کا عام نظریہ اور کیمیا عناصر کی ساخت
" - ۵	۱۷؍ "	ہائزن برگ کا قدری علم حرکت
" - ۶	۲۱؍ "	نروڈنگر کا موجی علم حرکت
" - ۷	۲۴؍ "	ڈیراک کا عام نظریہ
" - ۸	۲۸؍ "	جدید انکشافات اور موجودہ صورت حال

تختہ نمبر ۵ مطبوعات دائرۃ المعارف سنہ ۱۳۴۴ف میں دائرۃ المعارف کی مندرجۂ ذیل کتابوں کی اشاعت کا انتظام کیا گیا۔

نشان سلسلہ	کتاب	فن
۱	کتاب الاربعین مصنفہ امام رازی	علم الکلام
۲	سنن بیہقی جلد سابع	حدیث
۳	فہرست مسانید سنن بیہقی	ایضاً
۴	تذکرۃ السامع مصنفہ علامہ بدرالدین ابن جماعہ مع فہرست مضامین و آسامی	اصول تعلیم قدیم
۵	مقالہ تاریخیہ دائرۃ المعارف مرتبہ سید ہاشم ندوی	تاریخ

۶	البرنامج	فہرست
۷	سنن بیہقی جلد ثامن	حدیث
۸	الضوء اللامع للسخاوی جلد اوّل	تاریخ

دائرۃ المعارف کی مندرجۂ ذیل کتابیں خدیویہ لائبریری پریس قاہرہ کو بغرض طباعت بھیجی گئیں :-

۱	تتمہ صوان الحکمۃ للبیہقی مصححہ ڈاکٹر کلیم اللہ (جامعہ عثمانیہ)	
۲	معرفہ علوم الحدیث مصنفہ امام حاکم	ڈاکٹر معظم حسین صاحب پروفیسر ڈھاکہ یونیورسٹی
۳	اعراب القرآن مصنفہ امام ابن خالویہ مصححہ	ڈاکٹر کرنکور

مندرجۂ ذیل کتابوں کی کتابت کا کام سنہ ۱۳۴۴ف میں ختم ہوا :

۱	تاریخ اسکندریہ للنویری از نسخہ کتب خانہ بانکی پور	فن تاریخ
۲	تاریخ بخاری جلد ثانی از نسخہ قسطنطنیہ	رجال

۳	مناظرات امام رازی از نسخهٔ آصفیه	طبیعیات
۴	کتب العُمده فی صناعة الجراحة	جراحت. از نسخهٔ آصفیه)
۵	کتاب المُعتبر جلد دوم (از صفحه ۴۸۴ تا صفحه ۱۰۲۷)	منطق
۶	صفة الصفوه لابن الجوزی از نسخهٔ قسطنطنیه از صفحه . . . ۱ تا صفحه ۱۲۴۱	تاریخ تصوف
۷	الضوء اللامع جلد دوم از نسخهٔ دمشق	تاریخ عام

تختہ ۶

سنہ ۱۳۴۴ف میں جامعہ پر مندرجہ ذیل اخراجات ہوئے

	روپیہ	آنہ	پائی
۱ - دفتر مسجل جامعہ عثمانیہ	۱۹۴۷۵۶	۴	۴
۲ - کلیہ جامعہ عثمانیہ	۷۸۵۲۲۰	۶	۱
۳ - میڈیکل کالج	۱۴۷۴۱۴	۱۳	۳
۴ - انجینیرنگ کالج	۶۹۷۳۸۵	۱۵	۳
۵ - ٹریننگ کالج	۲۸۲۱۶	۷	۶
۶ - کلیہ اُناث	۴۸۹۱۷	۸	۱۰

۷ - سٹی کالج	۵۴۴۱۴	۱۱	۸
۸ - انٹرمیڈیٹ کالج اورنگ آباد	۶۳۰۱۲	۱۲	۱
۹ - انٹرمیڈیٹ کالج ورنگل	۴۲۵۳۶	۰	۰
۱۰ - انٹرمیڈیٹ کالج گلبرگہ	۳۰۵۴۸	۰	۰
۱۱ - شعبۂ تالیف و ترجمہ	۱۵۸۸۲۱	۹	۹
۱۲ دارالطبع جامعہ عثمانیہ	۷۳۳۰۲	۱۰	۵
۱۳ رصدخانہ نظامیہ	۳۹۰۱۷	۲	۵
جملہ	۱۸۶۳۶۳۴	۵	۷